قرآنِ حکیم میں عورتوں کے قصے

www.KitaboSunnat.com

اردو ترجمہ

قصص النساء فی القرآن

مؤلف

عبد المنعم ہاشمی

مترجم

لجنۃ المصنفین لاہور

بیت العلوم

۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۷۳۵۲۴۸۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

MFN 6028
24687
DATA ENTERED

قرآنِ حکیم میں عورتوں کے قصے

اردو ترجمہ
قصص النساء فی القرآن

مؤلف
عبدالمنعم ہاشمی صاحب

مترجم
لجنۃ المصنفین لاہور
مولانا انس چترالی
مولانا عبدالعظیم ترمذی
مولانا خالد محمود صاحب

بیت العلوم
۲۰۔ نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۳۵۲۲۸۳-۷

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

کتاب قرآن حکیم میں عورتوں کے قصے

اردو ترجمہ قصص اللنساء فی القرآن

مؤلف عبدالمعم ہاشمی صاحب

مترجم لجنۃ المصنفین

باہتمام محمد ناظم اشرف

ناشر بیت العلوم۔۲۰ نابھہ روڈ، چوک پرانی انارکلی، لاہور

فون: ۷۳۵۲۴۸۳

﴿ملنے کے پتے﴾

بیت العلوم = ۲۰ نابھہ روڈ، پرانی انارکلی، لاہور

ادارہ اسلامیات = ۱۹۰ انارکلی، لاہور

ادارہ اسلامیات = موہن روڈ چوک اردو بازار، کراچی

دارالاشاعت = اردو بازار کراچی نمبر ۱

بیت القرآن = اردو بازار کراچی نمبر ۱

بیت الکتب = گلشن اقبال، کراچی

ادارۃ المعارف = ڈاک خانہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر ۱۴

مکتبہ دارالعلوم = جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر ۱۴

مکتبہ سید احمد شہید = الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

مکتبہ رحمانیہ = غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴾جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴿

کتاب	قرآن حکیم میں عورتوں کے قصے
اردو ترجمہ	قصص النساء فی القرآن
مؤلف	عبدالمنعم ہاشمی صاحب
مترجم	لجنۃ المصنفین
باہتمام	محمد ناظم اشرف
ناشر	بیت العلوم۔ ۲۰ نابھہ روڈ، چوک پرانی انار کلی، لاہور
	فون: ۷۳۵۲۴۸۳

﴾ملنے کے پتے﴿

بیت العلوم = ۲۰ نابھہ روڈ، پرانی انار کلی، لاہور

ادارہ اسلامیات = ۱۹۰ انار کلی، لاہور

ادارہ اسلامیات = موہن روڈ چوک اردو بازار، کراچی

دارالاشاعت = اردو بازار کراچی نمبر۱

بیت القرآن = اردو بازار کراچی نمبر۱

بیت الکتب = گلشن اقبال، کراچی

ادارۃ المعارف = ڈاک خانہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر۱۴

مکتبہ دارالعلوم = جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر۱۴

مکتبہ سید احمد شہید = الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

مکتبہ رحمانیہ = غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

24687

﴿عرضِ مترجم﴾

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم۔

امابعد۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے بے پایاں انعامات واحسانات میں سے ایک بہت بڑا احسان اور فضل وکرم یہ بھی ہے کہ اس نے اپنے دین کی دعوت ہمیں ایسے عمدہ سے عمدہ پیرائے اور بہترین سے بہترین اسلوب میں دی ہے کہ انسان جس طبیعت ومزاج اور جس عقل وسمجھ کا بھی ہو اسکی خوب رعایت ہو اور وہ طریقہ وافہام اس کے مزاج کے عین مطابق اور اس کی عقل کے عین قریب ہو۔

کبھی تو انسانی عقل پسندی کے سبب عقلی دلائل پیش کئے گئے اور کبھی انسان میں مادۂ عبدیت دیکھ کر حاکمانہ انداز اختیار کیا گیا' کبھی ظاہر بینوں کو موجودات ظاہر یہ پر غور وفکر کی دعوت دی گئی اور کبھی اپنے ہی باطل عقائد ونظریات کی پرپیچ اور تاریک راہوں میں گم لوگوں کو نظر وفکر کے ساتھ قندیلِ ایمانی تھامنے کی ترغیب دی گئی۔ اور کبھی انسانی فطرت وجبلت میں تجسس کے خمیر اور انسانی سرشت وطبیعت میں رغبت ودلچسپی کا عنصر دیکھ کر اسے قصص وواقعات کے ذریعے پند ونصیحت حاصل کرنے کی تلقین کی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔﴿لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب﴾ "یقیناً ان قصوں میں عقل والوں کے لئے سامان عبرت موجود ہے"۔

اگر قصہ برائے قصہ اور حکایت برائے حکایت ہو تو تضییع اوقات کا بہترین سامان ہے لیکن اگر قصص وواقعات کو حصولِ نصیحت کا ذریعہ بنایا جائے تو یہ تذکیر ونصیحت موثر ترین ذریعہ ہے۔ قرآنی قصص وواقعات کو پند ونصائح سے خالی کہنا تو یقیناً کورچشمی کی بدترین مثال ہے' بلکہ ان میں تو عقائد واعمال' معاملات ومعاشرت اور اخلاقی ظاہری وباطنی سے لے کر پند وموعظت اور وعظ ونصیحت سب کچھ موجود ہے اور وہ بھی اس خوبصورت پیرائے میں کہ پڑھنے والے کی دلچسپی بھی قائم رہے' کیف وسرور کا لطف بھی حاصل ہوتا ہے اور ساتھ ساتھ ان قصص سے دیئے جانے والا سبق بھی ذہن میں راسخ اور مرتسم ہو جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے عبدالمنعم ہاشمی صاحب کو کہ انہوں نے قرآنی واقعات کے مختلف مجموعے مرتب فرما کر ہدیۂ قارئین کئے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب "قصص النساء فی القرآن" (قرآن حکیم میں عورتوں کے قصے) بھی عبدالمنعم ہاشمی صاحب کی اسی کاوش کا حصہ ہے۔ لیکن کتاب چونکہ عربی زبان میں تھی اس لئے ضرورت اس امر کی تھی کہ اسے اردو قالب میں ڈھالا جائے تاکہ اردو قارئین کرام کے لئے بھی اس سے استفادہ ممکن ہو۔ اس ترجمہ کی سعادت بھی الحمدللہ اراکین "لجنۃ المصنفین" لاہور استاذ محترم مولانا محمد انس صاحب چترالی فاضل دارالعلوم کراچی، استاذ الادب والحدیث جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ لاہور، برادرم مکرم مولانا خالد محمود صاحب فاضل جامعہ اشرفیہ، استاذ الادب والفنون جامعہ اشرفیہ لاہور اور احقر کے حصہ میں آئی، اللہ تبارک وتعالیٰ اس سعی کو اپنی بارگاہ میں شرف قبول عطا فرما آمین ثم آمین۔

ہم برادر محترم مولانا ناظم اشرف صاحب کے بھی شکرگزار ہیں جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں خصوصی دلچسپی کا مظاہرہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرما۔ ہم اراکین لجنۃ المصنفین شیخ الحدیث حضرت مولانا مشرف علی تھانوی دامت برکاتہم العالیہ سرپرست لجنۃ المصنفین کے بھی ممنون ہیں جن کی پیہم عنایات اور دعائیں ہمارے شامل حال ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں ان کے زیرِ سایہ مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

صلی اللہ تعالٰی علی خیر خلقه محمد وآله
وصحبه اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

احقر عبدالعظیم کان اللہ لہ
رکن لجنۃ المصنفین ادارہ اشرف التحقیق دارالعلوم الاسلامیہ لاہور۔
۲۸/۱۲/۲۴ ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	مقدمہ	۸
۲	حضرت مریم علیہا السلام	۱۱
۳	حضرت سارہ علیہ السلام	۳۵
۴	فلسطین واپسی	۴۲
۵	حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے معزز مہمان	۴۶
۶	حضرت آسیہ علیہا السلام	۵۶
۷	امّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	۷۸
۸	رخصتی	۷۹
۹	تہمت کا واقعہ	۸۰
۱۰	حضرت عائشہؓ کی بیت نبیؐ میں دوبارہ تشریف آوری	۹۲
۱۱	ملکہ بلقیس	۹۶
۱۲	حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا	۱۰۸
۱۳	خانۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۵
۱۴	زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۱۲۴
۱۵	وفات	۱۳۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ مؤلّف

الحمدللّٰہ الّذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ 'واشھد ان لا الہ الّا اللّٰہ' واھبُ النعم' ومصرّف الامور' واصلّی واسلّم علی رسولہ الکریم صلوات اللّٰہ وسلامہ علیہ۔

امّابعد!

قرآنی قصص' حسن و جمال' بہترین مقصد اور بلند اہداف واغراض کی بناء پر ممتاز حیثیت کے حامل ہیں' اس سے قبل بھی ہم ایک مجموعہ قارئینِ کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر کے اس پر دادِ تحسین وصول کر چکے ہیں' قارئینِ عظام نے اسے بنظرِ استحسان دیکھا جس سے ہمارا دل مطمئن بھی ہوا اور خوش بھی ہوا' ابتداء ہی سے ہمارا یہ مقصد تھا کہ ہم قرآنی قصص کو خوبصورت انداز میں پیش کریں' اس لئے کہ قرآن حکیم کے بیان کردہ قصص اور واقعات سے ہمیں ایک عظیم اور مفید علم بھی حاصل ہوتا ہے اور مبارک اصول وقوانین کی طرف بھی رہنمائی ملتی ہے' علاوہ ازیں ان قرآنی قصص میں عبرت حاصل کرنے والے لوگوں کے لئے عبرت کا بھی سامانِ وافر موجود ہے۔ ہمیں اس کا اندازہ سابقہ مجموعہ سے ہوا کہ کس طرح قارئینِ کرام اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ عورتوں کے متعلق قرآنِ حکیم کے بیان کردہ قصص بھی ہمارے اس کام کا بہترین تکملہ بنیں گے۔

نیز یہ قرآنی قصص اور واقعات کسی خاص مرد یا عورت یا کسی خاص بچے یا بوڑھے کے ساتھ مخصوص یا ان سے متعلق نہیں ہیں بلکہ ہم سب کے لئے ان میں ہدایت کا سامان موجود ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ ان قرآنی قصص کو خوبصورت پیرایہ اور مفید و دلچسپ انداز میں پیش کیا جائے' نیز ان سطور کو لکھنے سے مقصد صرف اور صرف اللہ کریم کی رضا اور اس کی خوشنودی کو حاصل کرنا ہے۔

بارگاہِ خداوندی میں بصد عجز و نیاز عرض ہے کہ وہ اس کتاب کو بدرجۂ احسن قبولیت سے نوازے اور ہر قاری کو اس سے استفادہ کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

و باللّٰہ التوفیق

عبدالمنعم الهاشمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿حضرت مریم علیہا السلام﴾

جن کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا ﴾

"میں نے تو رحمٰن کے واسطے روزے کی منت مان رکھی ہے"۔

24687

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مریم علیہا السلام

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا (١٦) فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (١٧) قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا (١٨) قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا (١٩) قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا (٢٠) قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا (٢١) فَحَمَلَتْهُ فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا (٢٢) فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا (٢٣) فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا (٢٤) وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (٢٥) فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا (٢٦) ﴾ (مریم: ۱۶-۲۶)

''اور (اے محمد) اس کتاب میں مریم کا بھی ذکر کیجئے' جب کہ وہ اپنے گھر والوں سے علیحدہ (ہوکر) ایک ایسے مکان میں جو مشرق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جانب میں تھا (غسل کے لئے) گئیں، پھر ان (گھر والے) لوگوں کے سامنے سے انہوں نے پردہ ڈال لیا پس (اس حالت میں ہم نے ان کے پاس اپنے فرشتہ جبرائیلؑ کو بھیجا اور وہ ان کے سامنے ایک پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا، کہنے لگیں کہ میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو خدا ترس ہے فرشتہ نے کہا کہ میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں، تاکہ تم کو ایک پاکیزہ لڑکا دوں، وہ (تعجباً) کہنے لگیں کہ (بھلا) میرے لڑکا کس طرح ہو جائے گا حالانکہ مجھ کو کسی بشر نے ہاتھ نہیں لگایا اور نہ میں بدکار ہوں، فرشتہ نے کہا کہ یوں ہی (اولاد) ہو جائیگی، تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بات مجھ کو آسان ہے، تاکہ ہم (اس فرزند) کو لوگوں کے لئے ایک نشانی (قدرت کی) بنادیں اور باعثِ رحمت بنادیں اور یہ ایک طے شدہ بات ہے (جو ضرور ہوگی) پھر ان کے پیٹ میں لڑکا رہ گیا پھر اس حمل کو لئے ہوئے (اپنے گھر سے) کسی دور جگہ میں الگ چلی گئیں، پھر دردِزہ کے مارے کھجور کے درخت کی طرف آئیں، (گھبرا کر) کہنے لگیں کاش میں اس (حالت) سے پہلے ہی مر گئی ہوتی اور ایسی نیست و نابود ہو جاتی کہ کسی کو یاد بھی نہ رہتی، پھر جبرائیلؑ نے ان کے (اس) پائین (مکان) سے پکارا کہ تم مغموم مت ہو تمہارے رب نے تمہارے پائین میں سے ایک نہر پیدا کر دی ہے، اور اس کھجور کے تنہ کو (پکڑ کر) اپنی طرف کو ہلاؤ اس سے تم پر خرمائے تر و تازہ جھڑیں گے، پھر اس (پھل) کو کھاؤ اور (وہ پانی) پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو پھر اگر تم آدمیوں میں سے کسی کو بھی (اعتراض کرتا) دیکھو تو کہہ دینا کہ میں نے اللہ کے واسطے روزے کی منت مان رکھی ہے، سو آج میں کسی آدمی سے نہیں بولوں گی''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریم علیہا السلام پیدائش سے پہلے اپنی والدہ ''حِنّہ بنت فاقوذ'' کی رجاو امید اور بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف تھیں' جب ان کی پیدائش ہوئی اور پھر جب وہ بڑی ہوئیں تو ایک ایسے پیغمبر کی ماں بنیں جن کی ولادت بھی ایک معجزہ تھی اور حیات بھی بہت سے معجزات پر مشتمل تھی' وہ پیغمبر بھی ایسے کہ تا حال ان کو موت نہیں آئی' اگر چہ ان دشمنوں نے ان کے مقتول ہونے کا گمان کرلیا تھا اور وہ دونوں جہاں میں باوجاہت اور مقربین میں سے ہوں گے۔ ان تمام باتوں کے در پردہ ایک عظیم قصہ ہے' لیکن اس سے پہلے کہ عابدہ وزاہدہ خاتون ''مریمؑ'' کی ولادتِ مبارکہ کا ذکر کیا جائے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم ان کی والدہ ماجدہ حِنّہ بنت فاقوذ کے حالات بیان کریں۔

حِنّہ بنت فاقوذ بانجھ تھیں' اولاد سے محروم تھیں' حِنّہ نے نامعلوم کتنی بار اولاد کی تمنا کی ہوگی تاکہ اس کے ظہور سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور دل پر سرور اور خوش ہو۔

حِنّہ جب بھی کسی پرندہ کی صفتِ مادری کو دیکھتیں تو اس کے بچوں سے محبت و پیار کرنے لگتیں اور اس کو کھلاتیں' یا جب وہ کسی عورت کو دیکھتیں کہ اس نے اپنا بچہ اٹھایا ہوا ہے تو ان کی رغبت و اشتیاق اور زیادہ بڑھ جاتا' اور تمنا کرنے لگتیں کہ کاش اسے بھی یہ سعادت حاصل ہوتی' وہ بھی کسی طفل کی ماں ہوتی اور اسے ماں ہونے کی فرحت اور خوش بختی نصیب ہوتی۔

حِنّہ کی عمر طویل ہوگئی اور حد سے متجاوز ہوگئی' ان کے شوہر عمران بن ماثان بنی اسرائیل کے علماء میں سے ایک تھے' اس طویل عرصہ کے گذر جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت ان کے لئے اولاد کی مقتضی نہ ہوئی۔ تاہم وہ دونوں اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوئے کیونکہ ناسپاس لوگ ہی رحمتِ خداوندی سے مایوس ہوا کرتے ہیں۔ حِنّہ بنت فاقوذ آسمان و زمین کے رب اور رحمٰن و رحیم ذات کی طرف متوجہ ہوئیں اور انتہائی خشوع اور خضوع کے ساتھ ملتجی ہوئیں اور نذر مانی کہ اگر اس کی آرزو پوری ہوئی اور اسے لڑکا نصیب ہوا تو وہ اسے بیت المقدس کے لئے وقف کردیں گی۔ جو پھر اللہ کے گھر کا مخلص خادم ہوگا' اور اپنے دل میں اس بات کا عہد کیا کہ وہ اس بچے سے بیت المقدس کی خدمت کے سوا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کوئی کام نہیں لے گی۔ وہ صرف اللہ کے گھر کی خدمت کے لئے آزاد اور مخلص رکھا جائے گا۔ حنّہ اولاد کی خواہش منداور مشتاق ہوئیں' تا کہ ان کا دل اس سے مطمئن ہو اور زندگی باغ باغ ہو جائے۔ حنّہ اولاد کی اس لئے منتظر نہ تھی کہ وہ دنیا کے کسب معاش میں اس کا معین و مدد گار ہو' حنّہ کو اولاد کے لئے دعا کیے ہوئے کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمالی اور ان کی تمنا پوری کر دی' حنّہ کو اپنے پیٹ میں جنین کی حرکت محسوس ہوئی' وہ بہت خوش ہوئیں' ان کا چہرہ خوشی سے دمکنے لگا اور اپنے شوہر کو یہ خوشخبری سنانے چلیں جو انہوں نے اپنے شکم میں محسوس کی تھی' اور جا کر اپنے شوہر سے اس خوشی کا اظہار کیا جو ان کے دل میں موجزن تھی' جس سے دونوں کی خوشی میں اور اضافہ ہو گیا۔

دن بڑی خوش حالی میں گزرنے لگے' کوئی دن ایسا نہ گزرتا جو عمران بن ماثان کے گھر میں فرحت کی نوید نہ لاتا' اور ان کی بیوی آنے والے بچہ کی خاطر حمل کے ایام اور اس کے آلام کو خوشی کے ساتھ کاٹ رہی تھیں۔ لیکن دنیا کے حالات ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے' نہ غم وحزن ہمیشہ رہتا ہے اور نہ ہی خوش بختی اور خوش حالی' عمران بن ماثان اپنے نورِ چشم بیٹے کو دیکھنے سے پہلے ہی وفات پا جاتے ہیں۔

حنّہ بنت فاقوذ کی خوش حالی بدحالی میں بدل گئی' پھر سے اس کے شاداب چہرہ پر غم وحزن کے آثار نمایاں ہونے لگے' پریشانی کی تصویر یں کھنچ گئیں' اور خوشی کی چمک ماند پڑ گئی' اب حنّہ بیچاری علیل اور پست ہمت ہو گئیں اور عمران کی وفات پر آنسو بہانے لگیں جو اپنے بیٹے کے دید کی تمنا رکھتے تھے' لیکن کیا ہو سکتا ہے! اللہ کا حکم برحق ہے' اس کا فیصلہ رد نہیں کیا جا سکتا' وہی ذات تمام چیزوں کی مالک ہے۔ ایشاع بھی اپنی بہن کو ملنے اور ان کے خاوند کی وفات پر ان سے تعزیت کرنے آئیں' ایشاع' زکریا بن برخیا علیہ السلام کی بیوی تھیں' جنہوں نے ایشاع کو خوش دل رکھا ہوا تھا اور ان کے علم میں اضافہ کیا تھا' یہ اللہ ہی کا فیصلہ ہے' اللہ کے فیصلہ کو کبھی بھی رد نہیں کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال حنّہ کہنے لگیں: میری خواہش تھی کہ ان کی عمر طویل ہوتی تا کہ یہ اپنے بیٹے کو دیکھ پاتے' ایشاع نے کہا: اے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری بہن! آپ کو کیا معلوم کہ وہ لڑکا ہوگا' نہ کہ لڑکی۔ زکریا بھی ان کی تائید میں کہنے لگے: ہاں یہ صحیح کہہ رہی ہیں۔ یہ تو اللہ ہی جانتے ہیں کہ شکمِ مادر میں کیا ہے؟ مذکر ہے یا مونث۔

حنہ چپ رہیں اور مزید کوئی بات نہیں کہی' تھوڑی دیر کے بعد زکریا اور ان کی بیوی ایشاع اس امید پر واپس لوٹے کہ حنّہ کے ہاں اولاد ہوگی اور پھر وہ خوش دل ہو جائیں گی اور پھر سے ان کے ہاں خوشحالی پیدا ہوگی' دردِزہ کا دن آ گیا' حنہ کی سعادت مندی قریب آ گئی' حنہ کے ہاں لڑکی ہوئی' بیٹی پیدا ہوئی' لڑکا نہیں ہوا' چنانچہ وہ رب کی طرف متوجہ ہوئی اور عرض کیا:

﴿ رَبِّ اِنِّیۡ وَضَعۡتُهَاۤ اُنۡثٰی وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا وَضَعَتۡ وَلَيۡسَ الذَّكَرُ كَالۡاُنۡثٰى‌ۚ وَاِنِّىۡ سَمَّيۡتُهَا مَرۡيَمَ وَاِنِّىۡۤ اُعِيۡذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ﴾ (آل عمران: ٣٦)

''اے میرے پروردگار میں نے تو وہ حمل لڑکی جنی' حالانکہ خدا تعالیٰ زیادہ جانتے ہیں اس کو جو انہوں نے جنی اور (وہ) لڑکا (جو انہوں نے چاہا تھا) اس لڑکی کے برابر نہیں' اور میں نے اس لڑکی کا نام مریم رکھا اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو آپ کی پناہ میں دیتی ہوں شیطان مردود سے''۔

حنہ کو یاد آیا کہ اس نے تو لڑکے کی آرزو کی تھی تاکہ وہ اس کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے ھبہ کرتیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا ہوتا اور حمد و ثنا بھی ہوتی' یہ تو لڑکی ہوئی' پس اسی لمحہ وہ غمزدہ سی ہوئیں اور اس لڑکی کا نام ''مریم'' تجویز کیا' اور بارگاہِ الٰہی میں دعا کرنے لگیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی پناہ میں اور حفاظت میں رکھے اور اسکو اپنی رحمت اور جود و کرم سے نوازے' اور اس کو اسم بامسمّٰی بنادے' کیونکہ مریمؑ کا معنی عبادت گزار ہے' لہذا یہ عابدہ بنے اور اس کے نام سے مختلف تسبیحات' دعائیں اور اللہ تعالیٰ کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکر و حمد نمایاں ہوتا ہو' نیز حنہ نے اپنے رب سے یہ بھی دعا کی اللہ تعالیٰ اس (مریمؑ) کو شیطان مردود کے شر سے بھی محفوظ رکھے۔

اللہ تعالیٰ کو ان کے ضعف پر رحم آیا' اللہ نے ان کی دعا کو شرفِ قبولیت سے نوازا اور ان کے غم و حزن کو دور کر دیا' حنہ نے بیت اللہ کی خدمت کے لئے اپنی بچی کو بارگاہِ خداوندی میں پیش کیا اور اس کی نذر و منت مانی' اللہ نے اس کو بھی قبول فرمالیا' اور مریم پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں' اللہ تعالیٰ نے ان کو خبر دی کہ وہ اس کی رحمت اور جود و کرم کے ساتھ مخصوص ہیں' اور یہ کہ وہ اس کی بے بہا نعمتوں سے نوازی جائیں گی' چنانچہ حنہ مریم کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر بیت المقدس لے گئیں' اور بیت المقدس کے خدام اور وہاں کے علماء کو اپنی بچی سپرد کر دی' تاکہ انہوں نے جو نذر مانی تھی وہ پوری ہو جائے' حنہ اپنی بچی "مریم" اللہ عزوجل کے حوالہ کر دی اور اللہ کے حکم اور فیصلہ پر دل و جان سے راضی ہو گئی۔ ان خدام بیت المقدس کی تعداد تیس تھی' ہر ایک مریم کی کفالت کے معاملہ میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے لگا اور باہم مقابلہ کرنے لگا' اور سب نے مریم کو ہاتھوں ہاتھ لیا' کیونکہ مریم ایک نیک و صالح شخص "عمران بن ماثان" کی صاحبزادی تھیں جو اس وقت کے خدام بیت اللہ میں پیش پیش تھے' زکریا نے ان خدام پر اعتراض کیا اور کہا کہ یہ مریم میری قرابتدار ہے اس لئے سب سے زیادہ کفالت کے وہی حقدار ہیں' اس لئے کہ مریم میری بیوی "ایشاع" کی سگی بہن حنہ کی بیٹی ہے۔

بیت المقدس کے علماء نے کہا: ہم سب اس کی کفالت میں برابر کے حقدار ہیں' ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس کی کفالت صرف تم ہی کرو اور ہم سب اس سے محروم رہیں' زکریا نے کہا: دیکھو! میں مریم کا تم سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہوں اور میرا ان سے سب سے زیادہ تعلق ہے' لہذا اس کو میرے حوالہ کر دو' جب زکریا نے یہ بات کہی تو مریم کی کفالت کا مسئلہ شدت اختیار کر گیا' اور نزاع بڑھ گیا' ہر ایک اپنے زیادہ حقدار ہونے پر حجت اور دلیل پیش کرنے لگا تاکہ وہ تقربِ خداوندی کے حصول میں کامیاب ہو جائے۔ بالآخر ان سب نے مریم کی کفالت کے مسئلہ میں قرعہ اندازی کر لینے پر اتفاق کر لیا' زکریا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اس فیصلہ پر راضی ہو گئے' چنانچہ زکریاؑ اور ان کے ہمراہ دیگر احباب ایک نہر کی جانب چل پڑے جو قریب ہی تھی' اور انہوں نے اپنی قلمیں اس نہر میں ڈال دیں' پس سب کی قلمیں اس نہر میں ڈوب گئیں مگر زکریاؑ کا قلم نہیں ڈوبا بلکہ وہ پانی کی سطح پر تیرنے لگا۔ چنانچہ یہ قرعہ اندازی زکریاؑ کے حق میں ثابت ہوئی اور سب نے زکریاؑ کی خواہش سے اتفاق کیا' اور مریم کی کفالت زکریاؑ کو سونپ دی' زکریاؑ انہیں ان کی خالہ (ایشاع) کے پاس لے آئے' زکریاؑ کو خیال آیا کہ ''مریم'' کے لئے اس بڑے عبادت خانہ میں ایک چھوٹا سا کمرہ بنا دیا جائے تاکہ مریم لوگوں سے دور رہتے ہوئے یکسوئی کے ساتھ بہترین ماحول میں اللہ کی عبادت کرسکیں۔ مریم زکریاؑ کی زیرِ کفالت نشو ونما پانے لگیں' زکریاؑ ہی ان کے حالات کا جائزہ لیتے اور ان کے پاس ان کے عبادت خانہ میں آتے' کوئی دوسرا شخص مریم کے پاس نہ آتا اور زکریاؑ کو مریم کی کفالت سے دلی خوشی حاصل ہوتی۔ کئی سال گزر گئے اور مریم اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ریاضت میں مسلسل مشغول رہیں' دن روزہ رکھ کر گزارتیں اور رات نماز اور خشوع وخضوع کے ساتھ مختلف تسبیحات کو پڑھنے میں گزارتیں۔ وہ واقعی بڑی روزہ دار اور شب بیدار خاتون تھیں۔ مریم اسی طرح عبادتِ خداوندی میں لگی رہیں۔ کوئی چیز ان کی یکسوئی' سکون اور مخلصانہ عبادت میں حائل نہ ہوتی تھی' وہ بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگیں اور اس کے سامنے تضرع اور عاجزی کا اظہار کرنے لگیں' لیکن زکریاؑ نے ایک عجیب وغریب امر ملاحظہ کیا جس کی حقیقت انہیں معلوم نہ ہوئی' وہ امرِ عجیب یہ تھا کہ زکریاؑ جب بھی ان کے پاس ان کے عبادت خانہ میں جاتے جو انہوں نے ایک کمرہ کی شکل میں بیت المقدس کی بلند جگہ میں ان کے لئے بنا دیا تھا جہاں سیڑھی کے ذریعہ ہی پہنچا جاسکتا تھا۔ تو وہاں مریم کے پاس رزق موجود پاتے' حالانکہ انہیں اس بات کا یقین تھا کہ ان کے علاوہ اس عبادت خانہ میں کوئی بھی نہیں آتا' چنانچہ زکریاؑ نے مریم سے تعجب کے انداز میں پوچھا: مریم! میں تیرے پاس بہت زیادہ رزق دیکھتا ہوں' گرمیوں کے پھل بھی اور سردیوں کے پھل بھی۔ یہ بتاؤ کہ تمہارے پاس یہ کہاں سے آتا ہے؟ تم یہ کہاں سے لاتی ہو؟ مریم نے کہا: یہ سارا رزق منجانب اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں بے شمار رزق عطا فرمادیتے ہیں۔ زکریاؑ کو اس بات سے محسوس ہوا کہ اللہ نے ان کو کسی بلند مقام ومرتبہ کے لئے منتخب کرلیا ہے جو کسی اور کو حاصل نہیں ہوگا۔

اور اللہ عزوجل نے ان کو جہاں بھر کی عورتوں میں سے چن لیا ہے' زکریاؑ اس حال میں واپس لوٹے کہ اپنے دل میں سوچ رہے تھے اور مریم کے پاس قدرت الٰہی کا منظر دیکھنے کی وجہ سے انکے دل میں بھی اولاد کی خواہش پیدا ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی بڑھاپے کے باوجود اولاد سے نواز سکتا ہے جیسے مریم کو ہر موسم کا پھل محض اپنی قدرت سے دیا ہے' اللہ تعالیٰ کی ذات ہر چیز پر پوری قدرت رکھتی ہے' اگرچہ میری بیوی بوڑھی ہوچکی ہیں اور بانجھ ہوچکی ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی وسیع ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے' چنانچہ زکریاؑ کے ہاتھ آسمان کی طرف بلند ہوئے اور انہوں نے اپنے رب کو آہستہ آواز میں پکارا کہ جس کو سمیع وعلیم اور قادرِ مطلق ذات کے سوا اور کوئی نہیں سن سکتا' اپنے رب سے اولاد کی دعا کرتے ہوئے عرض گزار ہوئے:

﴿رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَكُنْ م بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِیًّا﴾ (مریم:٤)

''اے میرے پروردگار میری ہڈیاں کمزور ہوگئیں اور سر میں بالوں کی سفیدی پھیل گئی اور آپ سے مانگنے میں' اے میرے رب ناکام نہیں رہا ہوں''۔

بعد ازاں زکریاؑ اس دعا کی وجوہات ذکر کرنے لگے اور ان میں سب سے اہم وجہ یہ تھی کہ زکریاؑ اپنے بعد اپنے رشتہ داروں کی طرف سے اندیشہ رکھتے تھے اس لئے بارگاہِ رب العزت میں عرض کیا:

﴿وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآئِیْ﴾ (مریم:٥)

''اور میں اپنے بعد رشتہ داروں کی طرف سے اندیشہ رکھتا ہوں''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکریاؑ کے چچازاد بھائی بنی اسرائیل کے شریر لوگوں میں سے تھے اس لئے زکریاؑ کو اس دین کے بارے میں اندیشہ تھا کہ کہیں میرے بعد میرے یہ رشتہ دار اس میں تغیر و تبدل نہ کر دیں اور میری وفات کے بعد میرے ناخلف ثابت نہ ہو جائیں اس بناء پر زکریاؑ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ انہیں ان کی پشت سے ایسا نیک و صالح بیٹا عطا فرما جو ان کا صحیح وارث بھی بنے اور لوگوں کا مقتدا اور پیشوا بھی بنے۔ زکریاؑ نے اپنی اس دعا میں کہا:

﴿وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِ یْ وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝ یَرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا﴾ (مریم: ۵'۶)

''اور میں اپنے بعد (اپنے) رشتہ داروں (کی طرف) سے اندیشہ رکھتا ہوں اور میری بی بی بانجھ ہے سو (اس صورت میں) آپ مجھ کو خاص اپنے پاس سے ایک ایسا وارث (یعنی بیٹا) دیدیجئے کہ وہ (میرے علوم خاصہ) میں میرا وارث بنے اور (میرے جد) یعقوبؑ کے خاندان کا وارث بنے اور اس کو اے میرے رب (اپنا) پسندیدہ بنایئے''۔

اللہ تعالیٰ نے زکریاؑ کی دعا فوراً قبول فرمالی اور ان کی آرزو کو منظور فرمالیا' اللہ تعالیٰ زکریاؑ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿یٰزَكَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ یَحْیٰی ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا﴾ (مریم: ۷)

''اے زکریاؑ ہم تم کو ایک فرزند کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا کہ اس کے قبل ہم نے کسی کو اس کا ہم صفت نہ بنایا ہوگا''۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فضل سے زکریاؑ کا وہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوا اور ان کی وہ خواہش اور تمنا پوری ہوئی جو انہوں نے مریمؑ کے پاس طرح طرح کے رزق پاکر کی تھی'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے رب سے اپنی آرزو کا اظہار کیا اور دعا کی تو اللہ نے ان کی دعا کو شرف قبولیت عطا کرتے ہوئے انہیں نیک وصالح اور خوبصورت بیٹے ''یحیٰی'' کی خوشخبری سنادی۔

مریمؑ اس حال میں بڑی ہوئیں کہ ان کا دل محبتِ الٰہی سے معمور تھا اور ان پہ تقویٰ وصلاح کے آثار نظر آتے تھے' اور وہ صوم وصلوٰۃ کے لئے خود کو ہر چیز سے یکسو کر چکی تھیں۔ کئی ماہ وسال اسیطرح گزر گئے' ایک وقت ایسا آیا کہ لوگ مال ورزق کی قلت میں مبتلا ہوئے' زکریاؑ لوگوں سے کہنے لگے: لوگوں! میں بوڑھا ہوگیا ہوں' میرے قویٰ بھی کمزور ہوگئے ہیں اس لئے میں مریمؑ کی کفالت کا بار اٹھانے سے بے بس ہوگیا ہوں مجھے بتاؤ' میرے بعد تم میں سے کون اسکی کفالت کرے گا؟ میرے بعد ان کا معاشی انتظام کون کرے گا؟ تاکہ وہ عبادتِ خداوندی کے لئے بافراغت ہوسکیں اور ان کی والدہ' حِنّہ بنت فاقوذ کی مانی ہوئی نذر بھی پوری ہوتی رہے' جیسا کہ تم جانتے بھی ہو؟ لوگوں نے ان کی بات سنی اور ایک صالح آدمی جو مریمؑ کا رشتہ دار بھی تھا جس کا نام یوسف نجار تھا سامنے آیا اور اس نے کہا: میں مریمؑ کی کفالت کا بار اٹھاتا ہوں' چنانچہ انہوں نے زکریا کا بارِ امانت اٹھایا' اللہ تعالیٰ نے مریم کی تکریم اور ان کی برکت سے یوسف نجار پر اپنی نعمتوں کی بارش فرمادی' یوسف نجار مریمؑ کے پاس کھانے پینے کی چیزیں لے کر جب بھی آتے تو ان کے پاس پہلے سے ہی ہر نوع کا پھل اور ہر رنگ کا کھانا موجود پاتے' یوسف ان سے پوچھتے: اے مریمؑ! یہ چیزیں تمہارے لئے کہاں سے آئیں؟ مریمؑ کا ایک ہی جواب ہوتا:

﴿هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (آل عمران: ۳۷)

''وہ اللہ کے پاس سے ہے' بیشک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے استحقاق رزق عطا فرماتے ہیں''۔

لیکن مریمؑ نہیں جانتی تھیں کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی آیات ومعجزات میں سے ہے' مریمؑ غیبی امور سے واقف نہیں تھیں اور نہ ہی اپنے کسی معاملہ کا اختیار رکھتی تھیں' ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس نوع بہ نوع کھانے پینے کی اشیاء آنا' اور ان کا عبادتِ خداوندی کے لئے یکسو ہونا یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک نشانی تھی' ایک روز مریمؑ خلوت گزیں تھیں اور اطمینان سے ذکر و عبادت میں مشغول تھیں کہ اچانک ایک شدید صورت حال سے دوچار ہوئیں اور اس خلوت اور تنہائی سے نکلنے پر مجبور ہوئیں مریمؑ پانی کا ایک گھڑا بھرنے کے لئے ایک غار کی جانب نکلیں جو ان کے عبادت خانہ کے قریب ہی تھا' وہاں پہنچیں تو اچانک ان کے سامنے جبرئیلؑ انسانی شکل میں نمودار ہوئے اور انہوں نے مریمؑ سے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے:

﴿اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا﴾ (مریم:۱۹)

''میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں تا کہ تم کو ایک پاکیزہ لڑکا دوں''۔

مریمؑ یہ سن کر پیچھے کو ہٹیں اور کہا:

﴿اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا﴾ (مریم:۱۸)

''میں تجھ سے (اپنے خدائے) رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو (کچھ) خداترس ہے''۔

مریمؑ اپنے دل میں سوچنے لگیں کہ میں تو باحیا عورت ہوں' یہ آدمی کہیں دھوکہ باز نہ ہو' اور مجھ سے کس طرح کھلم کھلا ایسی بات کہہ رہا ہے جو میری حیا کے بھی خلاف ہے' یہ کس طرح کہتا ہے کہ میں تجھے لڑکا دینے آیا ہوں؟ حالانکہ ہم دونوں خلوت اور تنہائی میں ہیں؟ کیا ایسی تنہائی والی جگہ میں کسی آدمی کا کسی جوان عورت سے اس طرح کی باتیں کرنا شک و شبہ پر دلالت نہیں کرتا؟ اس صورتِ حال میں مریمؑ نے خود کو سنبھالا اور اپنی آبرو اور عزت کا دفاع کرتے ہوئے کہا:

﴿اَنّٰى يَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا﴾ (مریم:۲۰)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بھلا) میرے لڑکا کس طرح ہو جائے گا حالانکہ مجھ کو کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور نہ میں بدکار ہوں"۔

مریمؑ نے اس خلوت کی حالت میں صراحت اور وضاحت کے ساتھ جبرئیلؑ سے گفتگو کی' جبریلؑ نے ان کی گھبراہٹ کو دور کرتے ہوئے کہا:

﴿ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهُ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴾ (مریم: ۲۱)

"یوں ہی (اولاد) ہو جائیگی' تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بات مجھ کو آسان ہے' تا کہ ہم اس (فرزند) کو لوگوں کے لئے ایک نشانی (قدرت کی) بنادیں اور باعثِ رحمت بنادیں اور یہ ایک طے شدہ بات ہے (جو ضرور ہوگی)"۔

جب اللہ تعالیٰ کی مشیت کسی امر کے نفاذ کی مقتضی ہوتی ہے تو بس "کُن" کہنے سے وہ چیز موجود ہو جاتی ہے' جبریلؑ یہ پیغام دے کر چلے گئے' مریم حیران و سرگردان ہو کر رہ گئیں اور جبریلؑ سے جو بات سنی تھی اس کو سوچنے لگیں' جب ان کا خیال اس طرف گیا کہ لوگ کیا کہیں گے' یہ کنواری مریم کس طرح حاملہ ہوگئیں اور بغیر زوج کے کیسے اولاد ہوگئی؟ تو ان پر خوف سا چھا گیا اور ان پر پریشانی سوار ہوگئی' اور وہ گوشہ نشینی کی طرف راغب ہوئیں۔ ایک وقت مریمؑ پر ایسا گزرا کہ وہ ذہنی اذیتوں کا شکار رہیں اور تن تنہا اور افسردہ دل رہیں' پہلے کی طرح اب کھانا پینا بھی خوشگوار محسوس نہ ہوتا' مریمؑ منتشر الذہن ہوگئیں' کسی کی بات بھی نہ سنتیں' عبادت اور توجہ الی اللہ کے سوا اور کوئی کام نہ کرتیں۔

مریمؑ لوگوں کی نظروں سے دور بلکہ اپنے قریبی رشتہ داروں سے بھی دور شہر "ناصرہ" میں قیام پذیر ہوگئیں' جو بیت المقدس کے قریب تھا اور جہاں ان کی ولادت ہوئی' مریم یہ چاہتی تھیں کہ کہیں کسی کو ان کا مخفی حال معلوم نہ ہو جائے اور ان کی فضیحت نہ ہو جائے۔ مریمؑ اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگتی رہیں کہ وہ ذات ان کو اس مشکل گھڑی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نجات دلا دے اور اس پر رحم وکرم کا کا معاملہ فرمائے' جبکہ انہیں اس بات کا یقین تھا کہ انہوں نے کوئی بے حیائی کا کام یا کسی گناہ کا ارتکاب نہیں کیا ہے' اور لوگ ان پر ستم ڈھائیں گے' مریم نہیں جانتی تھیں کہ یہ بھی فی ذاتہ ایک معجزہ ہے اور تمام لوگوں کا ان کی تصدیق کرنا بھی ایک معجزہ کے ظہور کی احتیاج رکھتا ہے' مریم نے آنسو بہاتے ہوئے اپنا سر اٹھایا اور کہنے لگیں: ''اے پروردگار! میں تجھ سے تیری رضا اور عفو ودرگزر مانگتی ہوں' جو کچھ میرے دل میں ہے اسے آپ جانتے ہیں اور میں اس چیز کو جو آپ کے نفس میں ہے نہیں جانتی''۔ مریم کے سامنے ایک ہی بات تھی وہ یہ کہ وہ اپنا معاملہ سپرد بخدا کریں' اور اللہ تعالیٰ کی قضا وقدر کے سامنے سر تسلیم خم کردیں' اب ان کی عبادت وطاعت میں مزید اضافہ ہوگیا اور رات کا قیام اور دن کا صیام زیادہ ہوگیا' اور وقتِ ولادت بھی قریب آپہنچا' مریم کو مصائب نے آگھیرا' مریم ناصرہ سے بیت اللحم کی جانب نکلیں' وہاں پہنچ کر ایک خشک کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھ گئیں' جہاں سبزہ نام کی کوئی چیز نہیں تھی اور نہ ہی کسی سے مدد ملنے کا کوئی نشان تھا' مریم نے مدد کے لئے اردگرد نظر ڈالی' مگر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نظر نہ آیا' اور نہ ہی کوئی دایہ ملی جو غم والم کی تخفیف میں ان کا ہاتھ بٹا سکے اور نہ ماں ہے جو ان کا ہاتھ تھام سکے' ان تمام باتوں کے علاوہ لوگوں کی تہمت اور الزام تراشی کا خوف بھی لاحق تھا کہ لوگ کیا کہیں گے کہ ہم نے تو ایسا معجزہ نہیں دیکھا' لوگوں کے ذہنوں میں اس کا ایک ہی حل ہوگا یعنی اس پاکدامن عورت پر بدترین تہمت اور بہت برا الزام لگانا' ایسے موقع پر مریم فوری امداد کی حاجتمند تھیں کہ کاش ان کا شوہر ہوتا جو اس لمحہ کو پر مسرت لمحہ خیال کرتا۔ تکلیف شروع ہوئی اور مریم کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔

مریم نے اس کی طرف بنظرِ حسرت دیکھتے ہوئے کہا:

﴿يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا﴾ (مریم:۲۳)

''کاش میں اس (حالت) سے پہلے ہی مرگئی ہوتی اور ایسی نیست ونابود ہوجاتی کہ کسی کو یاد بھی نہ رہتی''۔

مریم اس حالت پر حیران وسرگردان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں کرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کو غم وحزن سے نجات دلانے اور ان پر رحم وکرم فرمانے کے لئے اپنی قدرت کی نشانیاں اور معجزے ظاہر فرمائے' کیونکہ مریمؑ عنقریب معاشرہ کے سامنے فضیحت سے دوچار اور ذہنی وجسمانی تکالیف میں مبتلا ہونے والی تھی' عنقریب ہم ان کے غم وحزن کے آثار اور دلی اضطراب اور قلق و بے چینی کے مواقع دیکھیں گے۔ یہ ایک عظیم حادثہ تھا۔

وہ موقع اور لمحہ بڑا عجیب اور خوش کن ہے جب اس بچہ نے پکارا اور اپنی ماں کی پریشانیوں کا ازالہ کیا اور ان کے لئے طعام مہیا کیا' یقیناً وہ اللہ کا ایک عظیم معجزہ اور اس کی قدرت کی عظیم نشانی ہے' جس وقت وہ بچہ ماں کی طرف دیکھ رہا تھا اور ان کو پکار رہا تھا تو مریم دہشت زدہ ہو کر رہ گئیں' بچہ نے کہا:

﴿فَنَادٰهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِیًّا﴾ (مریم: ۲٤)

"پس پکارا ان کو ان کے پائیں (مکان) سے کہ تم مغموم مت ہو' تمہارے رب نے تمہاری پائیں میں ایک نہر پیدا کر دی ہے"۔

یعنی اے اماں! اپنی پائیں مکان کی طرف دیکھو کہ اس خشک جگہ میں پانی جاری ہو گیا ہے۔ اس خشک کھجور کے درخت کو دیکھو کہ اب یہ ثمر آور ہو گیا ہے اور اس نے تازہ اور خوبصورت کھجوریں پیدا کر دیں ہیں' کھجور کے اس تنہ کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ اور تروتازہ کھجوریں کھاؤ اور پانی پیؤ پریشان نہ ہوں' بلکہ خوش ہو جائیں' اور دلی طور پر مطمئن ہو جائیں' اللہ تعالیٰ ہمیں ہرگز ضائع نہیں کریں گے اور آپ کو کبھی بھی رسوا نہ کریں گے' اس آب رواں سے پاکی حاصل کریں اور اپنے دل کو خوش کریں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَهُزِّیْٓ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا﴾ (مریم: ۲۵)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور اس کھجور کے تنہ کو (پکڑ کر) اپنی طرف کو ہلاؤ اس سے تم پر خرمائے تر و تازہ جھڑیں گے''۔

مریم کی آنکھیں اپنے بیٹے ''عیسیٰ'' سے ہٹتی نہیں تھیں، مریم کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں ہوگئے، تمام پریشانیاں دور ہوگئیں، غم کے بادل چھٹ گئے، مریم نے اس کھجور کے درخت سے تنہ کو پکڑا اور اپنی طرف کو ہلایا تو تر و تازہ کھجوریں گرنے لگیں، پھر انہوں نے کھایا پیا اور اس نعمت کے عطا ہونے پر اللہ کا شکر ادا کیا اور حمد و ثناء بیان کی۔ مریم اسی حال میں تھیں کہ ان کے چچازاد بھائی اور کفیل ''یوسف نجار'' آ گئے، انہیں بھی مریم کے حال کا پتہ چلا اور ان کے بیٹے ''عیسیٰؑ'' کو دیکھا۔

مریم کے لئے حکم خداوندی آ گیا کہ وہ ایسے کسی شخص سے کلام نہ کریں جو ان سے ان کے بیٹے ''عیسیٰؑ'' کے متعلق دریافت کرے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

﴿فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِیْٓ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا﴾ (مریم: ۲۶)

''پھر اگر تم آدمیوں میں سے کسی کو بھی (اعتراض کرتا) دیکھو تو کہہ دینا کہ میں نے تو اللہ کے واسطے روزے کی منت مان رکھی ہے سو آج میں کسی آدمی سے نہیں بولوں گی''۔

قوم کی عادت یہ تھی کہ جب وہ روزہ رکھتی تو کسی سے بات نہیں کرتی تھی، لہذا یہ حکم قوم کی عادت کے مطابق ہوگیا۔ مریم نے لوگوں کی نظروں سے دور ایک غار میں اپنے بیٹے ''عیسیٰؑ'' کے ہمراہ نفاس کی مدت گزاری، اور یوسف نجار ان کی خدمت میں رہے، اس مدت کو پورا کرنے کے بعد مریم اپنے گھر واپس لوٹیں، لوگوں میں اس کی خبر پھیل گئی، چنانچہ لوگ ان کی آبرو ریزی اور ہتک عزت کرنے لگے، ہر آدمی ان پر ان کی ماں ''حنہ'' کا ذکر کرکے ملامت کرتا اور ان کے والد ''عمران'' کے مقام و مرتبہ کو بیان کرکے ان کو طعنے دیتا کہ تمہاری ماں تو ایسی نہیں تھی اور تمہارے والد تو بڑے نیک اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزرگ تھے' یہ تم نے کیا چاند چڑھایا ہے؟ تو تو شریف خاندان سے تعلق رکھتی ہے' یہ تم نے کیا کیا؟۔

لوگ کہنے لگے:

﴿يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۝ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا﴾ (مریم:۲۷'۲۸)

''اے مریمؑ تم نے بڑے غضب کا کام کیا' اے ہارون کی بہن تمہارے باپ کوئی برے آدمی نہ تھے اور نہ تمہاری ماں بدکار تھیں''۔

اللہ تعالیٰ مریمؑ کے ساتھ ہے' جیسے عیسیٰؑ کی ولادت ایک معجزۂ خداوندی تھا اسی طرح ان کی ولادت کا دفاع بھی ایک عظیم معجزہ ہے' مریمؑ نے ان کے کسی سوال کا جواب نہیں دیا' پس انہوں نے بچہ کی طرف اشارہ کر دیا' (اس منظر کا ہمارے خیالوں میں گزرنا ہی ایک مستقل معجزہ ہے) جب اشارہ کیا تو لوگ دہشت زدہ ہو کر کہنے لگے:

﴿كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا﴾ (مریم:۲۹)

''بھلا ہم ایسے شخص سے کیوں کر باتیں کریں جو ابھی گود میں بچہ ہی ہے''۔

عیسیٰؑ نے لوگوں کی باتوں کا انتظار کئے بغیر بولنا شروع کر دیا:

﴿اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۫ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۝ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ ۡ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا﴾ (مریم: ۳۰'۳۳)

''میں اللہ کا (خاص) بندہ ہوں اس نے مجھ کو کتاب (یعنی انجیل)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی اور اس نے مجھ کو نبی بنایا (یعنی بنا دیگا) اور مجھ کو برکت والا بنایا میں جہاں کہیں بھی ہوں اور اس نے مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا جب تک میں (دنیا میں) زندہ ہوں' اور مجھ کو میری والدہ کا خدمت گزار بنایا اور اس نے مجھ کو سرکش بد بخت نہیں بنایا اور مجھ پر (اللہ کی جانب سے) سلام ہے جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز مروں گا اور جس روز میں (قیامت میں) زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا"۔

اس نومولود نے گود کی حالت میں ایسی سچی دلیل پیش کی کہ اس سے بڑھ کر کوئی اور علامت اور دلیل روئے زمین کی معزز ترین عورت اور پاک دامن عورت "سیّدہ مریمؑ" کی پاکدامنی کے لئے نہیں ہو سکتی' یہ دراصل ایک معجزہ تھا جو سیدہ مریمؑ کی طہارت اور عفت پر بطور دلیل ظاہر ہوا' اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذاتِ عالی اس بات پر کامل قدرت رکھتی ہے کہ کسی بچہ کو قوتِ گویائی عطا فرما دے اور اسے فصیح اللسان بنا دے کہ وہ لوگوں سے فصیحانہ انداز میں ایسی باتیں کرے جس سے اس کا بغیر باپ کے پیدا ہونا ثابت ہو' عیسیٰؑ کے جوابات ہی حقیقت میں وہ ہتھیار تھے جس نے اس فتنہ کی آگ کو بجھا دیا' آپ کے جوابات ہی نے قطعی صورت میں لوگوں کے شک وشبہ کو رفع دفع کر دیا' مریم کے ہاں عیسیٰؑ کی پیدائش کا واقعہ "بیت اللحم" اور "ناصرہ" بلکہ اس علاقہ کے تمام رہنے والے لوگوں میں مشہور ہو گیا' ہر گھر میں اور ہر مجلس میں یہ خبر پھیل گئی۔ اس مبارک نومولود کے متعلق لوگوں کے شکوک وشبہات اس کی حجت اور اس کی معصومیت میں بدل گئے۔

عام بچوں کی طرح عیسیٰؑ بھی اپنی والدہ کے زیرِ آغوش پلنے اور بڑھنے لگے' ان دنوں ان علاقوں پر جو حاکم حکومت کرتا تھا اس کا لقب قیصر اور نام ہر دوس تھا' اس کو کسی آدمی نے یہ خبر دی کہ ایک بچہ آج کل ہی پیدا ہونے والا ہے اس کی شان بلند ہو گی' اس کو ابتداء ہی میں قتل کر دینا بہت ضروری ہے' کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بڑا ہو کر عظیم الشان شخصیت کا حامل بن جائے اور وہ سب کا مقتداء بن جائے' یہ باتیں مریمؑ اور یوسف نجار تک پہنچیں' چنانچہ یوسف نجار نے مریمؑ اور ان کے بیٹے کو لیا اور ایک سواری پر ان کو سوار کر کے مصر کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانب لے گئے‘ جہاں ان دنوں امن وامان کی فضا تھی۔ مریمؑ نے مصر کے قریب شمال سے جنوب مصر کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں مختلف جگہوں میں سکونت اختیار کی‘ مریمؑ اپنے بیٹے ’’عیسیٰؑ‘‘ کے ساتھ زندگی گزارنے لگیں‘ عیسیٰ کی اصلاح وتربیت کرنے لگیں‘ چنانچہ عیسیٰؑ نے بہت سی باتیں سیکھ لیں‘ آپ پر بچپن سے ہی کرامات کے آثار اور نبوت کے مظاہر نمایاں ہونے لگے تھے‘ اب وہ اپنے ہمعمر ساتھیوں کو بتانے لگے تھے کہ وہ گھر میں کیا کھاتے ہیں اور لوگوں کو بتادیتے تھے کہ وہ اپنے گھروں میں کیا کیا ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں‘ عیسیٰؑ پر ذکاوت اور نجابت کے آثار ظاہر ہونے لگے‘ خود ان کے معلمین اس کی شہادت دیتے‘ عیسیٰؑ کے ذہن سے کوئی چھوٹی بڑی بات غائب نہ ہوتی‘ عیسیٰؑ انہی حالات میں مصر میں بارہ سال رہے‘ یہاں تک کہ ہیردوس کی بادشاہت اختتام پذیر ہوگئی‘ پس مریمؑ واپس فلسطین آگئیں جہاں ماں اپنے بیٹے کے ساتھ ’’الخلیل‘‘ کے قریب شہر ’’الناصرہ‘‘ میں رہنے لگے۔ جب عیسیٰؑ کی عمر تیس سال کی ہوئی تو روح الامین حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور ان تک پیغامِ ربانی پہنچایا‘ پھر عیسیٰؑ کو ایسی کتاب دی جو وہ منجانب اللہ لے کر آئے تھے اور جو سابقہ کتاب ’’تورات‘‘ کی تصدیق وتائید کرنے والی تھی‘ چنانچہ عیسیٰؑ نے لوگوں کو محبت وامن کی دعوت دینا شروع کردی‘ آپ لوگوں کو اپنی اتباع کی دعوت دیتے‘ آپ نے ان یہودیوں کی اصلاح کی اپنے اوپر ذمہ داری لے لی جو راہِ راست سے بھٹک چکے تھے۔ اور درست راستہ سے پھر چکے تھے‘ جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات میں تحریف کردی تھی‘ اور مال ودولت کو سمیٹنا ہی اپنی زندگیوں کا مقصد بنالیا تھا‘ وہ لوگوں سے مال ہتھیانے کے لئے عبادت خانہ کو ناجائز استعمال کررہے تھے‘ خواہ لوگ کچھ دے سکتے ہوں یا نہ دے سکتے ہوں‘ مالدار ہوں یا نادار ہوں‘ بس وہ لوگوں کے احوال کی پرواہ کئے بغیر اپنی تجوریاں بھر رہے تھے۔ لوگوں کو دین کا لالچ دے کر اموال دینے پر ابھارتے تھے۔

بعضے تو وہ تھے جو بالکل ہی منکرِ دین بن چکے تھے‘ روزِ قیامت اور یوم حساب کے منکر ہوچکے تھے‘ اور بعض وہ تھے جو دنیا کی لذات پر مرتے تھے۔ لوگوں کو بھی دنیاوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہشات کی ترغیب دیتے تھے اور انہیں دھوکہ وفریب دے کر ان سے ان کے مال ہتھیاتے تھے۔

عیسیٰؑ قریہ قریہ اور شہر شہر گشت کرتے، لوگوں کو دعوت دیتے، بیماروں کو بحکمِ خداوندی شفایاب کرتے، یوں عیسیٰؑ نے لوگوں کے دلوں میں گھر کرلیا، اور اپنی فطانت و ذکاوت اور حلم و بردباری کی بدولت لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کرنے لگے، اور خدا تعالیٰ کے عطا کردہ معجزات اس کے علاوہ تھے، آپ بیماروں کو اللہ کے حکم سے ٹھیک کردیتے اور اللہ عزّ وجل کے حکم سے مٹی میں پھونکتے تو وہ اسی وقت پرندہ کی شکل اختیار کرلیتی۔ آپ کی دعوت پر بہت سے لوگوں نے لبیک کہی۔

عیسیٰؑ کاہنوں کے پاس بھی گئے، ان کو بھی دعوت دی، اور عام لوگوں کے لئے بھی ایک ایسا دن مقرر کیا جس میں سب لوگ بیت المقدس میں جمع ہوں، چنانچہ اس دن آپؑ نے ان تمام لوگوں کے سامنے اپنی دعوت پیش کی جو مختلف بستیوں اور مختلف شہروں سے آئے ہوئے تھے۔ اس دعوت کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے لوگ مشرف بہ ایمان ہوئے اور انہوں نے دل و جان سے ان کی دعوت کو قبول کیا، اس طرح عیسیٰؑ کی تائید کرنے والوں اور نصرت کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی، جس نے کاہنوں اور نجومیوں کو آگ بگولہ کردیا اور ان کے دلوں میں شرارت کے شرارہ کو بھڑکا دیا، چنانچہ وہ عیسیٰؑ کے خلاف طرح طرح کی تدبیریں اور منصوبہ بندیاں کرنے لگے، لیکن اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے اپنے پیغمبر کی شریروں کے شر سے حفاظت فرمایا کرتے ہیں اور دشمن خواہ کیسا ہی مکر وفریب اور چال بازیاں کرتا رہے اللہ تعالیٰ اپنی خاص نصرت سے ان پیغمبروں کی تائید کرتے ہیں۔

﴿وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ﴾

''اللہ تعالیٰ بہترین تدبیر کرنے والے ہیں''۔

دریں اثناء مریمؑ جو بہت زیادہ شب بیدار اور روزہ دار تھیں، اس نبی کے نقشِ قدم چلتی رہیں، عیسیٰؑ جب بھی لوگوں کو دعوت دیتے مریمؑ ان کی حوصلہ افزائی فرماتیں، اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب بھی قومِ عیسیٰ کا بغض وعناد عیسیٰ کے خلاف بڑھتا اور وہ ان کے خلاف ریشہ دوانیاں کرتے تو مریم انکی غمخواری کرتیں' اوران سے ہمدردی کرتیں۔

مریم وہی ماں ہے جس کی ان کی والدہ (حِنّہ) نے نذر مانی تھی کہ وہ ان کو بیت المقدس کی خدمت کیلیۓ وقف کردیں گی جس کے ارد گرد کی جگہ کو اللہ تعالیٰ نے بابرکت بنایا ہے۔ جب ان کاہنوں نے رومی حاکم کے کان بھرے کہ عیسیٰ ان کی حکومت کے خلاف مصروفِ عمل ہے تو معاملہ اپنی انتہاء کو پہنچ گیا مگر جب حاکم نے ان سے کہا: مجھے تو عیسیٰ کی دعوت میں بظاہر ایسی ویسی کوئی بات قابلِ ملامت نظر نہیں آتی۔ تو انہوں نے جواب دیا: اگر ان کی دعوت کے اثرات آپ تک پہنچ گئے تو یہ امر آپ کی بادشاہت اور آپ کے ملک کے لئے بہت نقصان دہ ہوگا' عیسیٰ کی دعوت ''قیصر'' کی مملکت کے زوال کا باعث ہے اور لوگوں کی نظروں میں ''قیصر'' کے مقام ومرتبہ کے نقصان کا سبب ہے۔ بیت المقدس میں سب لوگ اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے جمع ہوگئے کہ کس طرح اس خطرناک صورتحال سے نجات حاصل کیا سکتی ہے؟ چنانچہ انہوں نے اس سے خلاصی حاصل کرنے کے لئے عیسیٰ کو سولی دے کر قتل کرنے کی سازش تیار کی' ادھر عیسیٰ کو ان کے منصوبہ کا علم ہوگیا' تو کبھی آپ ظاہر ہوتے اور کبھی ان سے بچنے کے لئے روپوش ہوجاتے۔ دوسری جانب مریم کا حال یہ تھا کہ وہ اپنے بیٹے کے انجام کے پیشِ نظر خوف سے اپنے دل کو تھامے ہوئی تھیں' لیکن انہیں مکمل یقین تھا کہ اللہ کے فضل وکرم سے عیسیٰ اپنے دشمنوں پر ضرور غالب آئیں گے۔ بیت المقدس کے قریب کسی باغ میں عیسیٰ اور ان کے حواری ٹھہر گئے جن میں ان کے پیروکار اور تلامیذ تھے جو ان پر ایمان لائے تھے۔ وہ سب یہی خیال کررہے تھے کہ وہ ان دشمنوں سے بچ نکلے ہیں۔ لیکن رومی حاکم اور اس کے جاسوسوں کو عیسیٰ اور ان کے پیروکاروں کی جگہ کا پتہ چل چکا تھا۔ جب عیسیٰ کے حواریوں کو اس بات کا احساس ہوا کہ دشمن کو اس باغ کا پتہ چل گیا ہے تو وہ اپنے صاحب کو چھوڑ کر چلے گئے اور سب اپنے لئے کوئی پناہ گاہ ڈھونڈنے لگے' سب نے عیسیٰ کو تنِ تنہا چھوڑ دیا۔ لیکن کیا قوی وعزیز ذات (اللہ تعالیٰ) اپنے پیغمبر کو اکیلا چھوڑ سکتی ہے کہ وہ اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمنوں کی سازشوں کا نشانہ بنے؟ نہیں، عیسیٰ اس دن بھی اکیلے نہ تھے' اللہ نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ضرور ان کو دشمنوں کی سازشوں اور چال بازیوں سے نجات دلائے گا' اس ہولناک لمحہ میں اللہ تعالیٰ کی مشیت اس بات کی مقتضی ہوئی کہ عیسیٰ کو ان کینہ پروروں اور سازشی لوگوں کے چنگل سے چھڑائے۔ اللہ تعالیٰ کی دستگیری ہوئی' اللہ تعالیٰ نے ان کو ناظرین کی نظروں سے اوجھل کر دیا اور ان ہی میں سے کسی کو عیسیٰ کے مشابہ (ہم شکل) بنا دیا' لوگوں نے سمجھا کہ یہی عیسیٰ ہیں چنانچہ وہ اس پر ٹوٹ پڑے اور انہوں نے اس کو اس حال میں گرفتار کیا کہ وہ آدمی دہشت کا مارا ہوا تھا' خوف و ہراس نے اس کی زبان بند کر رکھی تھی' پس وہ اپنا دفاع نہ کر سکا' اس نے خود کو خوف کے مارے ان کے حوالہ کر دیا' لوگوں کی چیخ و پکار اور ان کے شور و غل میں اس کی آواز دب کر رہ گئی' اور یہ شخص ان لوگوں میں سے تھا جو عیسیٰ کے خلاف بہت زیادہ سکیمیں بنایا کرتا تھا' رہے عیسیٰ تو ان کے بارے میں فرمایا گیا:

﴿وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾ (النساء:۱۵۷)

''حالانکہ انہوں نے نہ ان کو قتل کیا اور نہ ان کو سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا''۔

عیسیٰ بلند مقام یعنی آسمان کی طرف اٹھا لئے گئے' اور آپ کا ہم شکل شخص سولی پر چڑھا دیا گیا' جب اس آدمی کو سولی دے دی گئی تو مریم آئیں۔ ان کی آنکھیں پرنم اور دل پرغم تھا' وہ سمجھ رہی تھیں کہ جس آدمی کو سولی پر چڑھایا گیا ہے وہ ان کا بیٹا عیسیٰ ہی ہے' ان کی ایک صاحبہ ان کو تسلی دے رہی تھیں' اور غم غلط کرنے کی کوشش کر رہی تھیں' یہ صاحبہ اصل میں ان مریضوں میں سے ایک تھیں جن کے حق میں عیسیٰ نے دعا فرمائی تھی تو اللہ نے اس کو مرض سے نجات دی تھی اور اس کو شفا بخشی تھی' مریم اس رنج و غم کی حالت میں تھیں کہ عیسیٰ کے دو تلمیذ آئے یعنی شمعون الصفا اور یحییٰ' اور انہوں نے مریم کو بتایا: عیسیٰ نے رفع آسمانی سے قبل ہمیں آپ کی خدمت گزاری کا حکم دیا تھا نیز اس بات کا حکم دیا تھا کہ ہم ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دعوتی مشن کو مسلسل جاری رکھیں: مریم ان سے کہنے لگیں: اللہ تعالیٰ خیر و محبت کی راہ میں تمہاری کوششوں میں برکت عطا فرمائے' بعد ازاں مریم ہر ضرورتمند کی مددگار بن گئیں اور انہوں نے اپنے اندر حوصلہ مندی اور وسعتِ ظرفی پیدا کرلی' اور شمعون اور یحییٰ کے ہمراہ دعوتِ عیسوی کی تجدید کے لئے لوگوں میں اس کی نشر و اشاعت کے لئے چل پڑیں' چنانچہ ان کی تبلیغ اور دعوت کے نتیجہ میں بعض لوگ تو راہِ راست پر آئے اور عیسیٰ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو گئے اور بعض اپنی ضلالت اور کفر پر مُصر رہے' یوں دن گزرتے رہے' مریم اپنے قیام و صیام میں مشغول رہیں' اور ان کا رزقِ کثیر اللہ کی جانب سے آتا رہا' پھر اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کے رفع آسمانی کے چھ سال بعد اپنی پاک امانت کو واپس لے لیا' مریم فرشتوں کے عظیم قافلہ کے ہمراہ خیر و محبت کے ساتھ چلی گئیں' اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ ان کا ذکر خیر تا ابد قائم رہے' خود قرآن نے ان کی طہارت اور شرف و عزت کو بیان کیا' مریم عبادت گزار عورتوں میں سے ایک بہترین خاتون تھیں' مریم کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ رہے گا' نیز ان کا نام طہارت' نزاہت' نیکی اور عفت و عزت میں ایک علامت کے طور پر باقی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

﴿ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴾ (مریم: ۱۲)

''اور عمران کی بیٹی مریم (علیہا السلام) کا حال بیان کرتا ہے جنہوں نے اپنے ناموس کو محفوظ رکھا سو ہم نے ان کے چاکِ گریبان میں اپنی روح پھونک دی اور انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغاموں کی (جو ان کو ملائکہ کے ذریعہ پہنچے تھے) اور اس کی کتابوں کی تصدیق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اور وہ اطاعت والوں میں سے تھیں''۔

مریم کی طہارت و شرافت کو سلام' صادقہ اور صدیقہ کو سلام' نیز سلام ہو اول عبادت گزار اور اطاعت گزار خاتون کو' سلام ہو جہاں بھر کی معزز ترین مستورہ کو' عمران کی بیٹی مریم کو سلام' نیز ان کے نیک بیٹے عیسیٰ کو سلام ہو جس روز وہ پیدا ہوئے اور جس روز وہ وفات پائیں گے اور جس روز وہ دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سارہ علیہا السلام

جن کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:

﴿ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴾ (هود: ٧٢)

''کہنے لگیں ہائے خاک پڑے اب میں بچہ جنوں گی بڑھیا ہو کر اور یہ میرے میاں (بیٹھے) ہیں بالکل بوڑھے' واقعی یہ بھی عجیب بات ہے''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سارہ علیہا السلام

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے:

﴿وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ۝ فَلَمَّا رَآ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ؕ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ﴾ (ھود: ۶۹۔۷۳)

''اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے (بشکل بشر) ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس بشارت لے کر آئے اور (آنے کے وقت) انہوں نے سلام کیا ابراہیم (علیہ السلام) نے بھی سلام کیا' پھر دیر نہیں لگائی کہ ایک تلا ہوا بچھڑا لائے' سو جب ابراہیم (علیہ السلام) نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس کھانے تک نہیں بڑھتے تو ان سے متوحش ہوئے اور ان سے دل میں خوف زدہ ہوئے' وہ فرشتے کہنے لگے ڈرومت ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں' اور ابراہیم (علیہ السلام) کی بی بی (حضرت سارہ کہیں) کھڑی (سن) رہی تھیں' پس ہنسیں سو ہم نے ان کو (مکرر) بشارت دی اسحٰق (کے پیدا ہونے) کی اور اسحٰق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پیچھے یعقوبؑ کی' کہنے لگیں ہائے خاک پڑے' اب میں بچہ جنوں گی بڑھیا ہوکر' اور میرے میاں (بیٹھے) ہیں بالکل بوڑھے' واقعی یہ عجیب بات ہے' فرشتوں نے کہا کہ کیا تم خدا کے کاموں میں تعجب کرتی ہو (اور خصوصاً) اس خاندان کے لوگو! تم پر اللہ کی (خاص) رحمت اور اس کی (انواع قسم کی) برکتیں (نازل ہوتی رہتی) ہیں' بے شک وہ (اللہ تعالیٰ) تعریف کے لائق (اور) بڑی شان والا ہے''۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے عراق کے اس سرکش اور متکبر بادشاہ کے ساتھ دوراندیشی والا معاملہ اختیار کیا' جو اپنے لئے ربوبیت کا دعویدار تھا' ابراہیمؑ نے اس جاہل اور احمق بادشاہ کی دلیل کو رد کردیا' اس دور میں بابل کا حکمران نمرود بن کنعان بن کوش بن سام بن نوح تھا[1]۔ مؤرخین نے نمرود کو ان دو کافروں میں سے ایک شمار کیا ہے جنہوں نے دنیا پر حکومت کی' دنیا پر حکمرانی کرنے والے دو کافر نمرود اور بخت نصر ہیں' جبکہ دو مومنوں نے بھی دنیا پر حکومت کی ہے یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام اور دوسرے ذوالقرنین' کہا جاتا ہے کہ نمرود نے بابل پر چار سو سال حکمرانی کی ہے' اس کا دور ظلم و بغاوت اور سرکشی سے بھرپور تھا' نمرود بڑا سرکش اور متکبر انسان تھا' دنیا کی زندگی اور اس کی رونق کو ایمان باللہ پر ترجیح دیتا تھا۔ جو شخص اس کو رشد و ہدایت کی راہ دکھاتا اور راہ حق کی رہنمائی کرتا تو اس پر برافروختہ ہوجاتا۔ یہ سنت اللہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کی رہنمائی کے لئے ایسے شخص کو مبعوث فرمایا کرتے ہیں جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے' ان کے سامنے راہ ہدایت کو واضح کرے اور ان کو نیک اعمال اور بہترین عبادت کا راستہ دکھائے اور ان کو شیطان کی گمراہی اور اس کی چالوں سے دور رکھے۔

چنانچہ حضرت ابراہیمؑ اس متکبر بادشاہ کے لئے داعی اور ہادی بن کر آئے' اور اس کو وحدہ

---

(۱) قصص الانبیاء لابن کثیر ص ۲۰۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الا شریک ذات کی عبادت کی طرف دعوت دی' مگر اس سرکش بادشاہ کی ضلالت اور جہالت نے اسے ابراہیمؑ کی تعلیمات کی تکذیب اور تردید پر برانگیختہ کیا۔ چنانچہ وہ ربوبیت کا دعویٰ کرتے ہوئے ابراہیمؑ کے ساتھ لچر اور کمزور دلیلوں سے بحث و مباحثہ کرنے لگا' ابراہیمؑ جب دعوتِ توحید کے مقصد سے اس کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا:

﴿ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ﴾ (البقرة:۲۵۸)

''میرا پروردگار ایسا ہے کہ وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے''۔

نمرود نے جواب دیا: میں بھی زندگی اور موت دے سکتا ہوں' اس نے اپنی بات کو محدود فکر کے ساتھ بیان کیا' اس نے تنگ پیمانے کو اختیار کرتے ہوئے کہا: یہ کام تو ہم بھی کر سکتے ہیں' چنانچہ اس نے ایسے دو آدمیوں کو حاضر کرنے کا حکم دیا جن کے خلاف سزائے موت کا فیصلہ ہو چکا تھا' جب وہ حاضر ہوئے تو ان میں سے ایک کو قتل کرنے کا اور دوسرے کو معاف کرنے کا حکم صادر کرتے ہوئے کہنے لگا دیکھ لو! میں نے بھی ایک کو زندگی دیدی اور دوسرے کو موت کا شکار کر دیا' اب ابراہیمؑ کے لئے ضروری تھا کہ اس مجادل کو مسکت اور مسقط جواب دیتے' چنانچہ ابراہیمؑ نے بڑے اطمینان کے ساتھ فرمایا:

﴿ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ ﴾ (البقرة:۲۵۸)

''اللہ تعالیٰ آفتاب کو (روز کے روز) مشرق سے نکالتا ہے تو (ایک ہی دن) مغرب سے نکال دے''۔

اس پر نمرود متحیر ہو کر رہ گیا' ساکت اور خاموش ہو گیا۔

﴿ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴾ (البقرة:۲۵۸)

''اس پر متحیر رہ گیا وہ کافر (اور کچھ جواب نہ بن آیا) اور اللہ تعالیٰ (کی عادت ہے کہ) ایسے بے جا راہ پر چلنے والوں کو ہدایت نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے"۔

نمرود بادشاہ اپنے دل میں ابراہیمؑ کے خلاف بغض رکھنے لگا' لیکن ابراہیمؑ ہجرت الی اللہ کا تہیا کر چکے تھے' وہ چاہتے تھے کہ اس باغی جماعت سے کہیں دور نکل جائیں' چنانچہ ابراہیمؑ نے حسب استطاعت کچھ سامان ساتھ لیا' آپ کے ہمراہ آپ کی زوجہ حضرت سارۃ بھی تھیں جو سب سے پہلے ابراہیمؑ کی دعوتِ مبارکہ پر ایمان لے آئیں تھیں' نیز آپ کے بھتیجے حضرت لوطؑ بھی آپ کے مصاحب ہوئے' حضرت لوطؑ بھی آپ پر ایمان لائے تھے' ابراہیمؑ فرمانے لگے:

﴿اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾ (العنكبوت: ٢٦)

"میں اپنے پروردگار کی (بتلائی ہوئی جگہ کی) طرف ہجرت کر جاؤں گا"۔

ایمانی قافلہ روانہ ہوا' اور عراق و فلسطین کے درمیان ایک علاقہ "حران" پہنچے پھر فلسطین کی طرف سفر کو مکمل کیا' اس امید پر کہ شاید انہیں وہاں معاش اور روزگار کی سہولت میسر آ سکے۔ ابراہیمؑ ابھی فلسطین کی سرزمین پر اترے ہی تھے کہ دیکھا یہاں ہر طرف قحط سالی' خشک سالی اور گراں بازاری پھیلی ہوئی ہے' لوگوں کی معاشی زندگی ٹھپ ہو چکی ہے اور وہ زبوں حالی کا شکار ہیں' چنانچہ ابراہیمؑ نے اپنے بھتیجے لوطؑ اور اپنی بیوی سارۃ کے ساتھ رختِ سفر باندھا اور زمین مصر پہنچے' جہاں ایک متکبر بادشاہ حکومت کرتا تھا جس نے ظلم کا بازار گرم کر رکھا تھا' ان دنوں ہکسوس نے مصر پر غارتگری مچا رکھی تھی' حضرت سارۃ حسن و جمال کی پیکر تھیں' اللہ تعالیٰ نے انہیں ظاہری حسن و جمال کے ساتھ باطنی حسن و جمال یعنی ایمان کی دولت سے بھی سرفراز کر رکھا تھا' دیکھنے والا اول مرحلہ ہی متعجب ہو کر رہ جاتا' بہرکیف! جب بادشاہ کے کسی حاشیہ نشین نے حضرت سارۃ کو حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ دیکھا تو وہ اپنے بادشاہ کے پاس گیا اور محض اس کا تقرب حاصل کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے سارہ کے حسن و جمال کے متعلق خبر دی' اس شخص نے حضرت سارہ کا جو حسن و جمال دیکھا تھا اس کو بادشاہ کے سامنے خوب اچھے طریقہ سے بیان کیا' اس نے بادشاہ کے دل میں سارہ کو قبضہ میں لانے کے لئے رغبت اور محبت پیدا کر دی' چنانچہ بادشاہ نے اس آدمی کا کہا مانا اور دل میں ٹھان لی کہ وہ اس مقصد کو ضرور پورا کرے گا جس کو اس شخص نے خوشنما بنا کر پیش کیا تھا' بادشاہ نے ابراہیمؑ کو اپنے پاس بلانے کے لئے کسی کو بھیج دیا' تا کہ وہ کسی اہم معاملہ میں ان سے بات چیت کر سکیں۔ ابراہیمؑ اس کے اصل مقصد کو بھانپ چکے تھے چنانچہ جب ابراہیمؑ آئے تو بادشاہ نے گفتگو کا آغاز ہی اس بات سے کیا کہ تمہاری اس لڑکی سے کیا تعلق داری ہے؟ تمہارا آپس میں کیا رشتہ ہے؟ ابرہیمؑ کو اس کی اصل نیت اور پوشیدہ مقصد کا علم تھا اور انہیں اپنی جان کا بھی اندیشہ ہوا کہ اگر انہوں نے اس کو یہ بتایا کہ سارہ اس کی بیوی ہے تو کہیں وہ ان کو تکلیف نہ پہنچادے یا کوئی سزا وغیرہ نہ دے دے' اس لئے ابراہیمؑ نے بادشاہ کو جواب دیا: یہ میری بہن ہے' اس وقت بادشاہ کو معلوم ہوا کہ سارہ شادی شدہ نہیں ہے' بادشاہ نے اپنے خدام اور پہرہ داران کو یہ کہتے ہوئے اشارہ کیا: سارہ کو میرے محل میں حاضر کرو' اور اس کے لئے خاص کمرہ بناؤ۔ ابراہیمؑ جلدی سے سارہ کے پاس واپس لوٹے اور انہیں اس ساری بات سے باخبر کیا جو ان کی بادشاہ کے ساتھ ہوئی تھی۔ ابراہیمؑ نے کہا: بادشاہ نے مجھ سے تمہارے بارے پوچھا تھا' میں نے کہہ دیا کہ تم میری بہن ہو' کیوں کہ ہمارے سوا آج کوئی مسلمان نہیں ہے اور تم میری (اسلامی) بہن ہو' لہذا اس کے سامنے مجھے جھوٹا نہ بنا دینا۔ بادشاہ کے محافظوں نے سارہ کو پکڑا اور اسے شاہی محل میں لے آئے' جب بادشاہ حضرت سارہ کے پاس آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ کو شل کر دیا' وہ ہاتھ کسی طرح کی بھی کوئی حرکت نہ کر سکا' بادشاہ نے حضرت سارہ سے کہا: اے سارہ! تم اللہ سے دعا کرو کہ وہ میرے ہاتھ کو ٹھیک کر دے' میں اب تمہیں برے ارادہ سے ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔

سارہ نے اس کے لئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ کو ٹھیک کر دیا' شل پن دور ہو گیا' مگر بادشاہ نے اس مصیبت سے نصیحت حاصل نہیں کی' وہ دوبارہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ حضرت سارۃ کی طرف بڑھانے لگا تو وہ دوبارہ شل ہوگیا' اس نے پھر سارۃ سے التجا کی اور کہا: اے سارۃ! اللہ سے دعا کردو کہ وہ مجھے ٹھیک کردے' میں تجھے برے رادہ سے مس نہیں کروں گا' حضرت سارۃ نے دوبارہ دعا کردی' اللہ تعالیٰ نے اس کا ہاتھ پھر ٹھیک کردیا اور اس کو شفا دیدی۔

لیکن وہ باز نہ آیا اس نے دوبارہ کوشش کی مگر اس بار پھر اس کا ہاتھ بے حس و حرکت ہوگیا' پھر وہ چیخنے لگا' بڑی تاکید کے ساتھ کہنے لگا کہ اسے اب آخری موقع دیا جائے' وہ اس کے بعد ہرگز اس کو ہاتھ نہیں لگائے گا۔ بس آخری بار میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کردو' چنانچہ سارۃ نے اپنے رب سے پھر دعا کردی' اللہ نے اس کو پھر شفا عطا فرمادی' اس وقت بادشاہ نے اپنے محافظوں سے چلاتے ہوئے کہا: آؤ' اور اس کو پکڑو' اور اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو' جس وقت بادشاہ کا وہ محافظ جو حضرت سارۃ کو لایا تھا' اب کی مرتبہ آیا تو بادشاہ نے اس کو کہا: ''تو میرے پاس کسی جن کو لے آیا ہے' کسی انسان کو نہیں لایا' جاؤ اس کو میرے ملک سے نکال دو''۔ تب بادشاہ کو بھی پتہ چلا کہ سارۃ ابراہیمؑ کی زوجہ ہیں' اور اس نے ضروری سمجھا کہ وہ حضرت سارۃ کی راہ میں حائل نہ ہو اور اس کو رہا کردے اور آئندہ کبھی بھی اسے برے ارادہ سے مس بھی نہ کرے' چنانچہ اس نے سارۃ کو رہا کردیا' اور ایک خوبصورت لڑکی جن کا نام ہاجرہ تھا' انہیں ہبہ میں دی' اور حضرت سارۃ کو ان کے شوہر کے حوالہ کردیا' یہ واقعہ دراصل ابرہیم کا ایک سخت امتحان تھا جو رزق و معاش کی تلاش میں اپنے ملک سے نکلے تھے' راستہ میں ایک ایسے شخص سے واسطہ پڑا جو ان سے ان کی زوجہ کو لینا چاہتا تھا اور زوجین کے درمیان جدائیگی کا ارادہ رکھتا تھا' لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے بردبار بندہ ''ابراہیمؑ'' کی امداد فرمائی' اور ان کی جان' مال اور اہل کی حفاظت فرمائی۔

ابراہیمؑ مصر میں طویل عرصہ تک قیام پذیر رہے' یہاں ان کا مال بھی بڑھا' اور آپ معاش کے لئے محنت اور خوب جدو جہد کے سبب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں زندگی گزارنے لگے' ابراہیمؑ کی زندگی اگرچہ پرلطف ہوگئی تھی مگر حاسدوں کے حسد اور ظالموں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ایذا رسانی سے خالی نہ تھی' ابراہیمؑ کو محسوس ہوا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی وجہ سے ان سے حسد کرتے ہیں' ابراہیمؑ نے اس پر اپنے رب کا شکر ادا کیا اور حمد و ثنا بھی بیان کی کہ اللہ نے ان کی دعا کو قبول فرمایا اور اس جابر و ظالم بادشاہ کے قبضہ سے سارہؑ کو نجات دلائی' ابراہیمؑ نے اس وقت اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کے اہل کی حفاظت فرمائے اور اس شخص کے عذاب کو ان سے دور فرما دے جس نے سارہؑ سے برا ارادہ کیا ہے۔ سارہؑ نے بھی اپنے رب کی حمد و تعریف بیان کی' اس کی نعمتوں کا شکر ادا کیا' جب ان کو وہ لمحہ یاد آیا جب خدا کے دشمن نے ان کی طرف برے خیال سے ہاتھ بڑھانا چاہا تھا تو کھڑی ہوئیں اور وضو کر کے نماز پڑھی' اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی' گویا وہ اس آیت کریمہ پر عمل پیرا ہو گئی تھیں۔

﴿وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ﴾

''یعنی صبر اور نماز کے ذریعہ مدد طلب کرو''۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت سارہؑ کی دشمن سے حفاظت فرمائی اور اپنے بندہ کے لئے ان کو محفوظ رکھا' یعنی اپنے پیغمبر ابرہیم کے لئے' جو حبیب اللہ بھی ہیں اور خلیل اللہ بھی' یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کی زوجہ کو یوں ہی بے یار و مددگار چھوڑ دے کہ جو چاہے اس کے ساتھ کھیلے؟ ایسا نہیں ہو سکتا۔ ابراہیمؑ کو بھی اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم یاد آیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے کس طرح ابراہیمؑ کے لئے وہ حالت منکشف کر دی جب ان کی بیوی سارہؑ اس جابر اور کافر بادشاہ کے زیر قبضہ تھیں۔ پھر ابراہیمؑ مسلسل سارہؑ کو دیکھتے رہے' یہاں تک کہ سارہؑ اس ظالم بادشاہ کے قبضہ سے نکل کر ان کے ہاں پہنچیں' جب سارہؑ اس بادشاہ کے پاس تھیں حضرت ابراہیمؑ سارہؑ کو دیکھ رہے تھے' ابراہیمؑ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی زوجہ کو اس ظالم آدمی کے ظلم سے کیسے بچایا اور محفوظ رکھا' اس سے مقصد یہ تھا کہ ان کا دل بھی خوب پاکیزہ ہو' آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں اور اطمینان میں بھی اضافہ ہو[1]۔ حضرت ابراہیمؑ ان سے بہت محبت

(۱) دیکھئے: البدایۃ والنھایۃ (ابراہیم خلیل اللہ کی بادشاہ کی طرف ہجرت کا ذکر)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتے تھے‘ کیوں کہ وہ بہت متقی‘ دیندار‘ صابرہ‘ اور قیام وصیام کی پابند تھیں۔ نیز اس لئے بھی ان سے محبت رکھتے تھے کہ وہ ان کی قربت دار تھیں اور کمالِ حسن و جمال کی مالک تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ حواء کے بعد سے ان کے زمانہ تک کی کوئی عورت ان سے زیادہ جمیل اور حسین نہیں تھی۔ رضی اللہ عنہا۔

فلسطین واپسی:

اللہ کے خلیل حضرت ابراہیمؑ سرزمینِ مقدس کے ارادہ سے بلادِ مصر سے نکلے جہاں اللہ تعالیٰ نے برکتیں رکھی ہیں‘ آپ اپنے ساتھ ایک معتد بہ تعداد میں غلام‘ مال اور چوپائے بھی لے گئے‘ آپ کے ہمراہ مصری ہاجرہ قبطیہ اور لوطؑ بھی تھے‘ ابراہیمؑ نے اپنے بھتیجے کو حکم دیا کہ وہ مال واسباب لے کر سرزمین غور میں قیام کریں‘ جہاں سدوم کا علاقہ تھا جو ان دنوں ان علاقوں کا مرکز تھا جس کے باشندے شریر تھے‘ ان کے دماغوں میں کفر بھرا ہوا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی طرف وحی بھیجی اور انہیں اس بات کی بشارت دی کہ اس ساری سرزمین کے آپ اور آپ کی نسل واولاد مالک ہوگی‘ نیز یہ وحی کی گئی کہ ان کی اولاد بھی زیادہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ ان کو ایک ایسی امتِ مسلمہ بنا دے گا جو ساری زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گی اور اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلے کرے گی۔

ہمارے اسلامی وعربی ممالک کا بہت سارا وقت اس بشارت میں گزرا ہے‘ ابراہیمؑ اور ان کی زوجہ سارہ بلادِ فلسطین میں بیس سال اس طرح رہے کہ ان کے ہاں اولاد نہیں ہوئی‘ ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے نیک اولاد کی دعا کیا کرتے تھے‘ چنانچہ اللہ نے ان کو اولاد کی خوشخبری سنائی۔ (ایک روز) حضرت سارہ ابراہیمؑ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے تو اولاد سے محروم رکھا ہے‘ آپ میری اس خادمہ اور باندی کے پاس جائیں‘ امید ہے اللہ تعالیٰ اس کے بطن سے ہمیں اولاد سے نواز دے“(۱)۔

(۱) قصص الانبیاء لابن کثیر ص ۲۰۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاجرہ امانت دار' فرماں بردار اور کریم الاخلاق تھیں' انہوں نے حضرت ابراہیمؑ اور اپنی بانجھ مالکن حضرت سارۃ کی خدمت میں اپنی جان لڑا دی تھی' ابراہیمؑ نے سارۃ کی رائے سے اتفاق کیا' حضرت ابراہیمؑ حضرت ہاجرہ کی وجہ سے بہت خوش اور مطمئن ہوئے' اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے سرِ نیاز جھکا دیا' حضرت سارۃ ہاجرہ سے ابراہیمؑ کا نکاح کرا دینے کے بعد اپنے دل میں کہنے لگیں: میں ابراہیمؑ کو ایک ایسی عورت کی وجہ سے ہرگز نہیں چھوڑوں گی جو مجھ سے ابراہیمؑ کو لینا چاہتی ہیں' ہاجرہ تو میری باندی اور مخلص وفادار خادمہ ہیں' ابراہیمؑ سے ان کا نکاح مجھے بالکل نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

ابراہیمؑ نے اپنی بیوی سارۃ کی رائے کو قبول کرتے ہوئے ہاجرہ سے نکاح کرلیا' پھر ہاجرہ حاملہ ہوئیں اور ان کے ہاں نیک و صالح اور خوبرو لڑکا پیدا ہوا' یعنی اسماعیل علیہ السلام' ابراہیمؑ کی آنکھوں کی ٹھنڈک' ابراہیمؑ کا جی بہت خوش ہوا حضرت سارۃ بھی ابراہیمؑ کے ساتھ شریک فرحت ہوئیں' سارا نبوی گھرانہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے شکر میں مشغول ہوگیا اور اس واحد ذات کی ثناء و تسبیح میں مصروف ہوگیا جو ذات عظیم القدرت بھی ہے اور اپنے بندوں کو ایسی ایسی نعمتیں عطا فرماتی ہے جن سے ان کی خوشیاں دوبالا اور زندگی پر رونق ہو جاتی ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴾ (الرعد: ۲۴)

''تم صحیح سلامت رہو گے بدولت اس کے تم (دینِ حق پر) مضبوط رہے تھے سو اس جہان میں تمہارا انجام بہت اچھا ہے''۔

البتہ انسان کے حالات یکساں نہیں رہتے' حضرت سارۃ کے دل میں قلق اور اضطراب پیدا ہونے لگا' انسان کا نفس کسی کی ہمدردی اور غمخواری کی طرف راغب نہیں ہوتا' حضرت ہاجرہ کے بیٹے ''اسماعیل'' کے پیدا ہونے پر حضرت سارۃ کی خوشی اثر انداز ہونے لگی اور وہ یہ خیال کر کے دل گرفتہ ہونے لگیں اور غم و حسرت کے آنسو بہانے لگیں کہ ان کے ہاں اس جیسا خوب رو اور پیارا لڑکا کیوں نہیں ہوا' کیا انہوں نے ابراہیمؑ کے ہمراہ ہجرت نہیں کی تھی؟ ظالم کے ظلم کو برداشت نہیں کیا تھا؟ اور کیا وہ اپنے رب کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطاعت گزار اور اپنے شوہر کی جان اور دین کی محافظ نہیں رہی؟ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو ہمیشہ حسرت اور مایوسی کی حالت میں نہیں رکھتے' یقیناً اس کے ہر چیز کے پیدا کرنے میں کوئی نہ کوئی حقیقت اور مصلحت پوشیدہ ہے' ہر چیز کا اللہ کے ہاں ایک وقت مقرر ہے جو ایک لمحہ نہ آگے ہو سکتا ہے اور نہ پیچھے۔

سارہ اب صبر ہی کر سکتی تھیں' اور ان کو اللہ تعالیٰ ہی صبر کی طاقت دے سکتے تھے حضرت سارہ نے اولاد سے محرومی کو اپنی بدنصیبی خیال کیا اور کئی سال گزرنے کے باوجود تنگدل نہ ہوئیں' حضرت سارہ کا جسم نڈھال ہو گیا' چہرے پر جھریاں پڑ گئیں' قوت سماعت اور بینائی کمزور ہو گئی۔ لیکن سارہ کا دل اب بھی اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور اس سے امیدوں سے وابستہ رکھنے میں مضبوط ہے حضرت سارہ اپنے غم وغصہ کے جذبات کو قابو میں رکھنے لگیں' آخر وہ بھی ایک انسان تھیں' اپنے دل کے خیالات کو کیسے روک لیتیں' سارہ نے اپنے جذبات پر قابو پانے کے لئے بھرپور کوشش کی' لیکن آخر کب تک'؟ ابراہیم حسب عادت مسکراتے ہوئے آئے۔ سارہ سے رہا نہ گیا' سارہ نے حضرت ابراہیمؑ سے اپنی خواہش کا اظہار کر دیا کہ ہاجرہ اور اس کے بیٹے اسماعیل کو ان سے دور کر دیں' ہاجرہ اور اس کے بچے کو کہیں دور دراز جگہ لے جائیں' جہاں وہ ان کے متعلق نہ کوئی بات سن پائیں اور نہ دیکھ سکیں۔

حضرت سارہ نے ابراہیمؑ کے سامنے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ ان کے کانوں تک اسماعیل اور اس کی اماں کی آواز تک نہ پہنچے' اور اس کی آنکھیں ان کو نہ دیکھ پائیں' اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ وہ اپنے شوہر سے محبت رکھتی تھی اور انہیں اپنے لئے مخصوص رکھنا چاہتی تھی' آخر وہ بھی ایک انسان تھی' بشری تقاضوں کی بناء پر مغلوب تھیں' کیا ہاجرہ تمہاری باندی اور پیاری خادمہ نہیں ہیں؟ (ابراہیمؑ نے پوچھا)' ہاں' کیوں نہیں' وہ یقیناً میری محبوب خادمہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو سارہ کے متعلق کچھ اور ہی منظور تھا' ابراہیمؑ نے سارہ کی اس خواہش کو مان لیا' کیونکہ وحی الٰہی کے ذریعہ انہیں حکم ہو گیا تھا کہ وہ اس بات کو بے چون وچرا تسلیم کر لیں۔ چنانچہ ابراہیمؑ سواری پر سوار ہوئے' اپنے ساتھ ہاجرہ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے بیٹے اسماعیل کو لیا' اور کسی دور دراز جگہ کی طرف چل پڑے' اللہ تعالیٰ ان کی نگہبانی اور حفاظت فرماتے رہے' اور سفر کے دوران نصرتِ خداوندی ان کی رفیق رہی' یہ سفر ابراہیمؑ کے لئے بڑا مشقت آمیز اور شیرخوار بچہ اور اس کی ماں کے لئے بڑا کٹھن تھا' حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو جو منظور ہوتا ہے اللہ تعالیٰ وہی کرتے ہیں۔ ایک طویل سفر طے کرنے کے بعد حضرت ابراہیمؑ ایسی جگہ ٹھہر گئے جہاں ٹھہرنے کا ان کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا' یعنی بیت اللہ شریف کے پاس' وہ جگہ ایسی تھی کہ وہاں پانی بھی کمیاب تھا اور ویران اور بے آباد تھی' ابراہیمؑ نے اس جگہ اسماعیل اور ان کی اماں کو ٹھہرایا' ان کے پاس سوائے توشہ دان کے جس میں کھانے کی چیزیں تھیں اور مشک کے جس میں تھوڑا سا پانی تھا جو اس بچہ کے لئے ہی کافی ہوسکتا تھا اور کچھ نہیں تھا' اب وہ بچہ اس تکلیف دہ ماحول میں رہے گا' وہاں ان کو ٹھہرا کر خود دور دراز مقام کی طرف جانے لگے' ابراہیمؑ نے پہلے سے ہی یہ پروگرام طے کر رکھا تھا کہ اسماعیل اور اس کی اماں کو اس ریگستان میں چھوڑ کر واپس فلسطین سارہ کے پاس آ جائیں گے۔

جب ابراہیمؑ نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو ہاجرہ فوراً ان سے پوچھنے لگیں: کہاں چل دیئے! ابراہیمؑ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہاجرہ نے مکرر سوال کیا' اور ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگیں' بلکہ ان کے کپڑوں کو پکڑا اور سواری کو روکنے کی بھی کوشش کی' اے ابراہیمؑ! کہاں کو جا رہے ہیں؟ اور اس وحشتناک مقام پر ہمیں کس کے پاس چھوڑے جا رہے ہیں؟ لیکن ہاجرہ نے ان سے کوئی ایسا جواب نہیں سنا جس سے ان کا دل مطمئن ہو' اور اضطراب دور ہو' اصل میں ہاجرہ کو یہ فکر کھائے جا رہی تھی کہ ان کا بیٹا اس جنگل میں بھوکا کیسے رہے گا؟ پانی کے بغیر اس جنگل و بیابان میں زندہ کیسے رہے گا؟ یہ تو پیاس کی شدت سے جان کھو بیٹھے گا' پھر اس ویران اور وحشتناک جگہ میں نہ زندگی کے کوئی آثار نظر آتے ہیں اور نہ ہی امن وامان کی کوئی سبیل' اس لئے ہاجرہؑ ابراہیمؑ سے رحم کی درخواست کرنے لگیں اور خوب کوشش کرنے لگیں کہ کسی طرح وہ ان کو سفر کے عزم سے روک دیں' لیکن بایں ہمہ وہ ناکام رہیں' ایک ہی صورت سامنے آئی کہ ہوسکتا ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیمؑ کو اس کا حکم دیا گیا ہو' جس میں خود ان کا کوئی اختیار نہ ہو' اللہ کا حکم اور اس کا ارادہ ہر چیز پر غالب آیا کرتا ہے' اب ہاجرہ ان سے ایسا سوال کرنے کے لئے متوجہ ہوئیں جس سے ان کے شوہر کا اللہ پر کامل ایمان ظاہر ہوتا تھا' ہاجرہ مصریہ نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ انہوں نے فوراً جواب دیا: ہاں! چنانچہ ہاجرہ نے مکمل اطمینان کے لہجہ میں کہا: یقیناً اللہ تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں فرمائیں گے،(۱) یہ کہہ کر واپس اس جگہ چلی گئیں جہاں ان کا بیٹا اسماعیل موجود تھا۔

حضرت ابراہیمؑ روانہ ہو گئے' یہاں تک کہ ہاجرہ سے دور نکل گئے' جب چلتے چلتے پہاڑی راستہ پر پہنچے' اور ہاجرہ کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تو اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور اپنے پروردگار سے یوں دعا فرمائی:

﴿ رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ﴾ (ابراھیم: ۳۷)

''اے ہمارے رب میں اپنی اولاد کو آپ کے معظم گھر کے قریب ایک (کفِ دست) میدان میں جو زراعت کے قابل نہیں آباد کرتا ہوں' اے ہمارے رب تاکہ وہ لوگ نماز کا اہتمام رکھیں تو آپ کچھ لوگوں کے قلوب ان کی طرف مائل کر دیجئے اور ان کو (محض اپنی قدرت سے) پھل کھانے کو دیجئے تاکہ یہ لوگ (ان نعمتوں) کا شکر کریں''۔

ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے معزز مہمان:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ الْمُكْرَمِیْنَ ۔ اِذْ دَخَلُوْا

(۱) قصص الانبیاء لابن کثیر ج ۱ ص ۲۲۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ط قَالَ سَلٰمٌ ج قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ۔ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ۔ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ۔ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ط قَالُوْا لَا تَخَفْ ط وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ، فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ۔ قَالُوْا كَذٰلِكِ لا قَالَ رَبُّكِ ط اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ﴿ (الذٰریٰت: ۲۴۔۳۰)

''کیا ابراہیمؑ کے معزز مہمان کی حکایت آپ تک پہنچی ہے، جبکہ وہ (مہمان) ان کے پاس آئے پھر ان کو سلام کیا ابراہیمؑ نے بھی (جواب میں) کہا سلام (اور کہنے لگے کہ) انجان لوگ (معلوم ہوتے) ہیں پھر اپنے گھر کی طرف چلے اور ایک فربہ بچھڑا (تلا ہوا) لائے اور اس کو ان کے پاس (یعنی سامنے لا کر رکھا) کہنے لگے کہ آپ لوگ کھاتے کیوں نہیں، تو ان سے دل میں خوف زدہ ہوئے انہوں نے کہا کہ تم ڈرومت اور ان کو ایک فرزند کی بشارت دی جو بڑا عالم ہوگا، اتنے میں ان کی بی بی بولتی آئیں پھر ماتھے پر ہاتھ مارا اور کہنے لگیں کہ (اول تو) بڑھیا (پھر) بانجھ، فرشتے کہنے لگے کہ تمہارے پروردگار نے ایسا ہی فرمایا ہے، کچھ شک نہیں کہ وہ بڑا حکمت والا بڑا جاننے والا ہے''۔

حضرت سارۃ کے لئے یہ دن بڑا مبارک اور عظیم دن تھا اور یہ دن ایک عظیم معجزہ کے ظہور کا دن تھا، یعنی ایک بڑھیا اور بانجھ کو نیک اور صالح فرزند کی خوشخبری سنائی گئی اور آسمان سے اس بستی کو تہس نہس کر دینے کا حکم دیا گیا جہاں ظالم لوگ آباد تھے، یہ ایک ایسے مبارک دن کا ذکر ہے کہ اس سے پہلے حضرت اسماعیلؑ اور ہاجرۃ کا جو قصہ بیان ہو رہا تھا اور جو صرف حضرت ہاجرۃؓ کے ساتھ مخصوص تھا، حضرت سارۃ کے ساتھ اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص تعلق نہ تھا۔

اس کو ہم یہیں چھوڑ رہے ہیں' اور اب حضرت سارۃ کے لئے ایسے یادگار اور ہمیشہ زندہ رہنے والے لمحات اور ساعات باقی رہیں گے' دریں اثناء کہ حضرت ابراہیمؑ اپنے گھر میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول تھے' ابھی کچھ حصہ سے فارغ ہوئے تھے کہ تین نوجوان آئے' جن کے چہروں سے حسن و جمال' تقویٰ اور خشوع جھلک رہا تھا' انہوں نے آ کر سلام کیا' ابراہیمؑ نے کہا! وعلیکم السلام' پھر تھوڑے دیر کے لئے ان کو دیکھتے رہے اور انہیں خوش آمدید کہا' اور ان کو ان کی شان کے لائق عزت کا مقام دیا' جیسے مہمانوں کو دیا جاتا ہے' وہ تین مہمان اصل میں فرشتے تھے' جبرئیل' میکائل اور اسرافیل (۱)۔

مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے فوراً بعد ابراہیمؑ جلدی سے اپنے گھر گئے اور اپنے باڑے میں داخل ہوئے جہاں' گائے' بیل' بکریاں اور فربہ قسم کے بچھڑے تھے' آپ نے سب سے اچھا بچھڑا لیا اور اسے ذبح کر کے اس کو تیار کیا اور اسے اچھے طریقہ سے تلا کہ کھانے والوں کو پسند آئے' اور اسے مہمان گاہ میں لے آئے' ابراہیمؑ مہمانوں کی اصل شخصیت سے واقف نہ تھے اور نہ اس سے قبل انہوں نے انکو دیکھا تھا۔ ابراہیمؑ نے کھانا سامنے رکھا' اور اپنے مہمانوں کو یہ کہتے ہوئے کھانا تناول کرنے کی دعوت دی کہ یہ کھانا بڑا لذیذ ہے' اسے تلا گیا ہے' ابراہیمؑ نے بڑے ادب کے لہجہ میں کہا: ''اَلَا تَاْكُلُوْنَ'' آپ کھاتے کیوں نہیں ہیں؟'' ایک فرشتہ نے کہا: اے ابراہیمؑ! ہم لوگ بغیر قیمت کے کھانا تناول نہیں کرتے' ابراہیمؑ نے کہا: تمہارا یہ کھانا قیمت والا ہے' ذرومت' آگے بڑھو' آخر آپ کیوں نہیں کھا رہے؟ جبرئیل نے کہا: اے ابراہیمؑ اس کھانے کی قیمت کیا ہے؟ ابراہیمؑ نے کہا: اس کی قیمت یہ ہے کہ تم کھانے کے شروع اللہ کا نام لو اور آخر میں اللہ کی تعریف کرو' جبرئیل نے میکائیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: ہاں! یہ بندہ واقعی اپنے رب کا خلیل بنے کی لیاقت رکھتا ہے (۲)۔

(۱) تفسیر القرآن العظیم لابن کثیرؒ ج ٤ ص ٥١' سورۃ الذاریات۔ (۲) تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ٤٦٧' سورۃ ھود۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیمؑ نے تھوڑے سے انتظار کے بعد دیکھا کہ وہ کھانا نہیں کھا رہے ہیں تو ان سے دل میں خوف زدہ سے ہوئے' سارہ بھی ان مہمانوں کی خدمت گزاری پر مقرر تھیں' انہوں نے بھی دیکھا کہ مہمان کھانا تناول نہیں کر رہے ہیں' سارہ مہمانوں کے سروں پر کھڑی رہیں' اور ابراہیمؑ ان کے سامنے کھانا پیش کرتے ہوئے مگر مہمان کھانے میں کوئی رغبت نہیں دکھا رہے تھے' اور کوئی توجہ نہیں دے رہے تھے۔ کیونکہ وہ تو فرشتے تھے' فرشتوں کو کھانے کی رغبت نہیں ہوا کرتی' تھوڑی دیر کے بعد جبرائیل نے اس تلے ہوئے بچھڑے پر ہاتھ پھیرا تو وہ کھڑا ہوا اور اپنے باڑہ میں اپنی ماں کے پاس جا کر ان کے ساتھ مل گیا'(۱) یہ منظر دیکھ کر ابراہیمؑ کو اپنے مہمانوں سے اور زیادہ خوف سے محسوس ہوا۔

جبرئیل اور ان کے ہمراہ دوسرے فرشتوں نے کہا:

﴿لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ﴾ (ھود: ۷۰)

''یعنی آپ مت ڈریں ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں''۔

ہم رحمٰن کے فرشتے ہیں ہم یہاں صرف قوم لوط کو ہلاک و تباہ کرنے آئے ہیں' قوم لوط اس تباہی سے بالکل بے خبر ہیں جو ان کے ساتھ پیش آنے والی ہے' ہم زمین میں برپا فتنہ و فساد کی جڑ کو ختم کرنے آئے ہیں' ہم عنقریب ان کو تباہ و برباد کر دیں گے' رات ختم ہوتے ہی وہ لوگ خدا کے حکم سے ہلاک کر دیئے جائیں گے' اور ہم ان کے گھروں کو اور گھروں کے مجرم باشندوں کو تہس نہس اور چکنا چور کر دیں گے اللہ کے حکم سے کوئی بھی بچ نکلنے میں کامیاب نہیں ہوگا' اے ابراہیمؑ! یہ ہمارا مشن ہے' آپ مت ڈریئے' اور غمگین نہ ہوں' ہم آپ کے رب کے فرستادہ اور اس کے فرشتے ہیں۔ حضرت سارہؑ قوم لوط کی ہلاکت کا سن کر ہنسیں اور اس پر متعجب ہوئیں کہ قوم لوط اپنی بے خبری میں عذاب خداوندی میں گرفتار ہوگی' جن کا حال یہ ہے کہ وہ روز بروز کفر و بغض میں بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔

---

(۱) حوالہ سابق' ج ۲' ص ۴٦٨' دار المعرفة' بیروت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور لوط ان کو نصیحت کرتے جا رہے ہیں مگر وہ لوگ اپنے نبی کی نصیحت کو نہیں سمجھ رہے ہیں' اور اس برے انجام سے بھی نہیں ڈر رہے ہیں جو فساد اور برائی کے سبب پیدا ہوتا ہے' بس شیطان نے جن چیزوں کو ان کے لئے خوشنما بنا دیتا ہے' اسی کے مرتکب ہو رہے ہیں' اور بیویوں کو چھوڑ کر لڑکوں کے پاس برائی کے لئے جاتے ہیں اور انہیں احترام انسانیت کی کوئی پرواہ نہیں ہے' انسانی مشرف کو دغدار کر رہے ہیں۔ بہر کیف! حضرت سارۃ جب قوم لوط کی بے خبری میں ہلاکت کی خبر سن کر ہنسیں تو فرشتوں نے ان کو ایک عظیم بشارت سنائی' یعنی فرشتوں نے ان کو ایک پاکیزہ اور خوبصورت لڑکے کی خوشخبری سنائی' یعنی اسحاق علیہ السلام کی' علاوہ ازیں وہ فرشتے اسحاق کے بعد یعقوب کی بھی بشارت دے گئے۔

حضرت سارۃ اندر سے جلدی جلدی آئیں اور عام عورتوں کی طرح تعجب کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا اور کہنے لگیں: ہائے تعجب! یہ لڑکا کیسے ہوگا؟ میں تو بڑھیا ہوں اور یہ میرے شوہر ابراہیمؑ ہیں یہ بھی بہت بوڑھے اور عمر رسیدہ ہو چکے ہیں' میری عمر نوے سال کے قریب ہو رہی ہیں' اب اولاد کیسے ہوگی؟ سارۃ کہنے لگیں: یہ چیز تو بڑی تعجب انگیز ہے' فرشتوں نے ان کو جواب دیا:

﴿ اَتَعۡجَبِيۡنَ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ صلے رَحۡمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيۡكُمۡ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ ط اِنَّهٗ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ ﴾ (هود: ۷۳)

''کیا تم خدا کے کاموں میں تعجب کرتی ہو' (اور خصوصًا) اس خاندان کے لوگو! تم پر اللہ کی (خاص) رحمت اور اس کی (انواع قسم کی) برکتیں (نازل ہوتی رہتی ہیں)' بے شک وہ (اللہ تعالیٰ) تعریف کے لائق (اور) بڑی شان والا ہے''۔

سارۃ ہی اکیلی متعجب اور متحیر نہیں ہوئیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ بھی متعجب ہوئے' جب انہوں نے فرشتوں کی یہ خوشخبری سنی تو کہنے لگے' تم مجھے کس بات کی خوشخبری دیتے ہو؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ عَلٰٓی اَنْ مَّسَّنِیَ الْکِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ○ قَالُوْا بَشَّرْنٰکَ بِالْحَقِّ فَلَا تَکُنْ مِّنَ الْقٰنِطِیْنَ﴾(الحجر: ٥٤، ٥٥)

''ابراہیمؑ کہنے لگے کہ کیا تم مجھ کو اس حالت پر (فرزند) بشارت دیتے ہو کہ مجھ پر بڑھاپا آ گیا ہے سو کس چیز کی بشارت دیتے ہو''۔

فرشتوں نے ان کے سامنے نہ صرف فرزند کی بشارت دی بلکہ اس بشارت کی تعیین بھی کر دی کہ وہ فرزند علیم ہوگا اور وہ فرزند اسحاق ہیں جو اسماعیل کے بھائی ہیں، جن کی صفت حلیم فرزند بیان کی گئی جوان کے مقام و مرتبہ اور صبر و حلم کے لائق اور مناسب ہے، پھر صرف اسحاق کی نہیں بلکہ ابراہیمؑ اور سارہ کو اسحاق کے بیٹے یعقوب کی بھی بشارت دی گئی، ارشاد ہوا:

﴿فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ﴾

''یعنی ہم نے اس کو اسحاق کی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی بشارت دی''۔

فرشتوں نے حضرت سارہ سے یہ کہہ کر اپنی بات ختم کی کہ اللہ عزوجل ابراہیم خلیل اللہ کے خاندان والوں پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا رہتا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے تمام افعال اور اقوال کے لحاظ سے تعریف کے لائق ہے اور اپنی ذات و صفات کے اعتبار سے بڑی شان والا ہے، اس کے بعد حضرت سارہ گھر کے کام کاج میں لگ گئیں۔ حضرت سارہ نے کئی سالوں کے بعد حیض کو محسوس کیا، جبکہ وہ نوے سال یا اس سے بھی زیادہ عمر کی ہو چکی تھیں۔

اور جب ابراہیمؑ سے خوف و گھبراہٹ کا احساس ختم ہوا اور انہیں سارہ کے بطن سے بیٹوں کی خوشخبری سنائی گئی تو اپنے دل میں نعمت الٰہی کے حصول پر اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرنے لگے اور اس کے فضل و کرم پر اس کا شکر ادا کرنے لگے۔ ابراہیمؑ نے یوں دعا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائی:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ۔ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾ (ابراهيم: ۳۹۔۴۱)

''تمام حمد (وثنا) خدا کے لئے ہے جس نے مجھ کو بڑھاپے میں اسمٰعیل اور اسحٰق (دو بیٹے) عطا فرمائے حقیقت میں میرا رب دعا کا بڑا سننے والا ہے' اے میرے رب مجھ کو بھی نماز کا (خاص) اہتمام رکھنے والا رکھئے اور میری اولاد میں بھی بعضوں کو اے ہمارے رب اور میری (یہ) دعا قبول کیجئے۔ اے ہمارے رب میری مغفرت کر دیجئے اور میرے ماں باپ کی بھی اور کل مومنین کی بھی حساب قائم ہونے کے دن''۔

پھر ابراہیمؑ کو فرشتوں کا قوم لوطؑ کی طرف جانا یاد آیا تو ان فرشتوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہا: کیا تم ایسی بستی کو تہہ وبالا کرو گے جس میں تین مومن بھی موجود ہیں؟ فرشتوں نے کہا: اے ابراہیمؑ! ان کو ہلاک نہیں کریں گے۔ ابراہیمؑ نے فرمایا: تو پھر کیا ایسی بستی کو تباہ کرو گے جس میں دو سو مومن موجود ہیں؟ فرشتوں نے کہا: اے ابراہیمؑ! نہیں' ابراہیمؑ نے فرمایا: کیا پھر تم ایسی بستی کی تباہی کرو گے جہاں چالیس مومن موجود ہیں؟ انہوں نے کہا: اے ابراہیمؑ! نہیں' ابراہیمؑ نے فرمایا: اگر تیس مومن ہوں تو؟ انہوں نے کہا: پھر بھی نہیں۔ ابراہیمؑ مسلسل پوچھتے رہے حتی کہ پانچ مومنوں کا پوچھا تو انہوں نے اس کا بھی نفی میں جواب دیا کہ ایسی بستی کو برباد نہیں کریں گے جہاں پانچ مومن بھی رہتے ہوں گے' پھر ابراہیمؑ نے پوچھا: اگر اس میں صرف ایک مسلمان موجود ہو تو کیا اس بستی کو تباہ کرو گے؟ فرشتوں نے کہا: اے ابراہیمؑ! نہیں۔ پس حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ اِنَّ فِیۡهَا لُوۡطًا ﴾

''یعنی وہاں تو لوطؑ (بھی موجود) ہیں''۔

فرشتوں نے جواب دیا:

﴿ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَنۡ فِیۡهَا لَنُنَجِّیَنَّهٗ وَاَهۡلَهٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَهٗ ۫ وَکَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِیۡنَ ﴾ (العنکبوت: ۳۲)

''جو وہاں رہتے ہیں ہم کو سب معلوم ہے ہم ان کو اور ان کے خاص متعلقین کو بچالیں گے بجز ان کی بی بی کے کہ وہ عذاب میں رہنے والوں میں سے ہوگی''۔

یہ سن کر ابراہیمؑ خاموش ہو گئے اور اس وقت فرشتوں سے محبت و مباحثہ کرنے سے رک گئے جب فرشتوں نے کہا کہ اے ابراہیمؑ! آپ اس بحث و تمحیص کو چھوڑ دیجئے' آپ کے رب کا فیصلہ ان پر نافذ ہو چکا ہے' ان کے لئے ہلاکت اور تباہی مقدر ہو چکی ہے' اب وہ عذاب ان پر ضرور آئے گا جو پھر مجرم لوگوں سے ہٹایا نہیں جایا کرتا ہے' یہ کہہ کر اللہ کے یہ فرشتے قوم لوطؑ پر حکم الٰہی کے نفاذ کے لئے روانہ ہو گئے اور جا کر ان کی بستی کو فجر کے وقت کھنگر کے پتھروں سے تباہ و برباد کر دیا' لوطؑ نے بھی اس تباہی و بربادی کو دیکھا' لوطؑ اپنی بیٹیوں سمیت نجات پا گئے' مگر ان کی بیوی ہلاک کر دی گئی' کیونکہ وہ شریر قوم کے دین و مذہب پر کاربند تھی' ادھر حضرت سارہ کے ہاں اسحاقؑ پیدا ہوئے' کئی سال گزرے' اسحاق علیہ السلام نے بڑے ہو گئے' اور نوجوان ہو گئے' اللہ تعالیٰ نے سارہ کی عمر کو دراز فرما دیا اور ان کی صحت میں بھی برکت عطا کر دی' ان کا جسم مضبوط ہو گیا اور کمزوری اور بڑھاپا بھی مغلوب ہو گیا چنانچہ اسحاق نے رفقا بنت بتوائیل نامی اچھی لڑکی سے شادی کی (۱) یہ بھی بانجھ تھیں۔ حضرت اسحاق علیہ السلام نے ان کے لئے دعا فرمائی تو وہ بھی حاملہ ہوئیں' اور دو جڑواں بچے پیدا ہوئے' ایک بچہ دوسرے کے بعد پیدا ہوا اسحاق نے

(۱) البدایة والنهایة لابن کثیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا نام یعقوبؑ رکھا' یوں سارہؑ کی آنکھیں اپنے پوتے یعقوب بن اسحاق علیہما السلام کو دیکھ کر بھی ٹھنڈی ہوئیں' ان کا دل خوش ہوا۔

اللہ کا وعدہ اس کے مومن بندوں کے حق میں سچا ہوتا ہے۔

اب حضرت سارہؑ اس لئے زندگی بسر نہیں کر رہی تھیں کہ نوے سال کے بعد حاملہ ہو اور ان کے ہاں بچہ کی ولادت ہو بلکہ اس لئے زندگی گزارنے لگیں تاکہ ان کا بیٹا بڑا ہو' اور وہ اس کا زمانہ طفولیت' دورِ شباب اور رجولیت کا وقت دیکھ سکیں۔ اور بیٹے کے لئے نبوت کی جو بشارت دی گئی تھی اس کا مشاہدہ کر سکیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت سارہؑ پر یہ نعمت بھی فرمائی کہ ان کے پوتے کی زبان سے بچپن کے وقت یہ کلماتِ صادر ہوئے' میری دادی: یہ اللہ کی رحمت اور اس کی برکت ہے' سارہؑ کے لئے فرشتوں کا سلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سارہؑ سے جو وعدہ فرمایا تھا اس کو پورا فرمایا' حضرت سارہؑ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں' وہ ماں اور دادی بنیں' اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک عظیم مثال بنیں' حضرت سارہؑ نے بقیہ عمر ابراہیمؑ کے قریب ہی رہ کر گزاری' بیت المقدس کی تعمیر کو بھی دیکھا' کچھ عرصہ کے بعد ایک سو تیس سال یا ایک سو ستائیس سال عمر پا کر وفات پا گئیں۔

وہ ہنس مکھ بڑھیا اللہ کو پیاری ہو گئیں جو فرشتوں کے ساتھ ہم کلام ہوئیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عمدہ نعمتوں سے نوازا' بالآخر وہ خاتون اپنے شوہر اور اپنے بال بچوں کی بھرپور مددگار رہ کر سرزمینِ فلسطین کے علاقہ الخلیل میں واصل الی اللہ ہوئیں۔ وہ ایک رحم دل اور نرم دل شوہر کی بیوی تھیں' اور کرم و طاعت میں مثالی تھیں' کیا ہم ان کو اپنا مقتدا تصور کریں گے' اور کیا ہم اپنے امور کو اللہ کے ارادہ اور اس کی قدرت کے سپرد کریں گے' وہی ذات جسے چاہتی ہے خوب نوازتی ہے' وہ ذات بڑی کریم اور اپنے بندوں کے تمام احوال کو خوب سننے والی اور دیکھنے ولی ہے۔

اے سارہ! تجھ پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' اے خاندانِ ابراہیمؑ! تم پر بھی اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' بے شک وہ ذات قابلِ تعریف اور بڑی شان والی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت آسیہ علیہا السلام

جن کے بارے میں ارشادِ خداوندی ہے:

﴿اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ﴾ (التحریم: ۱۱)

"جب کہ ان کی بی بی نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میرے واسطے جنت میں اپنے قرب میں مکان بنایئے"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت آسیہ علیہا السلام

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ (التحریم: ۱۱)

''اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں (کی تسلی) کے لئے فرعون کی بی بی (حضرت آسیہؓ) کا حال بیان کرتا ہے جبکہ اُن کی بی بی نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میرے واسطے جنت میں اپنے قرب میں مکان بنایئے اور مجھ کو فرعون (کے شر) سے اور اس کے عمل (کفر کے ضرر اور اثر) سے محفوظ رکھیئے اور مجھ کو تمام ظالم (یعنی کافر لوگوں) سے محفوظ رکھیئے''۔

آسیہؓ۔۔۔۔مسلمان عورتوں کے لئے مثالی اور قابلِ اقتداء شخصیت' آسیہؓ سرسبز درختوں میں گھرے ہوئے بلند و بالا مضبوط محلات میں زندگی بسر کرتی تھیں' ان درختوں کے نیچے سے دریائے نیل اپنے صاف و شفاف پانی کے ساتھ جاری تھا' ان تمام تر نعمتوں اور آسائشوں کے باوجود وہ پریشان تھیں' مطمئن نہیں تھیں' آخر ایسی کونسی نعمت ہوسکتی ہے جو انہیں غیر مطمئن کئے ہوئے تھی؟ وہ دراصل ایمان کی نعمت اور دولت تھی۔

آسیہؓ نے رب تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے شوہر (فرعون) کے برے اعمال سے محفوظ رکھے اور اس کی ظالم قوم سے بھی نجات اور خلاصی عطا فرمائے' آسیہؓ نے بارگاہِ خداوندی میں یہ عرض کی کہ وہ اس کو ظالموں کے اس گروہ سے باہر نکال دے جس کا سرغنہ خود ان کا شوہر تھا' جو اپنی بیوی کے دل کے سب سے زیادہ قریب تھا آخر اس قصہ کی شروعات کیسے ہوئی؟ فرعون اپنے عالیشان محلات اور وسیع و عریض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باغات میں بادشاہوں کی طرح رہتا تھا' اور وہ انتہائی سنگدل اور تشدد پسند آدمی تھا' اپنی رعایا پر ظلم وستم ڈھایا کرتا تھا' اور انہیں طرح طرح کی تکلیفیں دیا کرتا تھا' فرعون اپنی سرکشی میں انتہاء کو پہنچ گیا تھا اور بڑا مغرور ومتکبر تھا۔ اس نے بنی اسرائیل کو اپنے ظلم وستم کا نشانہ بنا رکھا تھا اور ان کو طرح طرح کے عذاب دیا کرتا تھا' بنی اسرائیل کے لوگ اس کے ملک میں/اس کے زیر حکومت سخت تکلیف دہ زندگی گزار رہے تھے' اور اس کے شدید ظلم اور عذاب کا نشانہ بنے ہوئے تھے' اور ان بلاؤں اور مصیبتوں پر صبر کر رہے تھے' ایک دن فرعون کا ایک بڑا نجومی فرعون کے پاس آیا اور آ کر کہنے لگا: ''اے بادشاہ! بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہونے والا ہے جس کے ہاتھ پر آپ کی ساری بادشاہت ختم ہو جائیگی''۔ نجومی کی اس بات نے بنی اسرئیل کی ظلم وزیادتی میں اور اضافہ کر دیا' فرعون کے جذبات بھڑک اٹھے اور وہ شدید غضبناک ہوا' نجومی کی یہ بات اس کے لئے ناقابل برداشت ثابت ہوئی۔ اپنے دل کو تسلی دینے اور سکون بخشنے کے لئے بنی اسرائیل کو زیادہ سخت تکلیفیں دینے لگا' چنانچہ اس نے ان کے بیٹے ذبح کروادیئے اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیا' آخر کار اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو طاقت اور اقتدار بخشا اور فرعون جس چیز کا اندیشہ رکھتا تھا اسے اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا (اس قصہ کی ابتداء کچھ یوں ہوتی ہے کہ) فرعون کے محل کے قریب ایک گھر میں ''یوکابد'' نام کی عورت رہتی تھی' اس کا وقت ولادت قریب آیا تو وہ اپنے گھر کے کسی گوشہ میں بیٹھ گئیں' دردزہ شروع ہوا تو اس نے اپنی بیٹی کو کہا کہ وہ جلدی سے کسی دایہ کو لے آئے' دایہ فوراً آ گئی ''یوکابد'' کے ہاں ایک خوبصورت بچہ پیدا ہوا ''یوکابد'' کو فرعون اور اس کے ظلم وستم کا خیال آیا' اپنے دل میں حسرت بھرے انداز میں کہنے لگیں اور اپنے آپ سے سوال کرنے لگیں: یہ خوبصورت بچہ بھی قتل کر دیا جائے گا؟ ان کا دل بچہ کی محبت سے بھر گیا' اور دل میں ان کے شدید خواہش پیدا ہوئی کہ کسی طرح یہ بچہ فرعون کے شر سے محفوظ رہے' چنانچہ اس نے اپنا راز فرعون سے مخفی رکھا جو ان دنوں بچوں کا دشمن سمجھا جاتا تھا' یوکابد اپنے بیٹے ''موسیٰ'' کو تین ماہ تک اس حال میں دودھ پلاتی رہیں کہ کسی کو اس راز کا علم نہ ہوسکا' چونکہ فرعون کے کارندے ہر وقت پیدا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے والے بچوں کی تفتیش اور ان کی تلاش میں لگے ہوئے تھے اس لئے یوکابد بہت زیادہ پریشان اور فکر مند ہوئیں' ان کا دل موسیٰ کی محبت اور خوف میں دھڑکنے لگا' فکر مند ہوئیں' اللہ کی ذات ان کے ساتھ تھی' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو الہام کیا کہ اس بچہ کے لئے وہ لکڑی کا ایک صندوق تیار کریں' پھر اس صندوق میں اس کو رکھ کر دریائے نیل میں ڈال دیں اور پھر اس کی بہن کو دریا کے کنارے کنارے اس کے پیچھے بھیجیں تا کہ وہ اس کے پیچھے چلتی جائیں اور اس کا کھوج لگائیں۔

اس الہامِ ربانی سے امِ موسیٰ کا دل مطمئن ہوا' سارا خوف دل سے دور ہو گیا' اور ان کے دل کو سکون سا ہو گیا' چنانچہ ایک آرام دہ صندوق بنایا گیا' یوکابد نے بچہ کو اٹھایا' اور موسیٰؑ کو اس صندوق میں رکھ دیا' بیٹی اس صندوق کو اٹھا کر دریائے نیل کے کنارہ پر لے گئیں' لوگوں کی نظریں اس پر نہ پڑیں' یوکابد نے اس کو دریا میں ڈال دیا اور اللہ نے اس کو اپنی حفاظت میں لے لیتا یوکابد واپس لوٹیں تا کہ اپنی بیٹی کو دس صندوق کے پیچھے بھیجیں جو اس کے بھائی کو اٹھائے ہوئے تھا' دریا کی موجیں اس کو اوپر نیچے کر رہی تھیں' حتی کہ وہ صندوق ہوتا ہوا اس بلند جگہ اور سیڑھیوں پر جا کر رک گیا جو سنگِ مرمر سے بنی ہوئی تھیں اور جن پر فرعون کی بیٹیاں خادمائیں اور اس کی بیوی آسیہؓ چڑھتی اور اترتی تھیں۔ محل کے ایک کنگرہ سے آسیہ نے اس صندوق کو دیکھا جس کے اندر خوبصورت بچہ رکھا ہوا تھا' بچہ آٹھایا گیا' فرعون کے کارندے اور اس کے سپاہی فرعون کے اردگرد تھے' ان کے ہاتھوں میں بچوں کو ذبح کرنے کے ہتھیار اور آلات موجود تھے' جو ہمہ وقت چاک و چوبند اور چوکس رہتے تھے کہ بنی اسرائیل کے ہاں جو بچہ بھی ہوتا اس کو فوراً گردن سے پکڑ کر ذبح کرتے اور اس کی نعش کو دریائے نیل یا مصر کے کسی جنگل و بیابان میں پھینکنے لگیں' بس دیکھتے ہی اللہ نے ان کے دل میں بچہ کی محبت ڈال دی' لیکن وہاں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو فرعون کو اس بچہ کے قتل کر دینے پر ابھار رہے تھے جبکہ بعض لوگ تو اسے کہہ رہے تھے: جناب! صندوق کے اندر اس کو رکھ کر دریا میں ڈالنا آپ کے خلاف کوئی سازش ہے' یہ بچہ آپ کے اور آپ کی بادشاہت کے زوال کا سبب بنے گا' جیسے بڑے کاہن نے کیا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دریں اثناء کہ فرعون اس گفتگو کو سن رہا تھا کہ آسیہؓ آگے بڑھیں اور کہنے لگے:

﴿لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَا اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا﴾ (القصص: ۹)

''اس کو قتل مت کرو، عجب نہیں کہ (بڑا ہوکر) ہم کو کچھ فائدہ پہنچادے یا ہم اس کو (اپنا) بیٹا ہی بنالیں''۔

حضرت آسیہ اپنے شوہر سے اس بچہ کو اپنے حکم سے مستثنیٰ قرار دینے پر اصرار کرتی رہیں اور اس کو امید دلاتی رہیں کہ ہوسکتا ہے کہ یہ بڑا ہوکر ہمارا فرماں بردار بیٹا بنے اور ہم اس کو اپنا بیٹا ہی بنالیں، بالآخر فرعون ان کی رائے سے متفق ہوگیا۔ اب موسیٰ کی حیثیت فرعون کے بیٹے کی طرح ہوگئی، آسیہؓ کا دل بچہ کی محبت سے لبریز ہوگیا، بچہ ان کو بھانے لگا، دوسری طرف موسیٰ کی ماں کا اپنے بیٹے کے بارے میں اضطراب اور بے چینی دور ہوگئی تھی، اس لئے کہ انہوں نے اس کو اس کے خالق کے سپرد کردیا تھا، پس اللہ نے ان کے ایمان کو مضبوط اور دل کو پرسکون کردیا۔

محل کے لوگ اس بچہ کے لئے انا تلاش کرنے لگے، ہر جہت سے اور ہر سمت سے دودھ پلانے والیاں لائی گئیں، آخر یہ اس بادشاہ کا بیٹا ہے، جس کے سامنے ہامان بھی اور فرعون کا سارا لشکر سجدہ ریز ہوا کرتا ہے، فرعون اور اس کی بیوی آسیہؓ بچہ کے لئے کسی ایسی انا کے منتظر تھے، جس کا دودھ بچہ قبول کرلے، لیکن جتنی عورتیں بھی قصرِ فرعون میں اس مقصد کے لئے لائی گئیں بچہ نے ان سے نفرت اور کراہت سے منہ پھیرا، اصل میں اللہ تعالیٰ موسیٰ کی ان کے بچپن میں حفاظت فرمارہے تھے، ہامان نے اِدھر اُدھر دیکھا اور موسیٰ کی ہمشیرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: اس لڑکی سے کسی انا کا پتہ پوچھو، شاید یہ تمہاری اس کام میں مدد کرے، موسیٰ کی بہن نے کہا: میں تمہیں ایسی انا کے متعلق بتاتی ہوں جس کے دودھ کو یہ بچہ لے لیگا، مجھے اصل میں اس بچہ کے رونے پر ترس آرہا ہے، اس لئے میں تمہاری مدد کرنا چاہتی ہوں، میرا اس کے علاوہ اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ آسیہؓ نے کہا: بیٹی! جاؤ، جاؤ، بچہ بھوک کی وجہ سے بیتاب ہے اور زور زور سے چیخ رہا ہے۔ جیسے تم دیکھ ہی رہو، اس لڑکی نے کہا: اے میری مالکہ! آپ کو خوش خبری ہو، میں اس کام کے لئے زیادہ دیر نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگاؤں گی‘ چنانچہ وہ لڑکی اپنی ماں کے پاس گئی‘ ان کا دل خوشی کے مارے پھولے نہیں سما رہا تھا‘ مریم اپنی ماں کے پاس چیختی چلاتی ہوئی آئیں: اماں‘ اماں‘ خوشخبری لیجئے! موسیٰ نے دودھ پلانے والی تمام عورتوں سے منہ پھیرلیا‘ کسی کا دودھ بھی نہیں لے رہا ہے‘ اور میں آپ کا ان کو بتا کر آئی ہوں‘ یوکابد کہنے لگیں: مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ لوگ اس بات کو نہ جان لیں کہ میں اس کی ماں ہوں‘ یوکابد کہنے لگیں: مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ لوگ اس بات کو نہ جان لیں کہ میں اس کی ماں ہوں‘ لیکن مجھ سے صبر بھی نہیں ہو رہا ہے‘ اور جب تک تم وہاں رہے تب سے میرا دودھ مسلسل بہہ رہا ہے‘ بیٹی نے کہا: اماں! جلدی کیجئے‘ ہم نے وہاں پہنچنے میں بہت دیر کر دی ہے۔ چنانچہ یوکابد اپنی بیٹی کے ہمراہ قصرِ فرعون کو چلدیں‘ جب وہ فرعون کے محل میں پہنچیں تو دیکھا کہ بچہ کی آواز رونے کی وجہ سے بلند ہوگئی ہے اور آسیہؓ نے اس کو اٹھایا ہوا ہے‘ آسیہ اس کو لے کر اِدھر اُدھر گھوم رہی ہے اور بہلا رہی ہے کہ شاید یہ چپ ہو جائے اور اسے صبر آ جائے‘ اس کے بعد ”یوکابد“ آسیہ کے قریب گئیں اور کہا: اے میری مالکہ لاؤ یہ مجھے دے دو‘ آسیہ نے س لڑکی سے پوچھا: بیٹی! کیا یہی انا ہیں؟ لڑکی نے جواب دیا: جی ہاں! اے میری مالکہ! آپ یہ بچہ اس کو دیدیں‘ آپ مت ڈریئے‘ یہ بچہ ان کا دودھ ضرور پی لے گا‘ اور چیخنا بھی بند کر دے گا۔ جونہی ”یوکابد“ نے بچہ کو اٹھایا تو بچہ مانوس ہوگیا اور اس کی آنکھوں میں خوشی کے آثار پیدا ہوئے‘ اور فوراً ان کے دودھ کو قبول کر لیا اور انتہائی اطمینان اور سکون سے دودھ پینے لگا‘ آسیہ جو بچہ اور اس کی انا کے پاس کھڑی تھیں ان کی خوشی کی انتہاء نہ رہی وہ بھی مطمئن ہوئیں اور ان کا دل پرسکون ہوگیا لیکن فرعون کی حیرانگی اور سرگردانی کی بھی انتہاء نہ رہی۔

فرعون کہنے لگا: بی بی! تم کون ہو؟ کیا وجہ ہے بچہ نے تمہارے سوا سب عورتوں سے اعراض کیا؟ یوکابد نے کہا: میں اصل میں دودھ پلانے والی عورت ہوں‘ میرا دودھ بڑا ستھرا ہے‘ تمام بچے میرے دودھ کو قبول کرتے ہیں‘ میں جس بچہ کو بھی دودھ پلائی ہوں تو وہ فوراً بڑے آرام سے دودھ پینے لگتا ہے‘ فرعون نے اپنے وزیر ہامان کی طرف دیکھا اور کہا: اس عورت کی اجرت میں اضافہ کر دو‘ اور اسے عزت کا مقام دو‘ یوکابد بہت خوش ہوئیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا دل یہ تمام باتیں سن کر اور حالات دیکھ کر بہت مطمئن اور خوش ہوا' اور انہیں اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے سچا ہونے پر کامل یقین آ گیا' آسیہ نے کہا: تم ہمارے ساتھ اسی محل میں ٹھہر جاؤ' میں تمہارے لئے ایک آرام دہ کمرہ اور مناسب کھانے کا بندوبست کر دوں گی۔ یوکابد نے کہا: اے میری مالکہ! آپ کا بہت بہت شکریہ' میں چاہتی ہوں کہ میں اپنے گھر میں اپنے بچوں کو دودھ پلاؤ' وہاں کی فضا بھی اچھی ہے' مجھے اپنے گھر میں ہی راحت حاصل ہوگی' اس بچہ کو بھی میرے ساتھ ہی آرام اور سکون ملے گا' آسیہ نے کہا' جیسے آپ کی مرضی' اِمِّ موسیٰؑ اپنے بچہ کو لے کر گھر واپس آ ئیں' اور اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ شکر ادا کیا کہ اس نے ان کے دل کو سکون عطا کیا اور ان کی بے چینی کو دور فرمایا' نیز یہ کہ ان کے بچہ کو ان کے پاس لوٹا دیا' اور وہ زیادہ عرصہ کے لئے اس سے محروم نہ رہیں۔ ماں اپنے بیٹے کو دودھ پلانے لگیں اور ان کا خیال رکھنے لگیں' جب بھی آسیہ کا بچہ کو دیکھنے کا دل چاہتا تو وہ کسی کو بھیج کر اپنے محل میں منگوا لیتیں اور اس کو دیکھ لیتیں۔ موسیٰؑ خوبصورت انداز میں گھٹنیوں چلنے لگے' اور اپنے قدموں کے سہارے کچھ کھڑے ہونے لگے اور چلنے لگے' اور تھوڑی تھوڑی باتیں بھی کرنے لگے۔ جب بھی آپ ان کے ساتھ خوش طبعی کرتیں تو موسیٰؑ بہت خوش ہوئے' مگر کسی اور عورت کے سبب خوش نہ ہوتے پھر موسیٰ بڑے ہوئے اور جوان ہوئے تو آسیہ کے دل میں ان کی محبت گھر کر گئی تھی' اور ان کے بیٹے کی مانند ہو گئے تھے' آسیہ ان سے محبت ولطف سے پیش آتیں' مگر انہیں اپنے دل میں اپنے خاوند ''فرعون'' کے ظلم وستم کا بھی اندیشہ رہتا تھا' جب یوکابد نے موسیٰ کی دودھ پلانے کی مدت پوری کر لی تو اپنے بیٹے کو لے کر فرعون کے محل میں گئیں اور موسیٰؑ کو محل والوں کے حوالہ کر دیا تاکہ کاہن کے کہنے کے مطابق وہ ان لوگوں کے لئے غم وحزن کا باعث بن سکیں۔ فرعون اس بات سے لاعلم تھا کہ اس کے ساتھ عنقریب کیا ہونے والے ہیں' علاوہ ازیں آسیہؑ ہامان اور ان لوگوں سے تنگدل تھیں جو خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر فرعون کو سجدہ کرتے تھے' اور اس کے سامنے خوف وگھبراہٹ کی حالت میں کھڑے رہتے تھے' جب لوگ فرعون کے لئے اپنے جھوٹے جذبات کا اظہار کرتے اور اس کے لئے بے جا تعظیمی القاب اختیار کرتے تو اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آسیہ کو بڑا قلق ہوتا ہے۔

آسیہ جب اپنے مغرور و متکبر خاوند کو یہ کہتے ہوئے سنتیں: ''میں تمہارا بڑا رب ہوں'' تو وہ اپنے دل میں کہتیں: اس پر کیا آفت آئی ہے؟ کس چیز نے اس کو مصیبت میں ڈال دیا ہے؟ کیا یہ پاگل تو نہیں ہو گیا ہے؟ فرعون جب بھی اپنے لئے الوہیت (خدائی) یا ربوبیت کا دعویٰ کرتا یہ اپنی فطرت سلیمہ اور ایمان کے باعث اس بات کو بہت ناپسند گردانتیں آسیہ کے دل نے فرعون کے دعوؤں کی بھی تصدیق نہیں کی' وہ ایسے بے جا تعظیمی القابات میں لوگوں کے ساتھ شریک عمل نہیں ہوتی تھیں جو وہ فرعون کے لئے اختیار کرتے تھے۔

موسیٰ آسیہ کے دل کے وسط میں رہتیں تھیں یعنی وہ ان سے بہت محبت کرتی تھیں' ایک دن کسی شخص نے آکر خبر دی کہ موسیٰ نے کسی فرعونی کو قتل کر دیا ہے وہ اپنے کسی قرابت دار کو اس سے بچا رہے تھے' آسیہ کی بیٹیوں کی کسی خادمہ کے شوہر ''حزقیل'' نے آسیہ کو آکر بتایا: دو آدمی آپس میں لڑ رہے تھے' ایک موسیٰ کے گروہ کا تھا اور دوسرا فرعونی تھا' جو موسیٰ کی قوم کا تھا اس نے فرعونی کے خلاف موسیٰ سے مدد چاہی تو موسیٰ نے اپنے عصا سے اس کو مارا تو اس کا کام ہی تمام ہو گیا (یعنی مر گیا)۔ ابھی وہ شخص آسیہ کو بتا رہا تھا کہ آسیہ نے دور سے فرعون کے چیخنے کی آواز سنی' اس کی آواز محل کے تمام اطراف میں گردش کرنے لگیں وہ کہہ رہا تھا: کہاں ہے موسیٰ؟ اسے ابھی ابھی کیوں نہیں گرفتار کر لیا جاتا؟' اے وزیر ہامان! اے سپاہیو! اس کو فوراً میرے پاس حاضر کرو' تاکہ میں اس فرعونی کا اس سے انتقام لوں جس کو اس نے قتل کر دیا ہے' ان حالات کو دیکھ کر آسیہ کو موسیٰ کی جان کا اندیشہ ہوا' اور ان کا دل موسیٰ کی جان کے خوف سے دھڑکنے لگا' وہ اس ذاتِ اقدس سے دعا کرنے لگیں جس پر وہ ایمان لا چکی تھیں' اور جس کے علاوہ اور کوئی بھی معبودِ برحق نہیں ہے' وہ رب تعالیٰ سے موسیٰ کی ہر شر سے حفاظت کے لئے دعا کرنے لگیں' آسیہ نے دعا کی کہ الٰہی! موسیٰ کو فرعون اور اس کے کارندوں اور سپاہیوں کے ظلم و ستم سے محفوظ رکھیو۔

حزقیل جو ان کی خادمہ کے شوہر تھے وہاں سے واپس ہوئے' یہ بھی اپنی فطرتِ سلیمہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبب خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے تھے' اور فرعون کو جھوٹا اور متکبر خیال کرتے تھے' حزقیل موسیٰ سے ملے اور انہیں ڈراتے ہوئے کہا:

﴿اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِیَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ﴾ (القصص: ۲۰)

''اہلِ دربار آپ کے متعلق مشورہ کر رہے ہیں کہ آپ کو قتل کر دیں سو آپ (یہاں سے) چل دیجئے میں آپ کا خیر خواہی کر رہا ہوں۔

موسیٰ نے حزقیل کی بات کو سنا اور فرعونی لشکر سے خود کو بچاتے ہوئے بھاگ نکلے حزقیل واپس محل میں آئے یہاں آسیہ کو دیکھا وہ موسیٰ کی جان کے خوف سے کانپ رہی ہیں۔ حزقیل نے ان کے قریب جا کر دھیمی آواز میں کہا اے مالک بالکل بھی خوف نہ کھائیں' میں نے موسیٰ تک ساری بات پہنچا دی ہے اور انہیں فرعون کے لشکر اور اس کے ظلم و ستم کے متعلق متنبہ کر دیا ہے' میں نے خیر خواہانہ طور پر انہیں شہر سے کہیں دور چلے جانے کا کہہ دیا ہے جہاں وہ فرعون کے کسی بھی سپاہی کے ہاتھ نہ آسکیں۔ آسیہ نے کہا: اس ذات کا شکر ہے جس نے موسیٰ کو ان ظالموں کی فریب کاریوں سے محفوظ رکھا' الحمد للہ' الحمد للہ۔

البتہ مجھے ان کی عدم موجودگی جا رہی ہے' وہ تو میرے بچوں کی طرح ہیں اور میرے ہاتھ میں پلے بڑھے ہیں' میں ان کو دیکھے بغیر زیادہ وقت نہیں گزار سکتیں' ذرا دیکھو تو سہی' وہ کہاں گئے ہیں' اے حزقیل؟ نے کہا: اے میری مالکہ! یہ تو مجھے معلوم نہیں' ہاں البتہ وہ اپنے پروردگار کی اماں اور حفاظت میں ہیں جو ہر شے کا خالق اور واحد واحد اور فرد و صمد ذات ہے۔ سالہا سال بیت گئے مگر موسیٰ مصر واپس نہیں آئے آسیہ کے دل میں موسیٰ کو دیکھنے کا اشتیاق بڑھ گیا' وہ ان کو پھر دیکھنے سے مایوس سی ہو گئیں۔ وہ نہ جانتی تھی کہ وہ کسی طرف گئے ہیں' موسیٰ لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو گئے ہیں' اور نہ ہی ان کے متعلق کوئی خبر ہے' وقت گزرتا گیا' فرعون اور اس کے ہمنوا لوگ موسیٰ کو بھول گئے' انہیں اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ اب موسیٰ کبھی بھی نہیں لوٹیں گے۔ کئی سال گزرتے ہیں اور موسیٰ واپس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتے ہیں' البتہ اس بار موسیٰ کی واپسی ایک نبی اور پیغمبر کی حیثیت سے تھی' موسیٰ اپنے رب تعالیٰ سے سچی دعوت اور تعلیمات لے کر آئے' اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو فرعون کے پاس جانے کا حکم دیا تھا تاکہ موسیٰ ان بنی اسرائیل کو وہاں سے نکالیں جو فرعون کی زیر سلطنت تکلیف دہ زندگی گزار رہے تھے' اور فرعون کے ماننے والے اپنے اوپر اس کی عبادت کو لازم اور فرض گردانے ہوتے تھے۔

فرعون اور اس کے کارندے بلادِ نیل میں ظلم وتکبر کے ساتھ فساد برپا کرتے ہوئے رہنے لگے۔ اور فرعون کو معبود گردانے لگے' اپنی رعیت بنی اسرائیل کو اپنے زیر تسلط رکھ کر ان سے خدمت لیتے اور اپنی مصنوعی خدائی کو ان پر بھی تھوپ دیتے حضرت موسیٰ اپنے رب کے برہان سننے کے بعد فرعون کے ظلم واستکبار پر دستِ عدالت سے کاری ضرب لگانے کے لئے تشریف لائے۔ لیکن حضرت موسیٰ کے دل میں قتل کیے جانے کا اندیشہ پیدا ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ سے التجاء کی:

﴿رَبِّ اِنِّیۡ قَتَلۡتُ مِنۡهُمۡ نَفۡسًا فَاَخَافُ اَنۡ یَّقۡتُلُوۡنِ﴾

''میں نے ان کے ایک آدمی کو قتل کیا میں اندیشہ کرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کریں گے''۔

اللہ تعالیٰ نے اطمینان دلایا' تو اللہ کی طرف متوجہ ہو کر یہ دعا کی:

﴿رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ﴾

''اے اللہ! میرے سینے کو وسیع کر دے''۔

تاکہ فرعون اور اس کے کارندوں کے افتراءات برداشت کر سکے۔

﴿وَیَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ﴾

''اور میرے کام آسان فرما''۔

تمام مشکلات کو آسان کر کے دعوت کے راستے میں میری مدد فرما۔

﴿وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِیۡ﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور میری زبان سے بندش کو کھول دے''۔

تا کہ میں بلیغ صاحب بیان بن جاؤں۔ تا کہ فرعون کے ماننے والے میر دعوت کو غور سے سن کر ماننے پر امادہ ہو جائیں۔

﴿ واَجعَلْ لِی وَزِیرًا مِنْ اَھلِی ﴾

''اور بنا میرے مددگار میرے اہل میں سے''۔

جو دعوت الی اللہ کے اہم کام میں میرے شریک کار رہے اور میرے ہم مزاج ہو۔

﴿ ھارُونَ اَخِی اَشرِکہُ فِی اَمرِی ﴾

''یعنی میرے بھائی ہارون کو میرے کام (دعوت الی اللہ) میں شامل کردے''۔

آسیہ کو اس سب کچھ کا پتہ نہیں تھا۔ اور انہیں یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی قوت کے مقابلے میں کیا اسلحہ استعمال کریں گے۔ اور کن ذرائع سے مدد لیں گے۔ جب آسیہ نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے آنے کی خبر سنی تو ان کے دل میں احساس پیدا ہوا کہ اس کے متکبر اور سرکش شوہر کا اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ اس لئے کہ وہ فرعون کی حدت سے قریب رہنے کی وجہ سے خوب واقف تھیں۔ انہیں احساسات و جذبات کے عالم میں تھی کہ کان میں خبر پڑی کہ موسیٰ قصرِ فرعون میں داخل ہونے والے ہیں اور تھوڑی دیر بعد ایک عظیم بات بتانے والے ہیں' تو آسیہ دربار کے بالکونی میں اس جگہ کھڑی ہوئی جہاں سے فرعون اور اس کے وزراء اراکینِ حکومت نظر آرہے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم کو نافذ کرنے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام قصر فرعون میں داخل ہوئے۔ ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون بھی تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا' کہ فرعون کے پاس جا کر کہدو: کہ ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں' اور فرعون کو بنی اسرائیل پر ظلم وستم کے عمل کو چھوڑنے کی دعوت دو۔ اس سارے منظر کو آسیہ دربار کی گیلری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دیکھ رہی تھیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو مخاطب کر کے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہوں:

﴿فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ﴾

''بنی اسرائیل کو میرے ساتھ کر دو اور ان کو عذاب نہ دو''۔

فرعون نے اس کو کوئی اہمیت نہ دی اور ان کی بات کو ناپسند کرتے ہوئے گویا ہوا۔ موسیٰ تم! یہ بات کرتے ہو؟ کیا ہم نے بچپن میں تمہاری پرورش نہیں کی ہے؟ کیا تم نے ہمارے پاس سالہا سال کا طویل عرصہ نہیں گزرا تھا؟

ادھر آسیہ نے یہ ساری گفتگو خاموشی کے ساتھ سنی اور خیال کرنے لگیں کہ یہ فرعون کی طرف سے اظہار عتاب ہے' جو اپنی انتہاء کو پہنچ جائیگا۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فوراً جواب دیا۔ اور فرمایا: کیا تم بچپن کی اس پرورش کا احساس جتلاتے ہو' اور اس کو نعمت شمار کرتا ہے' لو سن لو۔ یہ بھی تمہارے ظلم و جبر کا نتیجہ تھا۔ اگر تمہارا جور وستم نہ ہوتا تو میں اپنے اس گھر میں پرورش پاتا جہاں میری پیدائش ہوئی' یہاں لانے کے بعد بھی قریب تھا کہ میں قتل کیا جاتا مگر رحمت خداوندی میرے ساتھ شامل حال رہی۔ ورنہ تمہارا ارادہ تو کچھ اور تھا۔ تیرے محل میں میری پرورش پانا کیا تیرے ظلم وستم اور بنی اسرئیل کو غلام بنانے کی دلیل نہیں؟۔

اس جواب سے فرعون کو سخت غصہ آیا' اور کہنے لگا: اس طرح تم نے پہلے بھی بہت کچھ کیا اور ایک جان کو تم نے قتل کر دیا ہے' اور اب ہمارے نعمتوں کو جھٹلاتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: وہ کام تو مجھ سے از روئے خطا سرزد ہوا تھا جب میں نے تم سے خوف محسوس کیا تو تمہارے دستبرد سے باہر نکلا' تو رحمت الٰہی اور نعمت خداوندی سے بہرہ ور ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے علم وحکمت کی عظیم دولت سے نوازا' اور مجھے اپنا پیغامبر بنایا۔

فرعون تھوڑی دیر خاموشی اختیار کرنے کے بعد گویا ہوا اور تہکمانہ انداز میں کہا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب العالمین کیا ہوتا ہے؟۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم اپنے آس پاس کے کائنات پر غور کرو اور کائنات کے وجود کا احساس کرو بلکہ خود اپنے نفس' اور جو نعمتیں تمہیں میسر ہیں ان میں غور کرو گے تو جان لو گے' میرا رب وہ ہے جو زمین و آسمانوں اور جو ان کے درمیان میں ہے سب کا رب ہے۔

اس جواب سے فرعون کے غصے میں مزید شدت آگئی' اور آواز میں تیزی آگئی۔ یہ ساری باتیں سن کر آسیہ واپس اپنی جگہ چلی گئیں اور کہنے لگی: میں نے موسیٰ پر اور جو دین موسیٰ اور ہارون لیکر آئے ہیں اس پر ایمان لایا۔ ادھر فرعون کی آواز مزید بلند ہوتی گئی حتی کہ باہر صحن تک پہنچی' وہ کہہ رہا تھا' تم اس شخص کی باتوں کو سن رہے ہو؟ اس سے اور اس کے بھائی سے پوچھ لو تمہارا رب کون ہے؟۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میرا رب وہ ہے جو تمہارا اور تمہارے آباء و اجداد کا رب ہے' مشرق و مغرب کا رب ہے' اور جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے اس کا رب ہے' اگر تم عقل والے ہو تو سمجھ لو۔

فرعون نے غصے سے آگ بگولہ ہو کر دھمکی دیتے ہوئے کہا: اگر تم نے میرے علاوہ کسی اور کو معبود بنایا تو میں لازماً تمہیں قید کر ڈالوں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انتہائی اطمینان کے ساتھ فرمایا: اگر میں واضح دلائل' سچے معجزے کے ذریعے اپنے دعوے کو ثابت کروں تو کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے؟ کیا تمہارے دل سے شکوک و شبہات رفع ہو جائیں گے؟۔

تو فرعون نے کہا: اے شخص! اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو معجزہ لا کر دکھا دو۔
آسیہ یہ ساری گفتگو سن کر فکر مند ہوئیں' اور دیکھنے لگی' کہ آیا موسیٰ جادوگر ہے یا واقعۃً صاحب معجزہ ہے' کہ اس کے سخت متکبر اور سرکش شوہر کو رام کر دے۔ پھر دل دل میں سوچنے لگی' موسیٰ اگر تو نے جادو سے کام لیا تو ہرگز کامیاب نہیں ہوگا' یہ لوگ جیت جائیں گے' ان کا غلبہ مزید پختہ ہوگا' پھر اپنے خیال کی تردید کرتی اور کہتی میرا یہ تصور صحیح نہیں ہے'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہر حال وہ نا امید نہیں تھی۔ آسیہ اسی کیفیت میں تھی کہ حضرت موسیٰ نے اپنی لاٹھی کو پکڑا ہوا' ہوا میں لہرایا' اور زمین پر چھوڑ دیا۔ آواز تو نہیں آئی مگر وہ ایک بہت بڑا ڈراؤنی قسم کے اژدھے میں تبدیل ہوگئی' اور اپنے سر کو اوپر اٹھایا' اور اپنے زہر آلود دانتوں کو ظاہر کر دیا' فرعون پر سخت خوف طاری ہوا' اور وہ اس کیفیت میں فرعون کی طرف جانے لگا' ایسا لگتا تھا گویا اب فرعون کو نگلنے والا ہے۔

فرعون خود کو سنبھال کر کہنے لگا' موسی! بس یہی کچھ تمہارے پاس ہے یا اس کے علاوہ اور بھی کوئی کھیل ہے؟ تو حضرت موسی علیہ السلام نے اپنا دستِ مبارک دراز کیا' اور اپنے بغل میں داخل کر کے باہر نکالا تو چمکنے لگا' اور اس کی روشنی اتنی تیز تھی کہ آنکھیں اسکی طرف دیکھ کر خیرہ ہو جاتیں' اور پورا ماحول جگمگانے لگا حتی کہ پورے افق پر اس کی روشنی پھیل گئی۔

آسیہ ان تمام مشاہدات و مناظر کو دیکھ کر کہنے لگی: اللہ تعالیٰ یقیناً موسیٰ کی مدد کرنے والے ہیں' ان کو کامیاب اور فرعون کو شکست دینے والے ہیں آسیہ سانپ کے اس حیران کن نظر کو دیکھ کر ڈر گئی' اور کانپنے لگی' لیکن ساتھ ہی وہ امید کرنے لگی کہ اب اس سے میرے شوہر کے اندر خوف و رعب اپنے لئے جگہ بنالیگا' اور موسی کی حقانیت کا اعتراف کریگا' اپنے ظلم و جور سے باز آئیگا' آسیہ اپنے شوہر کے جہل اور ظلم و تعدی سے سخت کڑھتی تھی' اور اس سے بھی سخت تکلیف اس وقت ہوتی تھی جب فرعون اپنے ظالم قسم کے وزراء کی باتوں میں آ کر مزید ظلم کرتا' اس کو خدا ماننے کی صورت میں اس کے تکبر میں مزید اضافہ ہوتا اور بنی اسرائیل پر ظلم کرنے میں اضافہ ہوتا۔

مگر آسیہ کی امیدوں پر اس وقت پانی بھر گیا جب فرعون نے اپنی قوم سے مخاطب ہو کر یہ کہا: اے میری قوم! موسی اور اس کے بھائی دونوں ساحر ہیں۔ اپنے جادو کے ذریعے تمہیں تمہاری زمین سے نکالنا چاہتے ہیں۔ اب بتاؤ تمہارا کیا ارادہ ہے تو فرعون کے وزراء میں سے کسی نے مشورہ دیا' کہ بادشاہ سلامت! موسی و ہارون کے سحر کا جواب دینا چاہئے۔ آپ پورے مصر میں اپنے نمائندہ بھیج دیجئے اور وہ تمام ماہر جادوگروں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو لیکر آپ کے دربار میں حاضر ہوں' تا کہ سحر کے ذریعے موسیٰ کو مغلوب کر دیں۔ فرعون نے اس رائے کو پسند کیا۔ شہر کے ہر طرف سے جادوگروں کو طلب کیا' آسیہ نے جادوگروں کے قصے کو پہچان لیا۔ لیکن موسیٰ علیہ السلام کے اس کلام کے متعلق سوچنے لگی جو فرعون سے مخاطب ہو کر ان الفاظ میں کہا تھا:

﴿ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴾ (طٰہٰ: ٤٧)

''ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیجدے ان کو سزا نہ دیں۔ ہم لائے تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک معجزہ اور سلام ہو راہِ ہدایت پر چلنے والوں کو''۔

اور آسیہ حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے اس کلام پر بھی غور و فکر کرنے لگی:

﴿ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴾ (طٰہٰ: ٤٨)

''ہماری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ اللہ کا عذاب اس شخص پر آئے گا جو جھٹلاتا ہے اور (دین سے) منہ موڑتا ہے''۔

آسیہ تمام مذاکرات پر غور کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بلاغت' فصاحتِ زبان سے متاثر ہوئیں۔ اور آسیہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنے رب کی صفات بیان کرنا بھی یاد آیا جو آپ نے فرمایا:

﴿ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴾ (طٰہٰ: ٥٠)

''اور ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور پھر اس کو راہ راست پر لگا دیا''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسیہ ان تمام پر ایمان لائی۔ دل دل میں فرعون سے کہا: فرعون تم موسیٰ کے ساتھ بحث و مباحثے میں ناکام ہوا' خاص کر جب تم نے۔

﴿ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴾

کہہ کر پوچھا' اور موسیٰ نے اس کا جواب ان الفاظ میں دیا:

﴿ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى (٥٢) الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى (٥٣) كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى (٥٤) ﴾ (طٰہٰ: ٥١-٥٤)

''ان لوگوں کا علم میرے پروردگار کے پاس دفتر میں ہے میرا رب نہ غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے' وہ ایسا ہے جس نے تم لوگوں کے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے واسطے راستے بنائیں اور آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعے سے اقسام مختلفہ کے نباتات پیدا کئے خود کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ ان سب چیزوں میں اہل عقل کے واسطے نشانیاں ہیں''۔

آسیہ تمام کلمات پر غور کرتی رہیں' اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والی سب سے پہلی خاتون ہیں' اپنے ان تمام احساسات اور جذبات کا تذکرہ اپنی ایک خادمہ زوجۂ حزقیل کے سامنے کیا۔ حزقیل مؤمن تھا' مگر فرعونیوں سے اپنے ایمان کو چھپا رکھا تھا۔ اور اس کی بیوی بھی اپنے شوہر کے ساتھ حضرت موسیٰ پر ایمان لا چکی تھی' چنانچہ حضرت آسیہ حزقیل کی بیوی کے ساتھ اپنی قلبی کیفیات' موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کا تذکرہ کر رہی تھی کہ اچانک فرعون چیخ چیخ کر بولنے لگا' اس کی آواز باہر وسیع وعریض صحن تک پہنچ گئی وہ کہہ رہا تھا' موسیٰ کل اپنے جادو کا حشر دیکھے گا' اس کے جادو کے تمام کام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطل ہوں گے۔

دوسرے دن تمام لوگ فرعون اور ساحروں کی اجتماع گاہ میں جمع ہو گئے' جادگروں نے اپنا کرتب دکھایا' اپنی رسیوں کو جادو کے ذریعے چلتے ہوئے سانپوں کی صورت دی اس سے فرعون اور اس کے کارندے بڑے خوش ہوئے' اور موسیٰ علیہ السلام کو خوف پیدا ہوا کہ فیصلہ کس طرح ہوگا' کہ میری لاٹھی بھی سانپ بن جائے گی تو فرق کس طرح کیا جائے گا' لیکن اللہ تعالیٰ نے اس وقت تنبیہ فرمائی اور اطمینان دلایا۔ مگر آسیہ جادوگروں کی ماہرانہ کردار کو دیکھ کر کانپ اٹھی' خوف زدہ سی ہوگئی' اتنے میں حضرت موسیٰ نے اپنی لاٹھی کو زمین پر چھوڑ دیا تو اچانک ایک عجیب وغریب سریع الحرکت سانپ بن گئی' اور جادوگروں کے سانپوں کے بالمقابل کھڑا ہوا اور ہر سامنے آنے والے سانپ کو فوراً نگلنے لگا یہاں تک کہ تمام سانپوں کو نگل کر میدان خالی کر دیا۔ اس عجیب وغریب منظر کو دیکھ کر آسیہ کی خوشی کی کوئی انتہاء نہ رہی۔ اندر سے خوشی سے آواز نکلی' قریب تھا کہ باآواز بلند کہہ دے۔ مگر خود کو سنبھال کر آہستہ سے کہا: الحمد للہ' تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے حضرت موسیٰ کو نجات دی' کہا:

فرعون جادوگروں کے مقابلے میں حضرت موسیٰ کی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا مگر اُس وقت اللہ تعالیٰ کی خوب تعریف بیان کی جو جادوگروں نے موسیٰ پر ایمان لانے کا اعلان کیا' اگرچہ فرعون نے ان جادوگروں کو سخت سزا دی اور ان کو قتل کر ڈالا مگر ایمان لانے پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کو اجرِ عظیم سے نوازیں گے۔

اس اجتماعی ذلت کے بعد فرعون ذلیل ورسوا اور سرنگوں ہو کر اپنے محل کی طرف لوٹا اور آسیہ بھی محل کی طرف لوٹی' مگر کسی قسم کی گفتگو نہ کر سکی' اس لئے کہ یہ سارا منظر اس نے دیکھا تھا اور فرعون اپنے وسیع وعریض دربار میں بیٹھا اور دھمکی دیتے ہوئے کہنے لگا:

﴿ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ إِنِّي أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَن يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مجھ کو چھوڑ دو کہ مار ڈالوں موسیٰ اور پڑا پکارے اپنے رب کو۔ میں ڈرتا ہوں کہ بگاڑے تمہاری راہ یا نکالے ملک میں خرابی''۔

اتنے میں آسیہ نے دیکھا کہ ایک شخص وسطِ مجلس میں اٹھا اور بولنے لگا' وہ تھا حزقیل' آسیہ کی خادمہ کا شوہر' آسیہ کہنے لگی: کہ اگر یہ نہ ہی بولے تو اچھا ہے' یہ اس لئے کہا کہ فرعون کی طرف سے تکالیف پہنچنے کا خطرہ تھا۔

حزقیل بڑے زوردار آواز میں یوں بولنے لگا:

﴿ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلاً اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وقد جاء کم بالبینٰت من ربکم وان یك کاذبا فعلیه کذبه وان یك صادقا یصبُکُمْ بعض الذی یعدکم صلے ان اللّٰه لا یهدی من هو مسرف کذاب ۝ یقوم لکم الملك الیوم ظٰهرین فی الْارض فمن ینصرنا من بأس اللّٰه ان جاء نا﴾ (سورۃ غافر: ۲۸'۲۹)

''کیا مار ڈالتے ہو ایک مرد کو اس پر کہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور لایا ہے تم میں کھلی نشانیاں تمہارے رب کی اور اگر وہ جھوٹا ہوگا تو اس پر پڑے گا اس کا جھوٹ اور اگر وہ سچا ہوگا تو تم پر پڑیگا کوئی وعدہ جو دیتا ہے بے شک اللہ راہ نہیں دیتا اس کو جو بے لحاظ جھوٹا اے قوم میری تمہارا راج ہے آج چڑھ رہے ہو پھر ملک میں پھر کون کریگا ہماری اللہ کی آفت سے اگر آ گئی ہم پر''۔

حزقیل کی باتوں سے فرعون کو بہت زیادہ غصہ آیا' اور حیران سا ہو گیا کہ اس کو میرے سامنے اس طرح بولنے کی جرأت کیسے ہوئی' اور موسیٰ نے کس لب و لہجے سے مدافعت کی' اور موسیٰ کو مجھ پر ترجیح دی' اور برملا سب کے سامنے موسیٰ پر ایمان لانے کا اعلان کیا' یہ سب کچھ کیوں کر ہوا جبکہ میں ہی ان کا معبود ہوں؟ حزقیل نے صرف اس پہ بس نہیں کی' بلکہ اپنے کلام کو جاری رکھا' اور فرعون کے تمام درباریوں کو خیر خواہانہ مشورہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ نصیحت کی اور کہنے لگا:

﴿یٰقَوۡمِ اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ مِّثۡلَ یَوۡمِ الۡاَحۡزَابِ ۝ مثل داب قوم نوح و عاد وثمود والّذین من بعدهم وما اللّٰه یرید ظلما للعباد ۝ و یقوم انی اخاف علیکم یوم التناد ۝ یوم تولون مدبرین مالکم من اللّٰه من عاصم و من یضلل اللّٰه فماله من هاد﴾ (سور غافر: ۳۰۔۳۳)

''اے میری قوم! میں ڈرتا ہوں کہ آئے تم پر ان فرقوں جیسے رسم بری قوم نوح اور عاد اور ثمود کی اور جو ان کے پیچھے ہوئے اور اللہ بے انصافی نہیں چاہت بندوں پر اور اے میری قوم میں ڈرتا ہوں کہ تم پر آوے دن ہانک پکار کا' جس دن بھاگو گے پیٹھ دیکر کوئی نہیں تم کو اللہ سے بچانے والا اور جس کو غلطی میں ڈالے اللہ تو کوئی نہیں اس کو سوجھانے والا''۔

آسیہ حزقیل کی باتوں کو غور سے سن بھی رہی تھی ساتھ ساتھ حزقیل کے متعلق ڈر بھی رہی تھی کہ فرعون طیش میں آ کر اس کو سزا نہ دے' ادھر فرعون نے حزقیل کو پکڑنے' ہلاک کرنے کا پکا ارادہ کیا' اس لئے کہ فرعون کے خاندان اور درباروالوں سے آج تک اس قسم کی باتیں کسی نے بھی نہیں کی تھیں۔ مگر اس کے قریب ترین شخص حزقیل کی اس نصیحت نے فرعون کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا' بلکہ اس کی شیطنت وسرکشی انتہا کو پہنچی۔

ادھر حزقیل فرعون کے دستبرد سے نکل کر روپوش ہوگیا بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہے' کہ اللہ تعالیٰ نے فرعون کے عذاب سے اس کو نجات دی' کیوں کہ وہ انتہائی مخلص صادق شخص تھا' اور لوگوں کو نصیحت کرتا' اس سلسلے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی کوئی پرواہ نہ کرتا' فرعون اپنے کمرے میں بیٹھ کر موسیٰ کے متعلق سخت غصے میں حضرت آسیہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا' کہنے لگا: دیکھئے' اس کی پرورش میں نے کی' پھر میرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف نیا دین لیکر آیا' شاید اس کلام سے فرعون کاہن کی اس بات کی طرف اشارہ کر رہا تھا کہ ''بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیری مملکت کے زوال کا باعث بنے گا'' فرعون سخت غم وغصہ میں تھا مگر اس نے محسوس کیا کہ اس کی بیوی آسیہ ان جذبات واحساسات میں اس کی ہم نوا نہیں ہے' اور اس کی باتوں کی طرف بھی کوئی خاص توجہ نہیں دے رہی ہے' تو فرعون نے چیخ کر کہا: موسیٰ کے متعلق میرے جذبات واحساسات میں تم میرے شریک کیوں نہیں ہو رہی ہو؟ کیا تم میری بیوی نہیں ہو؟۔

آسیہ کہنے لگی: تم موسیٰ کو ناپسند کیوں کرتے ہو؟

فرعون حیران ہو کر کہنے لگا: اس لئے کہ وہ میرے معبود ہونے کا قائل نہیں' میرے علاوہ کسی دوسرے معبود کا قائل ہے' آسیہ نے کہا: تم موسیٰ کے متعلق بدگمانی کا شکار مت ہو جاؤ۔ آج جو واقعات وحالات رونما ہوئے ہیں ان پر غور کرو' تدبر سے کام لو' کہ موسیٰ کیوں کر حق پر نہیں ہے؟ کیا تو نے اپنے وزیر ہامان کی جھوٹی باتوں کی تصدیق نہیں کرتے ہو؟۔

ہامان حضرت موسیٰؑ کو پسند نہیں کرتا' وہ چاہتا ہے تم موسیٰ کے ساتھ دشمنی کرو۔ اور ہامان یہ بھی چاہتا ہے کہ تیرے دل میں اس کے علاوہ کوئی اور نہ ہو' تم یہ کیوں نہیں کہتے' کہ ہامان غلطی پر ہے اور موسیٰ کی بات درست ہے؟ آسیہ کی گفتگو سننے کے بعد تھوڑی دیر خاموش رہا' پھر تعجب کی نظر سے آسیہ کی طرف دیکھنے لگا کہ اس کی زبان سے کس قسم کی باتیں جاری ہوئیں۔ یہیں سے آسیہ کے بارے شک کرنا شروع کیا' اور ان کی ہر بات کو شک کی نظر سے دیکھنے لگا۔ حتی کہ اس کی بیٹیوں کی خادمہ زوجۂ حزقیل کے متعلق بھی شک کرنے لگا' اور ان کے تمام امور کی نگرانی کے لئے جاسوس چھوڑے' جو اس کے ہر عمل کو دیکھتے۔ بالآخر فرعون تک یہ بات پہنچ گئی کہ حزقیل کی بیوی' آسیہ کی خادمہ موسیٰؑ کے پیروکاروں میں سے ہے۔ اس وقت فرعون سخت غضبناک ہوا' اس لئے کہ موسیٰؑ کا دین اس کے محل میں داخل ہو گیا' اس کی بیوی اس کے خدام اس کی ہمیشہ اور ہر وقت تعظیم کرنے والے' اس کو معبود ماننے والے کارندوں حاشیہ نشینوں کے اندر بھی دین موسیٰ داخل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا' فرعون چیخ اٹھا' اور کہنے لگا: خادمہ آسیہ اور اس کے شوہر کے لئے موت ہے' ان کو ایسی سخت ترین سزا دینا ضروری ہو گیا ہے یہاں تک کہ وہ مر جائیں۔

آسیہ اپنی خادمہ کے متعلق خوف میں مبتلا ہوئیں۔ جب خوف ختم ہوا تو آسیہ نے کہا: میری خادمہ کو ان باتوں کا کوئی علم نہیں ہے' یہ اس لئے کہا تا کہ فرعون اس پاکیزہ مومنہ عورت کو سزا دینے سے باز رہے' لیکن فرعون نے آسیہ کی باتوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دی' اور ترش روئی اختیار کی' اور گویا یوں کہہ رہا تھا تو بھی مشکوک ہے' تو بھی موسیٰ کی پیروکار لگ رہی ہے۔ سخت تند و تیز نظروں سے آسیہ کی طرف دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا' اور کہنے لگا: حزقیل کی بیوی کہاں ہے؟ اس کو میرے سامنے حاضر کرو' اپنے درباریوں کو حکم دیا۔

چنانچہ فرعون کے کارندے آئے' آسیہ کی خادمہ فرعون کی بیٹیوں کے بالوں کو کنگھی کرنے والی خاتون اور زوجہ حزقیل کو پکڑا' اور ہر طرف سے ان کو پکڑا' کسی نے اس کا بازو پکڑا' کوئی بالوں کو پکڑ کر کھینچنے لگا' اسی طرح بے دردی سے اسے کھینچ کر فرعون کے سامنے حاضر کیا۔ فرعون نے اس سے سوال جواب شروع کیا' کہنے لگا: اے خیانت کار عورت! تیرا رب کون ہے؟ وہ کہنے لگی: میرا اور تمہارا رب اللہ ہے۔ جس نے ہم سب کو پیدا کیا' اس جواب پر فرعون چیخ اٹھا' ارے تم میرے سامنے یہ باتیں کہہ رہی ہو؟ پھر اپنے فوجیوں سے کہا: اس کو جلا ڈالو۔ بلکہ اس کو جلانے سے پہلے اس کے بیٹوں کو اس کے سامنے جلا دو۔ تا کہ اپنی آنکھوں سے اپنے بیٹوں کو مرتے دیکھے۔

چنانچہ فوجیوں نے آگ بھڑکائی' فرعون اس کو تکلیف پہنچاتا اور اس سے سوال کرتا کہ تیرا رب کون؟ اور وہ جواب میں کہتی: میرا رب ایک اللہ ہے' یکتا ہے' بے نیاز ہے' اس جواب پر سزا میں مزید اضافہ کرتا۔ اس پر بس نہیں کی بلکہ اس کے شیر خوار بچے کو اس کے سامنے عذاب دینے لگے' بچہ گویا اپنی والدہ کی طرف رخ کر کے کہہ رہا تھا' امی جان! صبر سے کام لیں' آپ حق پر ہیں' دل کو پریشان کرنے والے اس منظر کو دیکھ کر آسیہ کی آنکھیں اشک بار ہوئیں اور مسلسل روتی رہیں اور با آواز بلند کہنے لگی: فرعون! تیرے لئے ہلاکت ہو' میرا رب تجھے عذاب میں مبتلا کر دے' اس وقت فرعون نے آسیہ کی طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ کر کہا' آسیہ بدل گئی ہے شیطان زدہ اور پاگل ہوگئی ہے۔

آسیہ نے جواب میں کہا: مجھے کچھ نہیں ہوا۔ شیطان زدہ ہوں نہ پاگل' بلکہ میری عقل کامل ہے' میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہوں جو میرا' تمہارا اور ان تمام لوگوں کا رب ہے' اور تمام جہانوں کا رب ہے' اس جواب پر فرعون کا جوشِ غضب اپنی انتہاء کو پہنچا' اور اس کی خادمہ کی طرح اس کو بھی سخت ترین سزا دینے کا حکم دیا مگر سزا دینے سے پہلے آسیہ کی والدہ کو حاضر کرنے کا حکم دیا' تاکہ وہ آئے اور اپنی بیٹی کے معاملے کو دیکھے۔ چنانچہ آسیہ کی والدہ آئیں اور سارے معاملے سے مطلع ہوگئیں اور اپنی بیٹی آسیہ کے پاس گئی' اور حالات و واقعات کے متعلق جاننا چاہا اور بیٹی سے استفسار کیا' کہنے لگی: لوگ آپ کے متعلق جو عجیب وغریب باتیں کرتے ہیں آیا وہ درست ہیں؟ کیا تم موسیٰ (علیہ السلام) پر ایمان لائی ہو؟۔

آسیہ کہنے لگی: جی ہاں! سب کچھ درست ہے اور موسیٰ واضح حق پر ہے اور جو دین موسیٰ پیش کرتا ہے وہ حق ہے' ان کی والدہ نے اس کو فرعون کی بات ماننے پر آمادہ کرنے کی بھرپور کوشش کی مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ تو فرعون نے آسیہ کو عذاب دینے کا حتمی حکم صادر کیا' فوجی کوڑوں سے اس کو مارنے لگے۔ اس منظر کو فرعون اور اس کے حاشیہ نشین بھی دیکھ رہے تھے' جب آواز نکلتی تو مزید مارنے کا حکم دیتا' تاکہ سب کے سامنے فرعون کے الٰہ ہونے کا اقرار کرے۔ مگر آسیہ ہیں کہ مار کھائی جا رہی ہیں اور رب عظیم کے دربار میں ان الفاظ سے بار بار دعاء کر رہی ہیں:

﴿رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ (التحریم: ۱۱)

تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی' اور صدیقین وشہداء کے اعلیٰ ترین طبقے میں شامل کیا اور جنت کی عظیم نعمت سے نوازا اور فرعون اور اس کی فوج کو غرق کیا اور آئندہ آنے والے لوگوں کے لئے اس کو عبرت بنا کر رکھ دیا۔

واللہ عزیز ذوانتقام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ امّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

فرمانِ باری ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ج وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴾ (سورة النور: ۱۱-۱۲)

''جن لوگوں نے یہ طوفان برپا کیا ہے وہ تمہارے میں کا ایک گروہ ہے تم اس کو اپنے حق میں برا مت سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے ان میں سے ہر شخص کو جتنا کسی نے کچھ کیا تھا گناہ ہوا اور ان میں سے جس نے اس میں سب سے بڑا حصہ لیا اس کو سخت سزا ہوگی جب تم لوگوں نے یہ بات سنی تھی تو مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے آپس والوں کے ساتھ گمان نیک کیوں نہ کیا اور یوں کیوں نہ کہا کہ صریح جھوٹ ہے''۔

حضرت عائشہؓ صحابی رسول حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صاحبزادی ہیں جن کے متعلق فرمانِ رسول ہے:

﴿ الا ان امن الناس علیّ فی ماله وصحبته ابوبکر ولو کنت متخذا خلیلا لا تخذت ابابکر خلیلا' ولکن اخوة الاسلام ﴾ (۱)

''سن لو تمام لوگوں میں اپنے مال و جان کے ذریعے میرے ساتھ

(۱) مسلم' تاریخ طبری۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسان کرنے والے ابوبکر ہیں۔ اگر میں کسی دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا''۔

امّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے انتقال اور ام المؤمنین حضرت سیدہ سودہ بنت زمعہؓ سے نکاح کے بعد حضورﷺ نے حضرت عائشہؓ کو پیامِ نکاح دیا۔ نبی کریمﷺ کی طرف سے حضرت خولہ بنت حکیمؓ نے حضرت عائشہؓ کو پیامِ نکاح پہنچایا۔ اس پیغام کے متعلق حضرت خولہؓ خود فرماتی ہیں: میں ابوبکرؓ کے گھر گئی' حضرت عائشہؓ کی والدہ ام رومان سے ملاقات کی اور ان سے کہا: اے ام رومان! تم پر اللہ تعالیٰ نے کس طرح خیر و برکت نازل کی ہے؟۔

امّ رومان نے کہا: وہ کیا ہے؟۔

خولہؓ بولی: رسول اللہﷺ نے مجھے بھیجا ہے کہ میں ان کی طرف سے عائشہؓ کو پیامِ نکاح دوں۔

ام رومان نے کہا: بہت اچھا' ٹھہریئے' ابوبکر آنے والے ہیں' حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے' خولہؓ نے واقعہ ان کے سامنے ذکر کیا۔

عائشہؓ کو جبیر بن مطعمؓ نے بھی پیغامِ نکاح دیا تھا' مگر آپﷺ کو ترجیح دی' اس طرح ان کا نکاح حضور ﷺ کے ساتھ ہوا' پانچ سو درہم مہر مقرر ہوا۔

رخصتی:

اس کے بعد رسول اللہﷺ نے مدینے کی طرف ہجرت فرمائی' حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی آپ کے رفیقِ سفر تھے۔ مدینہ منورہ میں پہنچ کر کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد حضرت زید بن حارثہؓ کو اپنے اہلِ خانہ کو مدینہ لے آنے کے لئے مکہ بھیجا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی اپنے بیٹے عبداللہ کو پیغام بھیجا' کہ اپنی ماں اور بہنوں حضرت اسماء اور عائشہؓ کو لیکر مدینہ منورہ آجاؤ' چنانچہ حضرت زید بن حارثہؓ مکہ کی طرف چل پڑے۔ ان کے ساتھ آپﷺ کے ایک غلام ابورافع بھی تھے۔ مکہ پہنچے' واپسی میں ان کے ساتھ حضرت ابوبکر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب اہل و اولاد مدینہ آ ئے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کی رخصتی مدینہ میں ہوئی۔

لیجئے! رخصتی کا واقعہ خود حضرت عائشہؓ سے سنتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

نبی کریم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے' انصار کے لوگ جمع ہو گئے' میری والدہ میرے پاس آئی' میں جھولا جھول رہی تھی' والدہ نے مجھے جھولے سے نیچے اتارا۔ میرے بالوں کو درست کیا' منہ ہاتھ دھویا' پھر مجھے لیکر چلیں۔ دروازے پر پہنچ کر رک گئیں' میرا سانس پھول رہا تھا' پھر مجھے لیکر گھر میں داخل ہوئیں۔ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں ایک چارپائی پر تشریف فرما ہیں۔ حجرے میں بٹھا کر میری والدہ نے حضور ﷺ سے فرمایا: یہ تمہاری اہلیہ ہے' اللہ ان میں آپ کے لئے برکت ڈالدے۔

لوگ اٹھ کر چلے گئے' زفاف میرے ہی گھر میں ہوا' اونٹ ذبح کیا گیا نہ بکری البتہ سعد بن عبادہؓ کے گھر سے جو برتن آپ ﷺ کے گھر آیا کرتا تھا۔ بس وہی آیا۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ بیتِ نبویؐ میں سعادت بھری زندگی گزارتی' ایام گزرتے گئے لیکن حالات ایک جیسے نہیں رہتے۔ بعض مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے' چنانچہ منافقین کی طرف سے آپ پر تہمت کا واقعہ رونما ہوا' جو حضرت عائشہؓ کے لئے شرف و عزت اور پاکبازی و پاکدامنی کی خدائی سند ملنے کا سبب بنا' اللہ تعالیٰ خود بیت نبوی کی حفاظت کرنے والا ہے۔

تہمت کا واقعہ:

حضور ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تو ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کو اپنے ساتھ لیتے' اس کے لئے آپ قرعہ اندازی کرتے' جن کا نام نکل آتا انہی کو سفر میں اپنے ساتھ لے جاتے۔ چنانچہ غزوہ بنی المصطلق کے موقع پر بھی قرعہ اندازی کی گئی تو حضرت عائشہؓ کا اسمِ گرامی نکل آیا۔

بنو المصطلق قبیلہ بنو خزاعہ کا ایک بطن ہے' اس کو بنو جزیمہ بھی کہتے ہیں' جذیمہ کا معنی مصطلق ہے یعنی آواز بلند کرنا' اس غزوہ کو غزوہ مریسیع بھی کہتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوہ "مریسیع" نامی کنوئیں کے پاس واقع ہوا تھا۔ غزوہ مریسیع یا مصطلق کے لئے جانے کا سبب یہ ہوا کہ نبی کریم ﷺ کو یہ پیغام پہنچا کہ قبیلہ بنی مصطلق کے سردار نے حضور ﷺ سے لڑنے کے لئے تمام قبائل کو جمع کیا ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے قبیلہ مصطلق کے سردار حارث بن ضرار کے حالات معلوم کرنے کے لئے اپنے ایک شہسوار بریدہ بن الحصیب رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ بریدہ بن الحصیب رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ مجھ کو اس بات کی اجازت دیں گے کہ میں ان کے شر سے بچنے کے لئے کچھ باتیں بتاؤں؟ آپ ﷺ نے اس کی اجازت دی۔

حضرت بریدہ وہاں سے چل کر مریسیع نامی کنوئیں کے پاس پہنچ کر دیکھا کہ انہوں نے لڑائی کے لئے مکمل تیاری کی ہے' اپنی تمام جمعیت اور اسلحہ کو جمع کیا ہے۔

وہ حضرت بریدہ کو سامنے آتے دیکھ کر ان سے معارضہ کرنے لگے۔ تو حضرت بریدہ نے فرمایا! میں تم میں کا آدمی ہوں' مجھے تمہارے آنے کی اطلاع ملی تو میں آپ لوگوں کے ساتھ ملکر محمدؐ کے ساتھ لڑنے کے ارادے سے آیا ہوں۔ البتہ میں واپس جا کر اپنے خاندان اور قبیلے والوں کو بتاؤں کہ وہ بھی ہمارے ساتھ مل جائیں تاکہ ہم ایک مضبوط قوت بن کر یکبارگی حملہ آور ہوکر اس شخص (محمدؐ) کے پیروکاروں کو صفحہ ہستی سے مٹا کر دم لیں۔ حارث بن ضرار نے کہا: بھائی جان! جلدی کرو۔ اس کام کو جلدی انجام دو' تو حضرت بریدہؓ نے فرمایا: ابھی میں اپنی سواری پر سوار ہوکر اپنی قوم کی طرف جاؤں گا اور ایک بہت کثیر جماعت لے کر آؤں گا۔ ہم سب ملکر محمدؐ کے ساتھ برابر لڑیں گے۔ حضرت بریدہ یہ کہہ کر اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے۔ سیدھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے' اور واقعے کی خبر دی۔

چنانچہ آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کو لیکر مدینے سے روانہ ہوئے' آپ کے ساتھ آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ بھی ہم سفر ہوئیں اور مدینہ منورہ کے لئے حضرت زید بن حارثہ کو اپنا نائب مقرر فرمایا' آپ کے ساتھ غزوہ کے لئے جانے والے لوگوں میں بعض معروف منافقین بھی شامل تھے۔ جیسا کہ عبداللہ بن ابی بن سلول وغیرہ۔ منافقین مالِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غنیمت کے حصول کی غرض سے شاملِ قافلہ ہوئے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین کا جھنڈا حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اور انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہؓ کو عطا فرمایا: اور حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ تم ان کفار کو دعوتِ اسلام دو۔ اور کہو: ''لآ اِلٰہ الاّ اللّٰہ'' کا اقرار کرکے اپنی جانوں اور مالوں کو بچاؤ۔

چنانچہ حضرت عمرؓ نے بفرمان رسول کفار کو ان الفاظ سے دعوت اسلام دی۔ مگر تمام کفار نے دعوت اسلام کو ٹھکرا دیا' اور قبول اسلام سے انکار کیا' تو مسلمانوں اور کافروں کے درمیان تیر اندازی کا سلسلہ شروع ہوا' پھر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو بکبارگی حملہ کرنے کا حکم دیا' چنانچہ مسلمانوں نے ایک دم حملہ کیا تو وہ مقابلہ نہ کرسکے' شکست سے دوچار ہوئے۔ دس آدمی ان کے مارے گئے' باقی تمام مرد و زن قیدی بنا لئے گئے' ان کے مردوں کی تعداد سات سو تھی۔ بہت مال بطورِ غنیمت حاصل ہوا' جن میں دو ہزار اونٹ اور پانچ ہزار بکریاں بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ آپ ﷺ نے قیدیوں کو باندھنے کا حکم فرمایا' اور حضرت بریدہؓ کے لئے خاص حصہ مقرر فرمایا۔ حارث بن ضرار اسلام لائے اور ان کی بیٹی جویریہ بنت الحارث سے آپ ﷺ نے نکاح کیا' آپ کا نکاح حارث اور اس کے قبیلے کے لئے عظیم برکت کا سبب بنا۔ کیوں کہ نبی کریم ﷺ کے رشتے کی وجہ سے صحابہؓ نے ان کو آزاد کیا' بہرحال غزوہ سے صحابہ واپس ہوئے۔ رات کا اندھیرا چھا گیا' ہر ایک اپنی اپنی سواریوں اور بعض پیادہ محوِ سفر ہوئے' آیئے اس سارے واقعے کو حضرت سیدہ طاہرہ حضرت عائشہؓ سے سنتے ہیں:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں حضور ﷺ کے ہمراہ نکلی' میرا سفر پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد تھا۔ میں ھودج کے ساتھ اٹھائی اور اتاری جاتی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ غزوہ سے فارغ ہوئے اور واپس مدینے کی طرف لوٹے۔ ہم مدینہ کے قریب پہنچے آپ ﷺ نے پڑاؤ ڈالنے کا حکم فرمایا' تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد کوچ کا حکم ہوا' تو میں اپنی ضرورت (قضائے حاجت) پوری کرنے کے لئے باہر چلی گئی' جب واپس آئی تو معلوم ہوا کہ میرا ہار کہیں گر گیا ہے تو میں اپنے ہار کو تلاش کرنے کے لئے گئی۔ اتنے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ چل پڑے، اور میرے ھودج کو اٹھا کر میری اونٹنی پر رکھا، وہ یہ سمجھے کہ میں ھودج کے اندر ہوں۔ میں اس وقت کم سن ہلکی پھلکی تھی[1] چنانچہ حضرت عائشہؓ طاہرہ اپنی اسی جگہ بیٹھی رہیں جہاں پہلے بیٹھی تھی۔ وہ اسی حالت میں چادر میں لپٹی ہوئی تھیں، ایک دیہاتی شخص جو قافلہ کے کوچ کرنے کے بعد پیچھے آرہا تھا اور سامان وغیرہ دیکھنے کا کام سرانجام دیا کرتا تھا، اپنی اونٹنی کو تیزی کے ساتھ چلاتے ہوئے آیا، تو اچانک اس کو ایک شخص بیٹھا ہوا نظر آیا جو اپنے لباس میں لپٹا ہوا ہے آہستہ آہستہ اس کے قریب آیا، اور دیکھا کہ وہ ام المؤمنین حضرت سیدہ طاہرہؓ ہیں۔ انہیں دیکھتے ہی حیران ہوگیا، اور خوف زدہ ہوا، زبان سے با آواز بلند ''انا للہ وانا الیہ راجعون '' کہا زوجہ رسول اللہ ﷺ! تم یہاں کیسے؟ لیکن عائشہؓ شرم وحیاء کی وجہ سے کوئی جواب نہیں دیا، پھر اس شخص (صفوان بن معطل السلمی) نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا۔ حضرت عائشہؓ سوار ہوئیں، حضرت صفوانؓ اونٹ کا زمام پکڑا اور قافلے کی طرف چل پڑے۔ اس سارے راستے میں حضرت صفوان نے ام المؤمنین کو اپنی نظروں سے نہیں دیکھا۔ حضرت عائشہؓ خود فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! اس نے میرے سے ایک لفظ بھی نہیں بولا اور میں نے سوائے ''انا للہ وانا الیہ راجعون '' کے کوئی لفظ سنا نہیں۔ حتی کہ اپنی اونٹنی کو بٹھایا، میں سوار ہوئی، اور وہ اونٹنی کے لگام کو پکڑ کر چل پڑا، یہاں تک کہ ظہر کے وقت قافلہ کے ساتھ جا ملے۔

مدینہ منورہ پہنچنے پر رسول اللہ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا، عائشہ! پیچھے کیوں رہ گئی؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: رات میں نے آپ کے کوچ کرنے کے اعلان کو سنکر قضاء حاجت کے لے چلی گئی۔ واپس جب اپنے کجاوے کے پاس آئی تو دیکھا کہ میرا ہار میرے گلے سے کسی طرح نکل کر گر گیا ہے اس کو تلاش کرنے کے لئے واپس چلی گئی، واپس آکر دیکھا۔ تو قافلہ کوچ کر چکا ہے، اس جگہ میرے علاوہ کوئی بندہ بشر نہیں تھا۔ میں خود کو چادر میں لپٹی اور اپنے کجاوے کے مقام میں ہی اس لئے بیٹھی رہی، تا کہ میری

(۱) تفسیر کبری۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاش کرنے والوں کو دقت نہ ہو اور خود مجھے تکلیف نہ ہو' اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی۔ صفوان کے ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' کی آواز سے جاگی۔

حضور اقدس ﷺ حضرت عائشہؓ کے قول کی تصدیق کی ان کی باتوں پر ذرا برابر بھی شک نہیں کیا' اور شک بھی کیسے کر سکتے تھے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہی نکاح کرنے کا حکم دیا تھا' وہ دنیا اور جنت دونوں میں ان کی بیوی ہیں اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہیں صدیق کی چشم و چراغ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے یار غار اور دوست ہیں۔ لیکن منافقین' کمزور ایمان والے لوگ اور کچھ برے قسم کے لوگوں نے جب ان کو صفوان کے ساتھ آتے دیکھا کہ صفوان کی اونٹنی پر سوار اور صفوان زمام پکڑا ہوا ہے تو تہمت لگانے میں دیر نہیں کی۔

منافقین کا سرکردہ عبداللہ بن ابی تھا' جب ان کو آتے دیکھا تو اپنے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا: اللہ کی قسم! یہ اس شخص سے محفوظ نہیں رہی اور نہ ہی محفوظ رہا ہوگا۔ یہی الفاظ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کی بہن حمنہ نے بھی دھرایا' شاعرِ رسول حسان بن ثابتؓ' مسطح بن اثاثہ اور زید بن رفاعہ نے بھی اس قسم کا کلام لیا۔

یہ خبر مدینے میں پھیل گئی' حتی کہ نبی کریم ﷺ کے کان مبارک تک پہنچ گئی' اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بھی اس خبر کے متعلق اطلاع ملی' مدینے کی ہر مجلس کی موضوع بحث بن گئی' چھوٹے بڑے سبھی اس کے متعلق گفتگو کرنے لگے' معاملہ لوگوں پر مشتبہ سا ہو گیا' تہمت اور دفاع کے متعلق معاملہ مختلط ہوا' مومنین کی پریشانیوں میں اضافہ ہوا' سبھی اپنی جگہ پریشان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ہی حق کو ظاہر اور واضح کرنے والے ہیں' اور اپنے نیک شریف اور مخلص بندوں کی مدافعت کرنے والے ہیں' ابوبکر صدیقؓ کا گھر یقیناً اللہ کی حفاظت میں ہے' کیوں کہ وہ شرف و مناقب' پاکی و پاکبازی کا مرکز ہے کیوں محفوظ نہ ہوگا' بہرحال تہمت کی یہ خبر سوائے حضرت عائشہؓ کے سبھی کے کانوں تک پہنچ گئی' مگر عائشہؓ اس سے بے خبر ہیں' ادھر وہ بیمار ہو گئی' اپنی بیماری کا تذکرہ اپنے والدین محترمین کے سامنے کرتی رہیں مگر اس لرزہ خیز خبر سے بے خبر ہیں' البتہ رسول اللہ ﷺ سے سابقہ لطف و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہربانی اور آپ کی طرف سے التفات کی کمی کو محسوس کیا۔ اس لئے کہ آپ کی مہربانیاں اور لطف وکرم ان کے ساتھ زیادہ تھے' مگر ان دنوں ان سے بات چیت میں بھی کمی آئی بس ضروری باتوں کے علاوہ مزید گفتگو نہیں ہوئی' ان کے پاس سے گزر کر بس یہی فرماتے:
''کیف تیکم'' تمہارا کیا حال ہے۔

حضرت عائشہؓ نے یہ خیال کیا کہ شاید دعوت الی اللہ کی مصروفیات اور وحی کے مشاغل کی وجہ سے زیادہ توجہ نہیں دے سکتے ہیں۔ اس طرح حالات چلتے رہے' آپ ﷺ کی بے التفائی کو محسوس کیا حضرت عائشہؓ خود فرماتی ہیں: اس کیفیت سے مجھے دلی تکلیف ہوئی' اور آپ کی بے رخی اور بے التفاتی کو دیکھ کر میں نے رسول اللہ سے درخواست کی' میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کی طرف سے اجازت ہو تو میں اپنی والدین کے گھر چلی جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جایئے' کوئی بات نہیں' چنانچہ میں اپنی والدہ کے پاس آئی اور مجھے کسی چیز کا بھی علم نہیں تھا۔ حتی کہ میری بیماری کے بیس دن سے زیادہ گزرے' اس واقعہ فاجعہ کے متعلق اُم المومنین خود فرماتی ہیں کہ نفاق کی کارستانیوں نے انہیں کس طرح ستایا' بیت نبوت کی عزت میں پنجہ نفاق کس طرح گاڑنے کی بدترین کوشش کی گئی' لیکن اللہ تعالیٰ جس کا حامی و ناصر ہو اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا وہی ذات شرفاء کی مدد کرنے والی ہے' پاک و پاکباز لوگوں کی پاکیزگی پر کوئی داغ دھبہ پڑنے نہیں دیتی۔

چنانچہ ام المومنینؓ فرماتی ہیں: ایک رات میں قضاءِ حاجت کے لئے نکلی' ام مسطح بنت ابراہیمؓ بن عبدالمطلب بھی میرے ساتھ ہوئی وہ حضرت ابوبکرؓ کی خالہ زاد بہن تھیں' چلتے چلتے وہ پھسل گئیں' اور کہنے لگیں: ''مسطح'' بدبخت ہوگیا' (وہ اس کا بیٹا تھا' اور بدری تھا) میں نے کہا تیرا ناس ہو' تو کیا کہہ رہی ہے؟ مسطح نے ہجرت کی ہے' اور بدری صحابی ہیں تو ''ام مسطح'' نے کہا: اے ابوبکر کی صاحبزادی! کیا تجھے خبر نہیں پہنچی ہے؟۔

میں نے جواب دیا: وہ کیا خبر ہے اے مسطح کی امی؟ تو وہ کہنے لگی: لوگ تیرے متعلق یہ یہ کہہ رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام مسطح کی باتیں سن کر حضرت عائشہؓ رونے لگیں‘ روتی ہوئی گھر کی طرف لوٹیں‘ گھر آ کر اپنی والدہ سے کہا: امی جان! اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمادے۔ لوگ میرے بارے کیا کیا کہہ رہے ہیں اور تم نے میرے سامنے اس کا تذکرہ تک نہیں کیا۔ تو ان کی والدہ ام رومان نے کہا: بیٹی! بے فکر رہو‘ ایسی کوئی بات نہیں‘ اللہ کی قسم! ایسا بہت کم ہوا کہ ایک خوبصورت عورت ہو‘ اور اس کا شوہر اس کے ساتھ محبت کرتا ہو‘ اور ان کے سوکنیں بھی ہوں اس کے خلاف باتیں نہیں ہوئی ہوں۔

یہ تو تھی حضرت عائشہؓ کی کیفیت‘ اور نبی کریم ﷺ کے قلب اطہر کو منافقین کے اس ہرزہ سرائی سے کتنی تکلیف ہوئی ہوگی۔ اس کا اندازہ کرنا بھی مشکل ہے‘ آپ ﷺ اگرچہ حضرت عائشہؓ کے متعلق مطمئن تھے آلِ ابوبکر سے آپ کی محبت بدستور تھی۔ اسی اثناء میں آپ باہر تشریف لائے‘ لوگوں سے بات چیت کی‘ اللہ تعالیٰ کی تحمید وثناء کے بعد فرمایا: لوگو! لوگوں کو کیا ہوا کہ میری اہلیہ کے سلسلے میں مجھے ایذا پہنچاتے ہیں‘ اور اس پر ناحق تہمت لگاتے ہیں‘ اللہ کی قسم! میں نے اپنی اہلیہ میں خیر کے سوا کچھ نہیں دیکھا‘ لوگ ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں اللہ کی قسم میں نے اس کے اندر خیر ہی خیر پائی۔ اس سے مسلمانوں کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے‘ نبی کریم ﷺ کو غم لاحق ہونے کی وجہ سے تمام مسلمان غمزدہ اور افسردہ ہوگئے‘ بعض صحابہؓ اس میں ملوث لوگوں سے انتقام لینے کے لئے تیار ہوئے‘ بلکہ بعض صحابہ ان لوگوں کے مقابلہ کرنے پر تل گئے۔ جب نبی کریم ﷺ سابقہ کلمات ارشاد فرمائے تو حضرت اسید بن حضیرؓ کھڑے ہوگئے‘ اور فرمایا: یا رسول اللہ! اگر تہمت لگانے والے اوس قبیلے سے تعلق رکھنے والے ہوں‘ تو ہم ان کے لئے کافی ہیں‘ انکا کام تمام کریں گے‘ اور اگر ان کا تعلق قبیلہ خزرج سے ہے تو آپ حکم کیجئے‘ خدا کی قسم یہ لوگ گردن اڑانے کے مستحق ہیں(۱)۔

حضرت سعد بن عبادہؓ کھڑے ہوئے اور حضرت اُسیدؓ کو مخاطب کر کے کہا:

(۱) قصص الانبیاء لابن کثیر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُسیدؓ! تم نے جھوٹ بولا' تم نے یہ بات اس لئے کی کہ تجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ خزرجی ہیں اگر یہ لوگ تیرے قبیلے کے ہوتے تم یہ کلمات نہ کہتے۔

حضرت اُسیدؓ نے غضبناک لہجے میں کہا: سعد! تم منافقین کی حمات کرتے ہو تم بھی ان کی طرح منافق نہ بنو؟ لوگوں کی آوازیں بلند ہوئیں قریب تھا کہ اوس اور خزرج کے درمیان لڑائی چھڑ جائے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ حضرت علی اور حضرت اسامہ بن زیدؓ کو بلایا' اور اس سلسلے میں ان سے مشورہ طلب فرمایا: تو حضرت اسامہؓ نے الِ ابی بکر کی تعریف کی' اور ان کے بارے میں کلمات خیر ارشات فرمایا: اور فرمایا: یا رسول اللہ! ہم آپ کی اہلیہ کے بارے بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتے ان میں خیر ہی خیر ہے' لوگ جو کچھ کہہ رہے ہیں صریح تہمت ہے' جھوٹ ہے' باطل ہے اور حضرت علیؓ نے فرمایا: یا رسول اللہ! عورتوں کی کوئی کمی نہیں۔ ان کے علاوہ بہت عورتیں ہیں' آپ باندی سے پوچھیئے' ان کے متعلق وہ آپ کو بتائے گی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت بریرۃؓ کو بلایا' اور ان سے فرمایا: بریرہ! کیا تو نے عائشہؓ کے اندر کوئی ایسی بات دیکھی ہے جو تجھے شک میں ڈالدے؟ حضرت بریرہؓ نے کہا: نہیں' اس ذات کی قسم جس نے آپ کو پیغمبر بنا کر مبعوث کیا' میں نے اس کے اندر ایسی کوئی بات نہیں دیکھی' حضرت علی بن ابی طالب کھڑے ہوئے اور حضرت بریرہؓ کو مارنے لگے اور کہنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ کو سچ سچ بتاؤ۔

تو بریرہؓ نے کہا: اللہ کی قسم! میں عائشہؓ کے اندر بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتی۔ میں حضرت عائشہؓ پر کچھ عیب نہیں لگا سکتی سوائے اس کے کہ میں آٹا گوندھ کر اس کی حفاظت کے لئے انہیں کہتی ہوں' وہ سو جاتی ہیں اور بکری آکر آٹے کو کھا جاتی ہے(۱)۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: اس کے بعد نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے' میرے پاس میرے والدین بھی تشریف فرما تھے۔ اور ایک انصاری عورت بھی بیٹھی ہوئی تھی' میں بھی رو رہی تھی اور وہ بھی' نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہوئے' اللہ تعالیٰ کی تحمید

(۱) السیرۃ النبویۃ لابن کثیر ج ۳۔ ص ۳۰۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتقدیس بیان کرنے کے بعد فرمایا: عائشہ! لوگ تیرے بارے جو کچھ کہہ رہے ہیں اگر وہ درست ہے تم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو (یعنی توبہ کر) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔

آپ ﷺ کا یہ ارشاد سننا تھا کہ آپ کے آنسو خشک ہو گئے' دہشت زدہ ہو گئیں' اور ماحول سے بے خبر ہو گئیں' بولنا چاہتی ہیں مگر زبان ساتھ نہیں دیتی' ہر عضو جواب دینے لگا۔ سوائے ان سوالیہ نگاہوں کے جوان کی والدین پر پڑیں کہ وہ ان کی طرف سے کوئی کلمات کہہ دیں' کہ جس سے اس کی درد کا مداویٰ بن جائے' مگر شیاطین کی زبانوں کے زد میں آنے والے مظلوم والدین سے ایک لفظ بھی نہ نکل سکا تو حضرت عائشہؓ نے اپنے والدین سے کہا: اباجان! آپ لوگ میری طرف سے جواب کیوں نہیں دیتے؟۔

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: پیاری بیٹی! اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے کہ کیا جواب دیں' ان کی والدہ ام رومان کچھ کہنا چاہتی تھیں مگر بیٹی کو پہنچی ہوئی سخت تکلیف کی وجہ سے بول نہ سکی۔ پھر حضرت عائشہؓ خود اپنے شوہرِ نامدار کی طرف متوجہ ہوئیں' درد و الم بھرے لہجے میں کہا: اللہ کی قسم! آپ نے جس توبہ کے بارے فرمایا: میں ہرگز توبہ نہیں کروں گی اللہ کی قسم! میں جانتی ہوں کہ اگر میں لوگوں کی کہی ہوئی بات کا اقرار کروں تو یہ خلاف واقعہ ہوگا۔ اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں' اور اگر میں انکار کرتی ہوں تو تم لوگ میری تصدیق نہیں کرو گے۔ پھر فرمایا: البتہ میں وہی الفاظ کہوں گی جو حضرت یوسف علیہ السلام کے والد نے فرمائے تھے:

﴿ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴾

''میں خوبصورتی سے صبر کرتا ہوں' اور جو باتیں تم کہہ رہے ہو' ان پر اللہ ہی میرا مددگار ہے''۔

یہ کہہ کر حضرت عائشہؓ خاموش ہو گئیں' پھر نہ بولیں۔

چند لمحات گذرے تھے کہ آپ ﷺ پر وحی کے آثار نمودار ہوئے' اور نزول وحی شروع ہوئی' حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان کی زوجہ محترمہ حضرت امِ رومانؓ رحمتِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خداوندی اور فضل الٰہی کے منتظر ہو گئے' کہ شاید اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے اس ذہنی کوفت اور پریشانی سے نجات دیں گے' سارے گھر میں خاموشی طاری ہوئی' پورے گھر پر سکون کی حکمرانی ہوئی حتی کہ آپ ﷺ سے وحی کے آثار ختم ہوئے' اپنی پیشانی اطہر سے پسینہ مبارک صاف کر کے فرمایا: عائشہؓ! خوشخبری ہو' تمہیں مبارک ہو' اللہ تعالیٰ نے تیری براءت نازل فرمائی۔ آپ کے ارشادِ گرامی سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا' آپ کے کاندھوں سے غموں کا بوجھ اتر گیا' دل کو قرار آ گیا' پھر حضرت ام رومانؓ انھیں اور اپنے لخت جگر کو گود میں لیا' اور حضرت عائشہؓ سے کہا اپنے شوہر نامدار محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس جائیں۔

حضرت عائشہؓ کی آنکھوں سے خشک شدہ آنسو رواں ہوئے اور کہنے لگیں: واللہ! میں ہرگز نہیں اٹھوں گی' میں سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی تعریف نہیں کروں گی' اسی ذات نے میری براءت فرمائی۔ پھر اپنے والد محترم کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگیں: ابا جان! آپ نے میرے طرف سے معذرت کیوں نہیں کی؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: اے نورِ چشم! میں اس بات کا کیسے عذر بیان کروں جس کا مجھے علم ہی نہیں ہے' پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کی' اور اللہ کی ثناء بیان کی' اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر ادا کیا' اسی اثناء میں حضور اقدس ﷺ مسجد تشریف لے گئے تا کہ قرآن میں نازل شدہ براءت عائشہؓ لوگوں کو سنا دیں چنانچہ آپ ﷺ نے

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ ﴾ سے لیکر

﴿ فِیْ مَآ اَفَضْتُمْ فِیْهِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴾

تک آیات تلاوت فرمائیں

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ج وَالَّذِیْ تَوَلّٰی كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ لَوْلَآ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا
وَقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ
فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝﴾

''جن لوگوں نے یہ طوفان برپا کیا ہے وہ تمہارے میں کا ایک گروہ ہے تم اس کو اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہی بہتر ہے ان میں سے ہر شخص کو جتنا کسی نے کچھ کیا تھا گناہ ہوا اور ان میں سے جس نے اس میں سب سے بڑا حصہ لیا اس کو سخت سزا ہوگی۔ جب تک تم لوگوں نے یہ بات سنی تھی تو مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے آپس والوں کے ساتھ گمان نیک کیوں نہ کیا۔ اور یوں نہ کہا کہ یہ صریح جھوٹ ہے یہ لوگ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے سو جس حالت میں یہ لوگ گواہ نہیں لائے تو بس اللہ کے نزدیک یہ جھوٹے ہیں اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم نہ ہوتا دنیا اور آخرت میں تو جس شغل میں تم پڑے تھے اس میں تم پر سخت عذاب واقع ہوتا''۔

قرآن نے صرف حضرت عائشہؓ کی براءت پر اکتفا نہیں کیا ؛ بلکہ سیدہ طاہرہ پر تہمت لگانے والوں کو کوڑوں کے ذریعے سزا دینے کا بھی حکم دیا' چنانچہ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا یہ واضح حکم نافذ ہوا:

﴿ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاجْلِدُوهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ ۝ (سورۃ نور: ٤)

"اور جو لوگ تہمت لگائے پاک دامن عورتوں کو پھر چار گواہ نہ لاسکیں تو ایسے لوگوں کو اسی درے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی قبول مت کرو اور یہ لوگ فاسق ہیں"۔

اس آیت کی تلاوت کے بعد آپ ﷺ نے حکم الٰہی کو نافذ کرنے کے لئے مسطح بن اثاثہ' حسان بن ثابت اور حمنہ بنت جحش کو کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ان پر حدِ قذف نافذ کی گئی۔ اسی کوڑے لگائے گئے۔

حضرت حسان ابن ثابت کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا' ساری زندگی اسی غم میں رہے' وہ شاعر رسولؐ تھے' پھر شاعر المسلمین والاسلام کہلانے لگے۔ واقعہ افک کے بعد لوگوں کے ان کے ساتھ قطع تعلق کی وجہ سے ان کو سخت تکلیف ہوئی۔

ایک طویل قصیدے میں حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے سامنے عذر خواہی اور معذرت پیش کی ہے۔

قصیدے کے چند ابیات یہ ہیں:

حصان رزان ماتزنّ بريبة — وتصبح غرثى من لحوم الفوافل
عقيلة حيىّ من لؤى بن غالب — كرام المساعى مجدهم غير زائل
وان الذى قد قيل ليس بلائط — بك الدهر بل قيل امرئ بى ماحل
فان كنت قدقلت الذى قد زعتم — فلا رفعت سوطى الىّ انامل
فكيف ودى ماحييت و نصرتى — لالِ رسول اللّٰه زين المحافل
وان لهم عزّا ترى الناس دونه — قصارًا وطال العزّ كل التطاول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ حسان پر رحم کا معاملہ فرمائے' اور ان کو معاف فرمادے' اور مسلمانوں نے تو ان کو معاف کیا۔ اہل ایمان کی صف میں ان کو شامل کیا' اس لئے کہ دین اسلام درگذر نے اور محبت کرنے کا درس دیتا ہے' حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی حضرت حسان بن ثابتؓ کو معاف فرمایا۔

حضرت عائشہؓ کی بیت نبویؐ میں دوبارہ تشریف آوری:

حضرت عائشہؓ پہلے کی طرح بیت نبوی میں اس حال میں تشریف لائیں کہ قرآن کریم نے عظیم انداز میں ان کی عزت شان کو بیان کر کے مزید عزت افزائی کی' تہمت سے ان کی براءت کا اعلان کرکے ان کی مدد کی۔ اس کے بعد ان کی محبت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور آپ ﷺ کی محبت ان کے ساتھ زیادہ ہوگئی' حتی کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: ایک مرتبہ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے راضی ہونے اور ناراض ہونے کی حالتوں کو میں جانتا ہوں۔

حضرت عائشہؓ نے پوچھا: یارسول اللہ! آپ کس طرح پہچان لیتے ہیں؟

فرمایا: جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو "نہیں: رب محمد کی قسم!"۔ اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو "نہیں: رب ابراہیم کی قسم!"۔

تو حضرت عائشہؓ فرمانے لگی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم: میں آئندہ کبھی بھی آپ کے اسم گرامی کو کہے بغیر نہیں چھوڑوں گی (۱)۔

حضرت عائشہؓ اپنی سوکنوں کو فخر کے ساتھ بار بار بتاتیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں یہ فرمایا: عائشہؓ! تمہاری محبت میرے دل میں لوہے کے مضبوط کڑے کی طرح پختہ ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا' یارسول اللہ! تمام لوگوں میں سب سے زیادہ آپ کی محبت کن سے ہے؟

(۱) صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۸۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: عائشہ سے۔

میں نے پوچھا: مردوں میں آپ کا محبوب کون ہے؟ فرمایا: عائشہ کے والد۔

میں نے عرض کیا: ان کے بعد کون زیادہ محبوب ہے؟

فرمایا: عمر بن خطاب' اور لوگون کا نام لیا' اسی طرح حضرت عائشہ کی نبی کریم ﷺ کے ساتھ والہانہ محبت کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں' کہ حضرت عائشہؓ اکثر یہ فرمایا کرتی تھیں' مجھے اپنے خاندان کی عورتوں کی شادی ماہ شوال میں کرنا زیادہ پسند ہے۔ پتہ ہے کہ حضرت کو یہ کیوں پسند تھا؟ سنیئے' جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے میرے ساتھ نکاح ماہِ شوال میں کیا' اور زفاف بھی شوال میں ہوا' نبی کریم ﷺ کی کونسی زوجہ ہے جو میری برابری کرسکتی ہے؟

حضرت عائشہ حضور ﷺ پر بہت غیرت کرتی تھیں' ان سے اس کے متعلق پوچھا گیا' تو فرمایا: میں آپ ﷺ پر کیسے غیرت نہ کروں۔ حضرت عائشہؓ کے ساتھ آپ ﷺ کی زیادہ محبت کو دیکھ کر دوسری ازواج مطہرات کو غیرت آئی' انہوں نے جگر گوشہ رسول حضرت سیدہ فاطمہؓ سے درخواست کی کہ اس معاملہ میں حضورؐ سے بات کریں چنانچہ حضرت فاطمہ نے ان کی درخواست منظور کرتے ہوئے آنحضرتؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت عائشہ بھی بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضرت سیدہ فاطمہؓ نے خدمت عالیہ میں عرض کیا: ابا جان! آپ کی ازواج مطہرات نے مجھے آپ کی خدمت اقدس میں بھیجا ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ آپ ہمارے اور ابو قحافہ کی بیٹی (عائشہ) کے درمیان محبت میں برابری فرمادیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میری لخت جگر! جن کے ساتھ میں برابری فرمادیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میری لخت جگر! جن کے ساتھ میں محبت کرتا ہوں کیا تم بھی اس کے ساتھ محبت کرتی ہو؟ فرمایا: ہاں' فرمایا: تو پھر ان (عائشہؓ) کے ساتھ محبت کرو۔

چنانچہ حضرت فاطمہؓ ازواج مطہرات کے پاس گئیں' اور آپ ﷺ کا ارشاد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبارک ان کے سامنے بیان کر کے فرمایا: اللہ کی قسم! آئندہ میں حضرت عائشہؓ کے متعلق آپ ﷺ سے کوئی بات نہیں کروں گی۔

حضرت عائشہ اپنے اخلاص اور محبتِ رسول اللہ ﷺ کی عظیم دولت کے ساتھ زندگی گزارتی رہیں، حتی کہ آپ ﷺ کی وفات بھی اس حالت میں ہوئی کہ آپ کا سر مبارک حضرت عائشہؓ کی گود میں تھا۔ اس واقعے کو بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

میں نے محسوس کیا، کہ آپ کا سر مبارک ذرا بھاری ہوگیا، تو میں نے آپ ﷺ کے چہرانور کو دیکھا تو آپ ﷺ کی نظریں آسمان کی طرف اٹھی ہوئی ہیں اور آپ ﷺ فرمارہے ہیں: ''بل الرفیق الاعلی من الجنة''۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا: آپ نے اس رب کو اختیار کیا جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اسی طرح آپ ﷺ کی روح مبارک قبض کی گئی، پھر میں نے آپ کے سر مبارک کو تکیہ پر رکھ کر اٹھیں اور رونے لگی۔

حضور اقدس ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد حضرت عائشہ کئی سال زندہ رہیں، تمام مسلمانوں کے لئے حدیث وسنت کے لئے مرجع بن گئیں، عظیم اور فقیہ بن گئیں، آپ کے معاصر تابعی حضرات کا آپ کے متعلق یہ قول ہے ''اگر حضرت عائشہؓ کے علم اور دوسری ازواج مطہرات کا علم اور باقی تمام عورتوں کے علم کا موازنہ کیا جائے تو حضرت عائشہؓ علم کے اعتبار سے سب سے فوقیت لے جائیگی''۔

حدیث، فقہ اور تاریخ میں عظیم ورثہ چھوڑ کر، چھیاسٹھ سال کی عمر گذار کر دار فانی کو چھوڑ کر دارِ جاودانی کی طرف انتقال کرگئیں، ہزارہا احادیث کی حافظہ تھیں، ان میں سے دو ہزار ایک سو دس احادیث حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں حضرت ابوہریرہؓ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی، بقیع میں دوسری امہات المومنین کے پہلو میں مدفون ہوئیں، اپنے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر کو وصیت کی تھی کہ بقیع میں امہات المومنین کے ساتھ دفن کیا جائے۔

ان کو قبر میں اتارنے کے لئے ان کے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر اور عروہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن زبیر قبر میں اترے۔ اللہ تعالیٰ ام المومنین پر ہزاروں رحمتیں برکتیں نازل فرمائے وہ نے شجاعت، تقویٰ وطہارت، علم وعمل میں دنیا کی عورتیں کے لئے مثال چھوڑ کر گئیں۔ اور ہمیشہ جاری ہونے والا چشمہ علم جاری کر گئیں جس سے بہت سے تشنہ گانِ علم سیراب ہوتے رہتے ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملکہ بلقیس

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قَالَ یٰاَیُّھَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِھَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ۝ قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَاِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ۝ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ لِیَبْلُوَنِیْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ ۝ قَالَ نَكِّرُوْا لَھَا عَرْشَھَا نَنْظُرْ اَتَھْتَدِیْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَھْتَدُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ اَھٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ ھُوَ ۚ وَاُوْتِیْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِھَا وَكُنَّا مُسْلِمِیْنَ ۝ ﴾ (سورۃ النمل: ۳۸۔۴۲)

’’فرمایا کہ اے اہلِ دربار! تم میں کون ایسا ہے جو اس کا تخت قبل اس کے کہ وہ لوگ میرے پاس مطیع ہوکر آئیں حاضر کردے۔ ایک قوی ہیکل جن نے جواب عرض کیا کہ میں اس کو آپ کی خدمت میں حاضر کروں گا قبل اس کے کہ آپ اپنے اجلاس سے اٹھیں اور میں ہی اس پر طاقت رکھتا ہوں امانتدار ہوں جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے کہا کہ میں اس کو تیرے سامنے تیری پلک جھپکنے سے پہلے لاکر کھڑا کرسکتا ہوں پس جب سلیمان نے اس کو اپنے روبرو رکھا دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ بھی میرے پروردگار کا ایک فضل ہے تاکہ وہ میری آزمائش کرے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں اور جو شخص شکر کرتا ہے وہ اپنے ہی نفع کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے میرا رب غنی ہے کریم ہے سلیمانؑ نے حکم دیا کہ اس کے تخت کی صورت بدلدو ہم دیکھیں اس کو اس کا پتہ لگتا ہے یا اس کا ان ہی میں شمار ہے جن کو پتہ نہیں لگتا سو جب بلقیس آئی تو اس سے کہا گیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے تو وہ کہنے لگی کہ ہاں ہے تو ویسا ہی ہم لوگوں کو تو اس موقع سے پہلے ہی تحقیق ہو چکی ہے اور ہم مطیع ہو چکے ہیں''۔

حضرت سلیمانؑ اپنے والد حضرت داؤدؑ کے ساتھ بنی اسرائیل کے معاملات کے مالک بنے' اللہ تعالیٰ نے جنات' انسانوں' پرندوں اور ہواؤں کو انکے لئے مسخر کیا۔ اس دنیائی جاہ وجلال کے ساتھ نبوت جیسی عظیم نعمت سے بھی نوازا' انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی' اے اللہ مجھے ایسی حکومت دیں جو اس جیسی حکومت بعد میں کسی کو نہ ملے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور ایسی حکومت عطاء کردی۔

حضرت سلیمانؑ جب اپنے گھر سے تختِ شاہی پر بیٹھنے کے لئے باہر تشریف لاتے تو تمام پرندے' انسان اور جنات سبھی آپ کے سامنے حاضر ہوتے۔ اور آپ کے سامنے جھک جاتے اور اپنے تختِ شاہی پر رونق افروز ہوتے' اسی طرح ساری مخلوق آپ کا احترام کرتی' اور اطاعت کرتی' یہ اطاعت اللہ کی طرف سے عطاء کردہ تھی۔ جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی حکومت عطاء فرمائی تھی جو بعد میں کسی کو بھی نہیں ملی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی کو خیر سے نوازتے ہیں تو بے حساب نوازتے ہیں۔

حضرت سلیمانؑ انتہائی خوبصورت سفید چہرے والے تھے' گوشت سے بھرا جسم تھا' چمکتا دمکتا چہرہ تھا' گھنے بالوں والے تھے' سفید لباس زیب تن فرماتے۔ پہلے ان کو ان کے والد نے تعلیم دی' جب بڑے ہوئے تو امورِ مملکت میں ان سے مشورہ لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت سلیمان اور داؤد علیہما السلام کے فیصلوں کے احوال بیان فرمائے ہیں' من جملہ ان میں سے بکریوں کا واقعہ ہے' کہ جو ایک قوم کی کھیت کو چر گئیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وداود وسلیمان اذ یحکمان فی الحرث اذ نفشت فیه غنم القوم و کنا لحکمهم شٰهدِیْنَ ۝ ففهمنٰها سلیمان و کلا اتینا حکما و علما﴾(سورۃ الانبیاء:۷۸-۷۹)

''داؤد و سلیمان کا تذکرہ کیجئے جب دونوں کسی کھیت کے بارے میں فیصلہ کرنے لگے جبکہ اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کے وقت جا پڑی اور ہم اس فیصلے کو جو لوگوں کے متعلق ہوا تھا دیکھ رہے تھے سو ہم نے اس فیصلے کی سمجھ سلیمانؑ کو دے دی اور ہم نے دونوں کو حکمت اور علم عطا فرمایا تھا''۔

واقعہ یوں ہوا کہ بکریاں انگور کے باغ میں پھیل گئیں اور انگور کے تمام گچھوں کو کھا کر ختم کر دیا۔ پورے باغ کو برباد کر کے رکھ دیا۔ حضرت داوود نے فیصلہ سنا دیا کہ ساری بکریاں کھیت والے کو دے دی جائیں اس فیصلے کے متعلق حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ کے نبی! اس کے علاوہ بہتر فیصلہ ہے۔ داود علیہ السلام نے فرمایا: وہ کیا ہے۔؟

حضرت سلیمانؑ نے فرمایا: انگوروں کا باغ بکری والے کے حوالہ کیجئے وہ اس کو درست کرتا رہے گا جب سارا باغ اپنی سابقہ حالت پر آئے تو اسکو اس کے مالک کے حوالہ کر دیا جائے۔ اور بکریاں ان کے مالک کو دے دی جائیں۔

حضرت سلیمانؑ کو اگر یہ اطلاع ملتی کہ زمین کے فلاں حصے میں اللہ کا حکم نافذ نہیں ہے۔ تو جہاد کے لئے وہاں پہنچتے۔ آپ اکثر جہاد میں رہتے۔ جب جہاد کے لئے جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی فوج کو حکم دیتے کہ ان کے لئے ایک زبردست تخت تیار کیا جائے۔ چنانچہ آپ کے حکم پر عمل کیا جاتا۔ اس میں تمام فوج، سازو سامان اسلحہ وغیرہ رکھ دیئے جاتے۔ اور آپ تیز ہوا کو حکم فرماتے تو ہوا اس عظیم تخت کو اٹھاتی۔ جہاں پہنچانے کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم صادر فرماتے وہاں پہنچا دیتی۔ اس کے متعلق اللہ جل شانہ فرماتے ہیں۔

﴿ فسخرنا له الريح بامره رخاء حيث اصاب ﴾ (سورۃ ص:۳۶)

''ہم نے ہوا کو ان کے حکم کے تابع کر دیا جہاں جانا چاہتے چلے جاتے''۔

مورخین اور تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے حکم سے اس تخت کے اوپر چھ سو کرسی لگانے دیئے جاتے۔ معزز لوگ آتے اور آپ کے قریب کرسیوں پر بیٹھ جاتے۔ پھر اشراف جن آ جاتے اور انسانوں کے قریب بیٹھ جاتے۔ پھر پرندے آتے اور اس عظیم تخت پر سایہ فگن ہوتے اور کرسیاں لگائی جاتیں انہیں لے کر چلتی۔ سالوں کی مسافت مہینے میں طے کرتے۔

اسی کو قرآن کریم نے یوں بیان کیا ہے:

﴿ ولسليمن الريح غدوها شهر و رواحها شهر ﴾

''اور سلیمانؑ آگے باؤ صبح کی منزل ایک مہینے کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینہ''۔

پرندوں کے ہر طبقے پر اسی طبقے کا مضبوط قسم کے پرندے کو سربراہ مقرر کرتے اور اس طبقے کے متعلق کوئی بات کرنی ہوتو اس سربراہ کو بلاتے اس سے بات کرتے اور باز پرس کرتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت سلیمانؑ ایک سفر میں تھے' پانی کی قلت ہوئی زمین سے پانی نکالنے کا حکم دیا۔ لیکن پانی کے قریب اور بعید ہونے کے متعلق آپ نے انسانوں سے پوچھا' انہوں نے کہا: یا نبی اللہ! اس کے متعلق ہم کچھ علم نہیں رکھتے' جنات سے پوچھا: ان کا جواب بھی نفی میں تھا۔

حضرت سلیمانؑ غصہ ہوئے اور فرمایا: جب تک ہمیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ پانی کتنا دور ہے میں اس جگہ سے آگے نہیں جاؤں گا۔ کسی نے کہا: اے اللہ کے نبی! غضبناک نہ ہوں' پانی کے متعلق ہدہد خوب جانتا ہے' چنانچہ حضرت سلیمانؑ نے ہدہد کو طلب کیا' تاکہ پانی کے متعلق خبر دے مگر تلاش کے باوجود نہیں ملا تو حضرت سلیمانؑ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاُوْتِیَتْ کُلَّ شَیْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ﴾

''اور اس کو ہر قسم کا سامان میسر ہے اور اس کے پاس ایک بڑا تخت ہے''۔

اور وہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر سورج کی پوجا کرتے ہیں' اس وقت ہد ہد کو خیال آیا کہ اسے آئے ہوئے کافی دیر ہوگئی' اٹھا' وہاں سے اڑا اور حضرت سلیمانؑ کی طرف جانے کے لئے محو پرواز ہوا۔ جب حضرت سلیمانؑ کی فوج کے قریب پہنچا' تو پرندوں کی اس سے ملاقات ہوئی' پرندوں نے اس کو بتایا' کہ سلیمان نے بلاوجہ غائب ہونے پر سخت سزا کی دھمکی دی ہے' اور ان کا قول اس کے سامنے بیان کیا' ادھر ہد ہد کو یاد آیا کہ سلیمانؑ پرندوں کے پر اکھاڑ کر سزا دیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ اڑ نہیں سکتے' بلکہ حشرات الارض کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ یا ذبح کر دیئے جاتے ہیں۔

ہد ہد نے پرندوں سے پوچھا: بچنے کی کوئی صورت بھی بتائی؟ پرندوں نے کہا: ہاں! بتائی ہے' آپ نے فرمایا ہے: ''اگر معقول عذر پیش کریگا تو بچ جائے گا'' ہد ہد یہ بات سن کر اپنا سر جھکاتے ہوئے ہوا انتہائی خضوع کے ساتھ حاضر خدمت ہوا' سامنے آیا' اور کہا: میرے سردار! میں ایک ایسی خبر لیکر آیا ہوں' جس کا تمہیں علم نہیں ہے' واحطت بما لم تحط به ''''میں وہ بات معلوم کر کے آیا ہوں جو آپ کو معلوم نہیں ہوئی'' یہاں سے جانے کے بعد مجھے ایک بڑی چیز کا علم ہوا ہے۔

اس پر حضرت سلیمانؑ نے اطمینان کے ساتھ سارا واقعہ بیان کرنے کا حکم دیا' جو جو باتیں معلوم ہوئیں سب کو بتانے کا حکم دیا۔ ہد ہد نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں نے سرزمین سبا میں ایک عورت کو حکمرانی کرتے دیکھا ہے۔

﴿اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَۃً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِیَتْ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ﴾

''میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہاں لوگوں پر بادشاہی کر رہی ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو ہر قسم کا سامان میسر ہے اور اس کے پاس ایک بڑا تخت ہے"۔

مگر شیطان کا ان پر مکمل کنٹرول ہے' ان کو سیدھے راستے کی طرف نہیں آنے دیتا ہے' اس لئے وہ راہِ راست پر نہیں آسکتے' بتوں کی عبادت کرتے ہیں' سورج پرستی کے مرض میں بھی مبتلا ہیں' ان کی بادشاہ کا تخت اعلیٰ قسم کے جواہرات' موتیوں اور سونے چاندی سے مرصع ہے۔ مگر شیطان ان کو ان قیمتی چیزوں کو پیدا کرنے والی ذات کی عبادت کرنے نہیں دیتا جو زمینوں آسمانوں سے قیمتی اشیاء پیدا کرتی ہے' ظاہر و باطن' محسوس وغیر محسوس سبھی کا علم رکھتی ہے:

﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾(۱)

"اللہ ہی ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے"۔

ہد ہد نے اپنی بات دہراتے ہوئے کہا: جناب! میں نے اس کو اور اس کی قوم کو سورج کو سجدہ کرتے دیکھا ہے' جس کی وجہ سے میں خوف زدہ ہوا اور حیران ہو گیا' چاہیئے تو یہ تھا کہ ان تمام نعمتوں کے ہوتے ہوئے صرف ایک اللہ کی عبادت کرتے جس نے ان کو تمام نعمتوں سے نوازا' یہ باتیں سن کر حضرت سلیمانؑ حیران ہو گئے' واقعہ یہ عجیب معاملہ تھا' اور ہد ہد کی طرف دیکھا اور فرمایا: تمہاری ان اطلاعات کی تحقیق کی جائیگی' اگر تیری باتیں درست نکلیں' تو تجھے معافی دی جائیگی' اگر جھوٹی نکلیں' تو ضرور تجھے سزا دی جائیگی' میرا یہ خط لے جاؤ' ان کی طرف پھینک کر اس کے جواب کا انتظار کرو اور دیکھو کہ اس کا کیا ردِ عمل ظاہر ہوتا ہے۔

ہد ہد حضرت سلیمانؑ کا خط لیکر بلقیس کی طرف چل پڑا' وہاں پہنچ کر دیکھا کہ بلقیس اپنے محل میں اپنی مجلس میں بیٹھی ہوئی ہے' تو خط کو اس کی طرف پھینکا' وہ اس کی گود میں گر گیا' اس خط کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئی' اس پر خوف طاری ہوا' اسی وقت اپنے وزراء کو طلب کیا وزراء جمع ہو گئے' بلقیس تخت شاہی پر براجمان ہوئیں' اپنی قوم اور حکومتی عہدے داروں کو خطاب کر کے کہنے لگی:

---

(۱) البدایہ والنہایہ: ج ۱ ص ۲۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّیْۤ اُلْقِیَ اِلَیَّ كِتٰبٌ كَرِیْمٌ ۝ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَ اْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ﴾ (النمل: ۲۹۔ ۳۱)

''اے اہل دربار میرے پاس ایک خط باوقعت ڈالا گیا ہے وہ سلیمانؑ کی طرف سے ہے اور اس میں یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تم لوگ میرے مقابلے میں تکبر مت کرو اور میرے پاس مطیع ہوکر چلے آؤ''۔

اس کلام کے ذریعے اپنے وزراء کی رائے معلوم کرنا چاہتی تھیں' اوران کو یہ بتانا چاہتی تھیں کہ وہ ان کے ساتھ ہر کام میں مشورے کرنے کا اہتمام کرتی ہے تو ان کی حکومت کے کارندے اور وزراء کا جواب تھا' ہم قوت والے ہیں' جنگ جو ہیں لڑ سکتے ہیں' مگر اختیار آپ ہی کا ہے۔

﴿ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ وَّ الْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَا ذَا تَاْمُرِیْنَ ﴾

''کہنے لگے کہ ہم بڑے طاقتور اور بڑے لڑنے والے ہیں اور اختیار تم کو ہے سو تم ہی دیکھ لو جو کچھ حکم دینا ہے''۔

بلقیس نے اپنے وزراء واصحاب الرائے لوگوں کے کلام سے اندازہ لگایا کہ وہ جنگ کرنے کے حق میں ہیں' تو انہوں نے ان کی رائے سے اختلاف کیا اوران کی رائے کو نہیں مانا' بلکہ صلح کیطرف مائل ہوئی' اور صلح ہی میں اس کو خیر نظر آئی' ایک دانا انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ معاملے کے تمام پہلوؤں پر گہری نظر رکھے۔ حکمت اور بیدار مغزی سے کام لے' جس میں فائدہ ہو اسی کی طرف راغب ہو' اور اس کو اختیار کرے چنانچہ بلقیس نے اپنی قوم کو خطاب کر کے کہا: یہ اصول رہا ہے کہ جب کوئی بادشاہ طاقت کے زور پر کسی ملک پر داخل ہوتے ہیں۔ اس کو برباد کر کے رکھ دیتے ہیں اس کی آبادیوں' اس کی فصلوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سرسبزی کو تہہ و بالا کر کے چھوڑ دیتے ہیں' ملک کے معززین کو ذلت سے دوچار کرتے ہیں' ملک کے رہنے والوں کو غلام بنا دیتے ہیں' ظلم و استبداد میں حدود سے تجاوز کرتے ہیں۔ بلقیس نے اپنا خطاب اس بات پر ختم کیا' اور کہا: میں سلیمان کے پاس ایک عمدہ اور اعلیٰ قسم کا تحفہ بھیجدوں گی اس کے ذریعے حالات اور طریقہ کار کا تعین ہوگا' چنانچہ اگر اس نے اس ہدیہ کو قبول کیا تو معلوم ہوگا' کہ وہ عام دنیاوی بادشاہ ہے' تو ہم اس سے لڑ سکیں گے اس لئے کہ ہم قوت اور طاقت والے ہیں اور اگر وہ اس ہدیہ کو قبول نہیں کرے گا تو یہ معاملہ دوسرا ہوگا تو سوچنا پڑیگا غور و تدبر سے کام لینا ہوگا کہ کیا حکمت علمی اپنائی جائے۔

اس کے بعد بلقیس نے ہدیے جمع کرنا شروع کر دیئے' اور انتہائی معزز لوگوں کا انتہائی قیمتی ترین ہدیہ دیکر سلیمان کی طرف روانہ کر دیا' چنانچہ یہ لوگ یہ ہدیہ لے کر وہاں سے روانہ ہوئے' تو ہدہد سلیمانؑ کو حالات بتانے کے لئے تیزی سے چل پڑا' اور آ کر حضرت سلیمانؑ کو تمام حالات سے آگاہ کیا' تو حضرت سلیمانؑ نے ان کے ساتھ ملاقات کا انتظام کیا' چنانچہ جنات کو حکم دیا کہ ان کے لئے ایک ایسا عجیب و غریب محل تیار کر دیں جس کی نظیر دنیا میں نہ ہو' اور ایسی عظیم الشان عمارت تعمیر کر دیں جو آنکھوں کو خیرہ دالوں کو حیرت زدہ اور عقلوں کو پریشان کر دے۔

جب یہ لوگ ہدایا لیکر ان کے قریب گئے' تو عجیب و غریب عظیم الشان محلات کو دیکھ کر حیران و ششدر ہو کر رہ گئے' اور حضرت سلیمانؑ نے انتہائی چمکتے دمکتے چہرے کے ساتھ ملاقات کی' ان کو خوش آمدید کہا۔

چنانچہ جو ہدایا وہ لیکر آئے تھے' حضرت سلیمانؑ کے سامنے پیش کئے اور اپنے بادشاہ کی طرف سے ان کو قبول کرنے کی درخواست کی' حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے دانائی اور معاملہ فہمی جیسی نعمتوں سے خوب نوازا تھا' جس کو دانائی اور حکمت ملی یقیناً اس کو خیر کثیر ملی۔

حضرت سلیمانؑ نے بلقیس کے ہدایا اور غلاموں کو قبول نہیں فرمایا اور انتہائی لطیف انداز میں فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴾ (النمل)

''تم لوگ مال سے میری امداد کرتے ہو سو اللہ نے جو کچھ مجھ کو دے رکھا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو تم کو دے رکھا ہے ہاں تم ہی اپنے اس ہدیہ پر اتراتے ہو گے۔''

وفد کے سربراہ سے فرمایا: اپنے ہدایا لیکر واپس چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے سب کچھ عطا فرمایا ہے۔ نبوت اور بادشاہت دونوں دولتوں سے نوازا ہے۔ اللہ نے مجھے وہ کچھ عطا کیا جو پورے جہاں میں کسی کو بھی عطا نہیں کیا گیا۔ تم ایسی قوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی حقیقت کا علم تمہارے پاس نہیں پہنچا ہے میں ایسے مال پر کیسے خوش ہوں گا جو دعوت الی اللہ کی راہ میں رکاوٹ بن جائے۔

اس کے بعد وفدِ بلقیس اور اس کے سربراہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا:

﴿ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴾ (النمل: ۳۷)

یعنی ہم تم کو ملک سبا سے ذلیل کر کے نکال دیں گے' اور بلقیس اس کی حکومت چھین لیں گے۔ وفد واپس چلا گیا' اور بلقیس کو ساری باتوں اور واقعات سے آگاہ کیا' تو بلقیس نے کہا' اب ہمارے لئے مطیع بن کر ان کے پاس جانے میں پہل کرنے کے سوا دوسرا کوئی طریقہ نہیں رہا' اس کی دعوت کو قبول کرنا پڑیگا' چنانچہ بلقیس اپنی ساری قوم کو ساتھ لیکر سمع و طاعت کے ارادے سے ملک سبا سے چل پڑی۔

حضرت سلیمانؑ کو ان کی آمد کا جب علم ہوا' تو اپنے پاس بیٹھے ہوئے انسانوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جنات کو خطاب کر کے فرمایا:

﴿ يَآأَيُّهَا الْمَلَؤُا أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۝ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَّقَامِكَ ﴾

ان میں سے ایک صاحب علم نے کہا:

﴿ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ﴾

''میں تیرے سامنے تیری آنکھ جھپکنے سے پہلے لا کر کھڑا کر سکتا ہوں''۔

اسی طرح انسان' اور جنات نے حضرت سلیمانؑ کو اپنی اپنی خدمات پیش کیں' اور صاحب علم شخص اس جن سے سبقت لے گیا' آنکھ جھپکنے کے مقدار میں تخت بلقیس کو حاضر خدمت کر کے سب پر فوقیت حاصل کر لی۔ پلک جھپکنے کی مقدار سے بھی جلد اپنے سامنے تخت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالایا' اور فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی نعمتیں دے کر آزمایا' اور ان کا امتحان لیا کہ ان نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے یا نہیں' حضرت سلیمانؑ نے اپنے آس پاس جنات وانسان اور اہل علم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: بلقیس کے تخت میں کچھ تبدیلی کرو' اس کے ذریعے بلقیس کے فہم وفراست کا امتحان لیں گے' وہ اس کو پہچان بھی سکے گی یا نہیں؟۔

جب بلقیس آئی تو ان سے پوچھا گیا کہ کیا تمہارا تخت بھی اس طرح کا ہے؟ اتنی جلدی اس تخت کا یہاں آنا ممکن نہ تھا' کہ ملک سبا سے یہاں تک اتنی قلیل مدت میں پہنچنا ناممکن تھا' دوسری بات یہ تھی اس کو تخت حفاظتی حصار میں رکھ کر آئی تھی' مگر علامات و نشانات پر غور کر کے حیرت زدہ ہوگئی' حیرانگی کے عالم میں کہا' گویا کہ یہ وہی ہے۔

اس کے بعد خاص اس کے لئے تیار کردہ عالیشان شیش محل کو دکھانے کے لئے اس کو لے جایا گیا' جو سفید شیشوں سے بنایا گیا تھا۔ چنانچہ محل میں داخل ہوئی تو اس کو پانی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا حوض سمجھا' آگے جانے کے لئے اپنے کپڑے اٹھائے' اور اپنی پنڈلیوں کو کھول دیا۔ اس کو بتایا گیا کہ اس میں پانی نہیں ہے بلکہ ایک صاف وشفاف محل ہے جو شیشوں سے مرصع ہے اس منظر کو دیکھ کر سخت حیرت زدہ ہوگئیں' اور اللہ تعالیٰ کی کمالِ قدرت کی معترف ہوگئیں' اس کا دل ایمان سے بھر گیا۔ اور کہنے لگی: ''رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ'' یعنی میں نے آپ کی عبادت نہ کرکے اپنی عمر کا اکثر حصہ ضائع کر دیا' اور آپ کی رحمت سے دور ہوئی۔

اب میں سلیمانؑ کے ساتھ خالص آپ کی ذاتِ اقدس کے لئے اسلام لاتی ہوں۔ آپ سے آپ کی رضا اور طاعت کی طلب گار ہوں' آپ ہی ارحم الراحمین ہیں۔ اگر آپ مجھے نہیں بخشیں گے اور مجھ پر رحم نہیں کریں گے تو کوئی مجھے پناہ دینے والا نہیں ہوگا' میرے گناہوں کو کون معاف کریگا۔

﴿ قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾

حضرت سلیمانؑ اس طرح عظیم مملکت کے عظیم فرماں روا تھے' اس جیسی حکومت کسی کو نہیں دی گئی' اللہ تعالیٰ نے نبوت بھی عطاء کی بے مثل اور بے مثال حکومت سے بھی نوازا۔

فسلام علی سلیمانؑ وعلی داؤد علیہ السلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا﴾

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قد سمع اللّٰه قول التی تُجٰدِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْٓ اِلَى اللّٰه وَاللّٰهُ یسمع تحاور كما ج ان اللّٰه سمیع بصیر ○ اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ منكم من نسائهم ما هن امهٰتهم ان امهٰتهم الا الّٰئی ولدنهم وانّهم لیقولون منكرا من القول وزورا ج وان اللّٰه لَغفور رحیم○ والذین یظاهرون من نسآئهم ثم یعودون لما قالوا فتحریر رقبة من قبل ان یتماسّا ذلكم توعظون به ج واللّٰه بما تعملون خبیر ○ فمن لم یستطع فاطعام ستّین مسكینا ج ذلك لتؤمنوا باللّٰه ورسوله ج وتلك حدود اللّٰه وللكٰفرین عَذَاب الیم○﴾

''سن لی اللہ نے بات اس عورت کی جو جھگڑتی ہے تجھ سے اپنے خاوند پر اور شکایت کرتی ہے اللہ کے آگے اور اللہ سنتا ہے سوال جواب تم دونوں کا بے شک اللہ سنتا ہے اور دیکھتا ہے جو لوگ ماں کہہ بیٹھے تم میں اپنی عورتوں کو وہ نہیں ان کی مائیں مائیں وہی جنہوں نے ان کو جنا اور وہ بولتے ہیں ایک ناپسند بات اور جھوٹ اور اللہ معاف کرتا اور رحم کرتا ہے اور جو ماں کہہ بیٹھے اپنی عورتوں کو پھر وہی کام چاہیں جس کو کہا ہے تو آزاد کرنا ایک بردہ پہلے اس کے کہ آپس میں ہاتھ لگائیں' اس سے تم کو نصیحت ہوگی اللہ خبر رکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو' پھر جو کوئی نہ پائے تو روزہ دو مہینے کا لگاتار' پہلے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے آپس میں چھوئے پھر جو کوئی نہ کر سکے تو کھانا دینا ہے ساٹھ
محتاج کا۔ یہ اس واسطے کہ حکم مانو اللہ کا اور اس کے رسول ﷺ کا اور
حدیں باندھی اللہ کی اور منکروں کو دکھ کی مار ہے''۔

اے عظیم خاتون تجھے مبارک ہو۔ یہ عظیم مقام تیرے لئے باعث فخر ہے تم انتہائی قابل مبارک باد ہو کہ تیرے رب نے تیری بات کو سنا' اور اس کو قبول کیا' اپنے عظیم کلام قرآنِ کریم میں تیرا تذکرہ کر کے تجھے عزت بخشی۔ تیری نداء کو ہمیشہ سننے اور دیکھنے والی اس ذات نے سنی جس کے سامنے کوئی چیز بھی مخفی نہیں ہے۔

مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں بیت نبوی ﷺ ہر خائف اور پریشان کے لئے ماویٰ و ملجا تھا۔ آپ کا مکانِ مبارک ہر سائلِ حق اور ہر علم کے متلاشی کے لئے چشمہ علم و عرفان تھا۔ بیت نبوی ﷺ کو اپنا ماویٰ اپنی دکھوں کا مداوی سمجھنے والی ایک فاضلہ جلیلہ' انصاری خاتون حضرت سیدہ خولہ بنت ثعلبہ بن اصرم خزرجیہ بھی ہیں ہم ان کا تذکرہ ان سطور میں کریں گے۔

ابتداءِ اسلام ہی میں اسلام لانے والے اور اسلام کے ساتھ والہانہ محبت کرنے والے خاندان کے ایک چشم و چراغ حضرت اوس بن الصامت برادرِ حضرت عبادہ بن الصامت سے ان کا نکاح ہوا۔ جس وقت ان کا نکاح ہوا اس وقت حسن صورت اور حسن سیرت سے مالا مال تھیں' مالی لحاظ سے بھی مستحکم تھیں' نکاح کے بعد بڑی اچھی' مبارک پرامن زندگی گزارتی رہیں' اسلام کی دعوت کان میں پہنچتے ہی بے کم و کاست اس کو قبول کیا' نبی کریم ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت سے مشرف ہونے والی سب سے پہلی انصاری خاتون ہیں' اسلام اور ارکان اسلام پر عمل کرنے کے لئے بیعت کی' اسی طرح ان کے شوہر بھی آپ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے۔ اس کا خاندان نبی کریم ﷺ کے مدینہ تشریف آوری سے کھل اٹھا۔

ایام گزرتے گئے' عمر میں کمی آتی گئی' چونکہ وقت ایک سا نہیں رہتا' جیسے زندگی میں بہار آتی ہے تو خزاں کا آنا بھی لازمی امر ہے' مگر پھر بھی حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنہا کا حسن و جمال اپنی جگہ برقرار رہا۔

ایک دن حضرت خولہ اپنے روزانہ کے معمول کی طرح نماز میں مشغول تھیں' حضرت اوس بن الصامت نے ان کی طرف دیکھ کر زوجہ صالحہ کے متعلق آپ ﷺ کی حدیث ''اذا نظر الیها سرته'' جب اس کی طرف دیکھے تو اس کو خوش کر دے''۔

یاد آئی جی ہاں! حضرت خولہ کے اندر یہ صفت تھی' ان کے شوہر کو اس کے ساتھ دل لگی کا شوق ہوا' مگر ان کو نماز میں مصروف پا کر گھر سے باہر آئے' جب نماز سے فارغ ہوئیں تو ان کے شوہر اپنے شوق کی تکمیل کے لئے واپس آئے' اور چھیڑ چھاڑ اور دل لگی کرنا چاہی' مگر خولہؓ کسی وجہ سے اس کے لئے تیار نہیں ہوئیں اس سے دوری اختیار کی' اور اس کے مزاح و دل لگی کی طرف راغب نہیں ہوئیں' تو حضرت اوس بن الصامتؓ کو سخت غصہ آیا' اور غصہ ان پر غالب آ گیا اور اپنی بیوی کو اپنے اوپر ماں کی طرح حرام کر دیا' اور یوں کہا: ''انت علیّ کظهر امی ''' یعنی تو مجھ پر ایسی حرام ہے جیسا کہ میری ماں مجھ پر حرام ہے''۔

حضرت خولہؓ حضرت اوس کے یہ الفاظ سنکر حیران ہو کر رہ گئیں کیوں کہ زمانہ جاہلیت میں ان الفاظ کو استعمال کرنا بیوی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام کر دیتا تھا۔ چنانچہ اپنے شوہر سے ہمیشہ کے لئے دور ہو کر ششدر رہ گئیں' یہ طلاق کی انتہائی صورت تھی' جس کے بعد کسی صورت میں رجوع کا امکان نہیں ہوتا تھا' میاں بیوی کے درمیان ہمیشہ کے لئے جدائی ہو جاتی تھی۔

اس واقعہ سے حضرت خولہؓ کو سخت تکلیف ہوئی' کہ اپنے محبوب شوہر سے ہمیشہ کے لئے جدائی' اپنی اولاد کی والد سے دوری ان کے لئے عذاب سے کم نہ تھی' یوں ان کو اپنے دکھوں کا مداوی سمجھتی تھی' ان کے پاس بیٹھنا ان کے لئے باعث سکون تھا' اپنی زندگی کی کئی بہاریں ان کی صحبت میں گذاری تھیں' ان گذشتہ لمحات میں کبھی بھی آپس میں تلخی نہیں ہوئی تھی' سوچنے لگیں' یا اللہ کیا ہوا' یہ واقعہ کیسے رونما ہوا' چنانچہ اپنے فعل پر سخت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ندامت ہوئی' اپنے نفس کو خوب کوستی رہی اگر تو ان کی بات مان لیتی تو یہ حادثہ پیش نہ آتا' اور حضرت اوس کو بھی احساس دلاتی رہیں' اگر تو ذرا صبر کرتا تو کیا ہوتا' ہمارے خاندان میں بربادی نہ ہوتی' ہمارے بچوں کی زندگی خراب نہ ہوتی' اے اوس! اللہ تجھے معاف کردے۔ خولہؓ کی یہ حالت ہوگئی' کہ راہ چل رہی ہیں' غم سے نڈھال ہیں۔ پورے بدن پر غموم و ہموم کی حکمرانی ہے' آنکھیں ہیں کہ آنسو بہاتے بہاتے نہیں تھکتیں' حسرت و ندامت دامن گیر ہے' مگر یہ کہہ کر خود کو تسلی دے رہی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوں گی' شاید کوئی راہ مل جائے' یہی کیفیت حضرت اوسؓ کی تھی' سخت غمگین ہیں اپنے کیے پر انتہائی نادم و پشیمان ہیں۔ گھر سے نکلنے سے پہلے خولہؓ سے کہنے لگے' خولہ! اب تم مجھ پر ہمیشہ کے لئے حرام ہوگئی ہو' دوبارہ ملنے کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی ہے' جواب میں حضرت خولہؓ نے فرمایا: تم نے تو طلاق کا لفظ استعمال نہیں کیا ہے' یہ الفاظ زمانہ جاہلیت میں تحریم ابدی کے لئے استعمال ہوتے تھے' یہ اسلام آنے سے پہلے کے احکام تھے لہٰذا آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں جایئے' اور سارا قصہ سنایئے' شاید کوئی راہ نکل آئے۔ اوسؓ نے کہا: مجھے جاتے ہوئے شرم محسوس ہورہی ہے' اس کے متعلق میں آپ سے کچھ دریافت کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں' البتہ تم خود رسول اللہ ﷺ کے پاس چلی جاؤ۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اس حادثہ فاجعہ کے غم سے نجات دیں(۱)۔

چنانچہ حضرت خولہؓ حضرت عائشہؓ کے گھر کی طرف روانہ ہوئیں' ویسے بھی انصار کی عورتیں حضرت ام المومنین کی زیارت کے لئے آیا کرتی تھیں' ان کا آپس میں محبت و مودت کا بڑا گہرا تعلق تھا' بیت نبوت ہر پریشان حال کے لئے ماویٰ و ملجا' اور ہر طالب علم کے لئے مجلس علم کی حیثیت رکھتا تھا' چنانچہ خولہؓ نے درِ اقدس میں پہنچ کر دستک دی' اندر داخل ہونے کی اجازت چاہی' ام المومنین حضرت عائشہؓ نے مرحبا کہا' اور ان کو حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گئی' اور اپنے اوپر آئی

(۱) طبقات بن سعد: ۳۷۸/۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی افتاد کو بیان کرنے لگی' خاندان کی بربادی اور اپنے کیے پر ندامت کا بھی تذکرہ کیا۔ چنانچہ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! اوس کو آپ جانتے ہی ہیں وہ میرے بچوں کا والد' میرا عمزاد' تمام لوگوں میں میرا محبوب ہے' اس نے مجھ سے اس وقت نکاح کیا تھا جب میں جوان تھی' میری طرف وہ راغب تھے' اب جبکہ میں بوڑھی ہوگئی تو مجھے اپنی ماں کی طرح کردیا' البتہ اس نے ان الفاظ سے طلاق کا لفظ استعمال نہیں کیا' اس نے یہ الفاظ بولے ہیں ''انت علیّ کظھر امی'' ''تم مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح حرام ہو''۔ ان سے میرے چھوٹے بچے ہیں اگر ان بچوں کو ان کے حوالہ کروں تو ضائع ہوں گے اور اگر اپنے پاس رکھوں تو بھوکے ہوں گے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس میں حرمت کے سوا کوئی صورت سمجھ میں نہیں آ رہی' لیکن اس معاملے میں میرے پاس کوئی حکم نہیں ہے' دوبار فرمایا۔ جی ہاں! نبی کریم ﷺ کوئی فیصلہ اپنی طرف سے نہیں کیا کرتے تھے ''ما ینطق عن الھویٰ ان ھوالاوحی یوحی'' کہہ کر قرآن نے بھی اس کی تصدیق کی۔

آپ ﷺ نے حضرت خولہؓ کے متعلق اپنی طرف سے کوئی فیصلہ نہیں فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے جب خولہؓ سے ''ما عندی من امرك شیء'' ''میرے پاس تیرے معاملے کے متعلق کوئی حکم نہیں ہے'' فرمایا: تو خولہؓ آپ سے بحث و مباحثہ کرنے لگیں کہ اس مسئلے کا کوئی حل ضرور ہونا چاہئیے' جب نبی کریم ﷺ کی طرف سے کوئی فیصلہ نہیں ہوا تو وہیں اللہ تعالیٰ کے دربار میں دست دعا دراز کیا' اور کہا: اے اللہ! میں اپنے غم کی شکایت آپ کے سامنے کررہی ہوں۔ شوہر سے جدائی کے غم کو آپ ہی دور کیجئے۔ اے اللہ! اپنے نبی کی زبانی اس مصیبت سے نکلنے کی کوئی صورت نازل کیجئے(۱)۔

حضرت خولہؓ کی اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ مناجات حضرت عائشہؓ کے گھر میں ہو رہی ہے گھر میں موجود تمام لوگ سن رہے ہیں' حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: خولہؓ کی اس دعا کی

(۱) طبقات ابن سعد: ۳۷۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے میں اور میرے پاس موجود تمام لوگ رو پڑے' اس پر رحم کھاتے ہوئے۔

اسی اثنا میں رسول اللہ ﷺ نے ان کے شوہر حضرت اوس بن الصامت سے واقعے کی مکمل تفصیلات معلوم کرنے کے لئے آدمی بھیجا' جب حضرت اوسؓ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے چچا کی یہ بیٹی کیا کہہ رہی ہے؟۔

تو اوسؓ کہنے لگے: سچ کہہ رہی ہے' میں نے اس کے ساتھ ظہار کا معاملہ کیا ہے۔

یارسول اللہ! آپ اس معاملے میں کیا حکم دیتے ہیں؟۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تک میری طرف سے کوئی حکم نہ آئے اس وقت تک اس کے قریب نہ جانا' یہ ارشاد سن کر حضرت اوسؓ خاموش ہو گئے' اور حضرت خولہؓ بولیں یارسول اللہ! ان کے پاس کچھ بھی نہیں' اس کو اس کا نفقہ بھی میں دے رہی ہوں۔

اس گفتگو کے بعد سب لوگ مسئلے کے حل کے لئے آسمانی حکم کے منتظر رہے' اور خولہؓ اور اوسؓ مسلسل اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہے' اور اپنے غم کی شکایت دربار الٰہی میں کرتے رہے' یہاں تک کہ آسمان کے دروازے کھل گئے' اللہ تعالیٰ نے ان کی شکایت سنی' اور خولہؓ پریشانی کے عالم میں کبھی سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھتی اور کبھی اپنے آس پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف نظر کرتیں' اور کبھی اپنی نگاہیں حضور ﷺ کی طرف آپ کی زبان مبارک سے اللہ کی رحمت اور اپنے غم کے ازالے کے الفاظ سننے کے لئے کر دیتیں' اس دوران آپ ﷺ پر نزول وحی کے آثار نمودار ہوئے آپ کی پیشانی مبارک پر پسینہ آ گیا۔

اس وقت حضرت عائشہؓ نے خولہؓ سے فرمایا: خولہؓ آپ کے متعلق حکم نازل ہونے والا ہے' تو حضرت خولہؓ نے کہا: یا اللہ خیر کا معاملہ فرما: آپ کے نبی سے میں خیر ہی کا توقع کرتی ہوں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ پر نزول وحی کی کیفیت طاری تھی ادھر خولہؓ کی کیفیت سے ہمیں یہ محسوس ہو رہا تھا کہ وہ شوہر سے جدائی کے خوف سے سخت پریشانی کے عالم میں تھی' کہ کہیں ہمیشہ شوہر سے جدائی کا حکم نازل نہ ہو جائے۔

آپ ﷺ سے نزول وحی کے آثار ختم ہوئے۔ آپؐ نے تبسم فرمایا اور فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے خولہ! تو خولہؓ نے جلدی سے کہا لبیک یا رسول اللہ اور آپ کے تبسم سے خوش ہو کر خوشی سے ایک دم کھڑی ہو گئیں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیرے شوہر کے متعلق حکم نازل فرمایا: پھر یہ آیات:

﴿ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ﴾

آخر تک تلاوت فرمائی، اور اوس بن الصامتؓ کے طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟۔

اوسؓ نے کہا: لا واللہ! خدا کی قسم، غلام آزاد کرنے کی قدرت نہیں ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ رکھ سکتے ہو؟

اوسؓ نے کہا: یہ بھی نہیں کر سکتا، میں دن میں ایک یا دو مرتبہ کھا کر بھی یہ محسوس کرتا ہوں کہ میری قوت بصارت کمزور ہو گئی اور میں مرنے کے قریب ہو گیا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟

اوسؓ نے کہا: اگر صدقہ کے ساتھ میری مدد فرمائیں تو کر سکوں گا۔

نبی کریم ﷺ نے ان کی بیوی کو مخاطب کر کے فرمایا: ان سے کہو کہ یہ ام المنذر بنت قیس کے پاس جائے اور اس سے چند وسق کھجور لیکر آئے اور ساٹھ مسکینوں پر صدقہ کرے، حضرت اوسؓ نے آپ ﷺ کے فرمان مبارک کی تعمیل کرتے ہوئے انتہائی تیزی کے ساتھ ام المنذر سے کھجوریں لاکر صدقہ کر دیں۔

اس سے اس کی بیوی اس کے لئے حلال ہو گئی، اور دوسرے مسلمانوں کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے جہالت کی غلط رسم سے بچنے کے لئے راہ نکالی۔

یہ ہیں خولہؓ بنت ثعلبہ، مسائل و مصائب کے ہاتھوں پریشان، جنھوں نے لوگوں اور اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئے پر نادم شرمندہ حضرات کے لئے ایک روشن طریقہ چھوڑا' اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کیا' دربار الٰہی میں دست دعا انتہائی اخلاص کے ساتھ دراز کیا اور اللہ نے ان کی توبہ قبول کی' ہمیں بھی چاہئیے کہ اس واقعے سے خوب سبق سیکھیں۔

خانۂ رسول ﷺ

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ وَاللّٰهُ مَوْلٰكُمْ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ○ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ○ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ○﴾

''اے نبی جس چیز کو اللہ نے آپ کے لئے حلال کیا ہے آپ اس کو کیوں حرام فرماتے ہیں اپنی بیبیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تمہاری قسموں کا کھولنا مقرر فرما دیا ہے اور اللہ تمہارا کارساز ہے اور وہ بڑا جاننے والا بڑی حکمت والا ہے اور جبکہ پیغمبر نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات چپکے فرمائی پھر اس بی بی نے وہ بات بتلا دی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر کر دی تو پیغمبر نے تھوڑی سی بات تو بتلا دی اور تھوڑی بات کو ٹال گئے سو جب پیغمبر نے اس بی بی کو وہ بات جتلائی تو وہ کہنے لگی کہ آپ کو کس نے خبر کر دی آپ نے فرمایا مجھکو بڑے جاننے والے بڑے خبر رکھنے والے نے خبر کر دی اے دونوں بیبیوں اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کر لو تو تمہارے دل مائل ہو رہے ہیں اور اگر پیغمبر کے مقابلہ میں تم دونوں کاروائیاں کرتی رہیں تو پیغمبر کا رفیق اللہ ہے اور جبریل ہیں نیک مسلمان ہیں اور ان کے علاوہ فرشتے مددگار ہیں اگر پیغمبر تم عورتوں کو طلاق دے دیں تو ان کا پروردگار بہت جلد تمہارے بدلے ان کو تم سے اچھی بیبیاں دیدے گا جو اسلام والیاں ایمان والیاں فرمانبرداری کرنے والیاں عبادت کرنے والیاں روزہ رکھنے والیاں ہوں گی کچھ بیوہ اور کچھ کنواریاں''۔

آپ ﷺ کا گھر مبارک مسلمانوں کے گھروں کے لئے ایک مثالی نمونہ تھا آپؐ کے خانۂ مبارک میں رشتہ داری اور قرابت داری کی تمام عمدہ صفات موجود تھیں۔ آپ کے اہل بیت ازواج مطہرات میں سے ہر ایک کی دلی خواہش تھی کہ وہ آپ کی زیادہ سے زیادہ قربت حاصل کر سکیں اور آپؐ کے دل مبارک کو اپنی طرف مائل کر سکیں، حتی کہ اس کے لئے بسا اوقات ان کی زنانہ طبیعت جوش مارتی اور ان میں مسابقت کی آگ بھڑک اٹھتی، ہر ایک کی یہی خواہش ہوتی کہ آپؐ کے میلان قلبی کی عظیم کامیابی سے سرفراز ہو سکے۔ آپؐ کی بنات طاہرات حضرت فاطمہؓ حضرت زینب، حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثومؓ بھی تھیں جو حضرت خدیجہؓ کے بطن سے مولود ہوئیں۔ آپؐ انؓ کی موجودگی سے بہت زیادہ انس حاصل کرتے جبکہ انؓ کے ہوتے ہوئے آپؐ سے وحشت کوسوں دور ہوتی، کیونکہ یہ آپؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی آپ ﷺ کی بیٹیاں تھیں۔ لیکن ہر انسان کی طرح آپ ﷺ کو بھی اس کا اشتیاق تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ ﷺ کو نرینہ اولاد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطاء کرے جو آپؐ کی آنکھوں کا نور اور آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے لئے سبب زینت ہو۔ آپ ﷺ کی زندگی مبارک گذرتی جارہی تھی حتی کہ آپؐ کی عمر مبارک ساٹھ سال کے قریب ہوگئی لیکن کسی بھی زوجۂ مطہرہ سے آپؐ کے فرزند نے جنم نہیں لیا کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارادہ اور مشیت یہی تھی۔

(انہی دنوں) آپؐ امراء اور سلطنت کے بڑے لوگوں کے نام خطوط تحریر فرما کر انہیں اسلام کی دعوت دے رہے تھے' منجملہ ان کے آپؐ نے ایک خط حاکم اسکندریہ' والی مصر اور عظیم القبط مقوقس کو بھی روانہ کیا۔ آپؐ نے اپنا یہ خط مبارک اپنے ایک صحابیؓ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے ہاتھ روانہ کیا جس کا مضمون تھا' محمدؐ بن عبداللہ کی جانب سے مقوقس عظیم قبط کی طرف' جو ہدایت کا پیروکار ہے اس پر سلامتی ہو' امابعد! میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں' اسلام قبول کرلو! محفوظ رہو گے۔

﴿ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴾

''آپ فرما دیجئے کہ اے اہل کتاب کہ آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو کہ ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ بجز اللہ تعالیٰ کے ہم کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو رب نہ قرار دے خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر پھر اگر وہ لوگ اعراض کریں تو تم لوگ کہدو کہ تم اس کے گواہ رہو کہ ہم تو ماننے والے ہیں''۔

مقوقس نے آپ ﷺ کے خط مبارک کو احترام اور توجہ کے ساتھ پڑھا' حضرت حاطبؓ بھی اسکندریہ میں مقوقس کے محل میں اس کے سامنے موجود تھے۔ مقوقس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے خط پڑھنے کے بعد لپیٹا اور اپنی ایک لونڈی کو تھما دیا' بعد ازاں وہ حضرت حاطبؓ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: مجھے نبی ﷺ کے احوال بتاؤ۔ حضرت حاطبؓ نے تفصیل سے آنحضرت ﷺ کے احوال اور آپ ﷺ کی دعوت کو بیان فرمایا اور خاموش ہو گئے۔ مقوقس بھی تھوڑی دیر تک خاموش رہا پھر سر اٹھا کر کہنے لگا: مجھے معلوم تھا کہ ایک نبی باقی ہے' میرا گمان تھا کہ وہ شام میں ظاہر ہو گا کیونکہ شام انبیاء کے ظہور کی سرزمین ہے۔ اب میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ سرزمین عرب میں ظاہر ہوئے ہیں۔۔۔ لیکن قبطی لوگ میری اطاعت نہیں کریں گے' مقوقس کے ان الفاظ سے بہ خوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ اسے اپنی سلطنت عزیز تھی۔ پھر اس نے اپنے کاتب کو بلایا اور آنحضرت ﷺ کو یہ خط لکھا:

''اما بعد! میں نے آپ کا خط پڑھا' آپؐ کے ذکر کردہ مضمون کو اور آپؐ کی دعوت کو سمجھا' مجھے معلوم تھا کہ ایک نبی باقی ہے لیکن میرا گمان تھا کہ وہ شام میں ظاہر ہو گا' میں نے آپ کے قاصد کا اکرام کیا' میں آپ کے لئے دو لونڈیاں بھیج رہا ہوں جنہیں قبط میں بڑا مقام حاصل ہے' نیز میں آپؐ کے لئے کپڑے اور سواری کرنے کے لئے ایک سواری بھیج رہا ہوں۔ آپ پر سلامتی ہو''۔

مقوقس نے قبطیوں کی اپنے دین پر پختگی دیکھ کر معذرت کرتے ہوئے اپنا خط حضرت حاطبؓ کے سپرد کر دیا اور آپؓ سے گذارش کی کہ اپنے مابین ہونے والی گفتگو کو محل سے نکل کر صیغۂ راز میں رکھیں۔

حضرت حاطبؓ مقوقس کے ہدایا حضرت ماریہ قبطیہؓ' ان کی بہن' ایک غلام' سونے کے ہزار دینار' نرم مصری کپڑوں کے بیس جوڑے' ایک بہترین خچر جس کا نام دلدل تھا' اور کچھ شہد' عود اور مسک لے کر عازم مدینہ منورہ ہوئے' دوران سفر حضرت حاطبؓ نے حضرت ماریہؓ اور ان کی بہن کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی تاریخ سنائی اور ضمناً اسلام اور اس کی خوبیوں کا تذکرہ بھی کیا نیز آنحضرتؐ کی عادات مبارکہ کو بھی بیان کیا جسے سن کر حضرت ماریہؓ اور ان کی بہن کو اسلام کے متعلق شرح صدر ہو گیا' حضرت حاطبؓ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں اسلام کی دعوت دی جسے دونوں نے قبول کیا اور مشرف بہ اسلام ہو گئیں۔

حضرت حاطبؓ ان تمام ہدایا کو لے کر ۷ھ میں مدینہ منورہ پہنچے آپ ﷺ بھی صلح حدیبیہ کے بعد انہی دنوں مدینہ منورہ واپس ہوئے تھے' آنحضرتؐ نے خط اور ہدایا قبول فرمائے۔ آپ ﷺ کو حضرت ماریہؓ پسند آئیں' جبکہ ان کی بہن آپ ﷺ نے اپنے شاعر حضرت حسانؓ کو ہدیہ فرما دی۔

جب یہ خبر آنحضرت ﷺ کے گھر پہنچی کہ ایک مصری دوشیزہ' گھنگریالے بالوں والی اور پرکشش طبیعت والی جو عظیم القبط مقوقس کی طرف سے آنحضرت ﷺ کو ہدیہ ملی ہے آنحضرت ﷺ نے اسے مسجد نبوی کے قریب حارثہ بن نعمان کے گھر رکھا ہے تو یہ سن کر انہیں بہت قلق ہوا کیونکہ انہیں آپ ﷺ سے شدید محبت تھی اور ہر ایک کی دلی خواہش تھی کہ وہ آنحضرت ﷺ کا دل اپنے قبضہ میں لائے۔

حضرت عائشہؓ کو چونکہ آپ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ والہانہ لگاؤ اور تعلق تھا اس لئے جب انہوں نے یہ خبر سنی کہ آپ ﷺ حضرت ماریہؓ کے گھر میں بہت زیادہ جاتے ہیں اور رات دن میں اپنی فراغت کا بیشتر حصہ ان کے گھر میں گذارتے ہیں' آنحضرت ﷺ کو ام ابراہیم بہت پسند تھیں کیونکہ آپؓ خوبصورت اور گورے رنگ کی مالکہ تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں مقام عالیہ میں ٹھہرایا جسے عرب حضرات بعد میں عشریۃ ام ابراہیم کے نام سے موسوم کرنے لگے' یہ علاقہ مدینہ منورہ کی ایک طرف میں واقع ہے جو کھجوروں اور زراعت کی کثرت کے سبب مشہور ہے۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت ماریہؓ کو مخفی طور پر لونڈی بنا کر رکھا اور آپؐ کے پاس آتے جاتے رہے حتی کہ آپؓ کو حمل ہوا اور آپؓ کے بطن سے حضرت ابراہیم مولود ہوئے۔ جب آنحضرت ﷺ کو اپنے فرزند ارجمند کی ولادت کی خبر موصول ہوئی تو آپ ﷺ کا قلب مبارک خوشی سے لبریز ہو گیا اور آپ ﷺ کے دل میں اپنے بیٹے کے لئے شفقت و رحمت کے جذبات پیدا ہو گئے' اور آپ ﷺ کا قلب اطہر احسانات خداوندی کے سامنے جھک گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابراہیم کی ولادت سے حضرت ماریہؓ کی رفعت و منزلت میں مزید اضافہ ہوا۔ نیز آنحضرت ﷺ کے دل مبارک میں بھی آپؓ کا مرتبہ مزید بڑھا۔ اس نعمت پر حضرت ماریہؓ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و تسبیح کی اور شکر ادا کیا۔ آنحضرت ﷺ کا دل اپنے بیٹے کی ولادت پر باغ باغ تھا۔ آپ ﷺ حضرت ماریہؓ کے گھر کے گھر بہت زیادہ جاتے' اپنے بیٹے کی مسکراہٹ سے لطف اندوز ہوتے' اسے دیکھ دیکھ کر جیتے اور اپنے دامن نبوت میں اور خداوند کریم کی اس رحمت میں ڈھانپ لیتے جو آپ ﷺ کے گھر بھر پر محیط تھی۔

ایک روز آنحضرت ﷺ حضرت ابراہیمؓ کو اٹھا کر حضرت عائشہؓ کے پاس پہنچے اور خوشی خوشی حضرت عائشہؓ کو بلایا تاکہ وہ حضرت ابراہیمؓ میں باپ کی مشابہت کا مشاہدہ کر سکیں۔ ادھر حضرت عائشہؓ کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اے کاش اللہ تعالیٰ میرے بطن سے بھی بچہ پیدا فرما دیں تاکہ آنحضرت ﷺ اسے بھی پیار کریں اور میرا مرتبہ بھی دیگر ازواج مطہرات سے آپ کی نگاہ میں بڑھ جائے' یہ سوچ کر آپؓ کو رونا آ گیا لیکن آپؓ نے اپنے آنسوؤں پر قابو پالیا' آنحضرتؐ نے اس بات کو محسوس فرمایا اور حضرت عائشہؓ کی زنانہ طبیعت پر ناراض ہوئے۔

ایک روز آنحضرت ﷺ اپنی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ بن خطاب کے گھر موجود تھے۔ حضرت حفصہؓ نے اپنے والد کے گھر جانے کی اجازت چاہی' آپ نے اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت حفصہؓ کی غیر موجودگی میں جب آنحضرتؐ تنہا تھے تو اچانک حضرت ماریہؓ سامنے تشریف لے آئیں اور آپؐ کو اکیلا دیکھ کر کچھ دیر کے لئے آپؐ کے قریب ٹھہر گئیں۔ اسی دوران حضرت حفصہؓ واپس لوٹ آئیں۔ جب انہوں نے اپنے گھر میں حضرت ماریہؓ کو دیکھا تو اگرچہ ان کے دل میں حضرت ماریہؓ کے خلاف جذبات تھے لیکن ان کے چلے جانے کا انتظار کیا۔ جب حضرت ماریہؓ چلی گئیں تو حضرت حفصہؓ آنحضرت سے کہنے لگیں: ''میں نے کسے آپؐ کے پاس دیکھا ہے؟ واللہ آپؐ نے میری بے عزتی کی ہے' اگر آپ کو میری پرواہ ہوتی تو آپؐ ایسا نہ کرتے''۔ یہ کہہ کر آپؓ رونے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگیں، آنحضرت ﷺ کو یہ سن کر بہت دکھ ہوا کیونکہ آپؐ اپنی زوجہ مطہرہ اور اپنے دوست کی بیٹی کی جس سے شادی ہی دوست کی تکریم کے لئے کی تھی کیسے اہانت کر سکتے تھے؟

آنحضرت ﷺ کو معلوم ہو گیا کہ حضرت حفصہؓ اپنی غیرت کے لئے اس خبر کو پھیلا دیں گے اور دیگر ازواج مطہرات کو بھی بتادیں گی پھر وہ بھی اسے اپنی غیرت کے خلاف سمجھیں گی۔ ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھ کر آپ ﷺ نے انہیں راضی کرنے کا فیصلہ کیا اور انہیں ایک راز کی بات بتائی کہ اسے پوشیدہ رکھنا لیکن حضرت حفصہؓ نے وہ راز ایک اور زوجہ مطہرہ کو بتادیا۔ حضرت حفصہؓ نے اس راز کو پوشیدہ رکھنے کا وعدہ فرمایا تھا لیکن یہ کوئی آسان کام نہ تھا۔ آپ ﷺ نے یہ قسم کھائی تھی کہ ماریہ ان ﷺ پر حرام ہے۔ اور جو کچھ ہو چکا اسے ایسا ہی سمجھ گویا کچھ بھی نہیں ہوا لیکن حضرت حفصہؓ باوجودیکہ آپ ﷺ کے انتہائی قریب تھیں اور آپ ﷺ سے بہت زیادہ محبت رکھتی تھیں اور آپ ﷺ کے اس فرمان سے خوش بھی ہو گئی تھیں لیکن اس تمام کے باوجود وہ راز کا اخفاء نہ کر سکیں بلکہ یہ راز حضرت عائشہؓ کو بتادیا' حضرت عائشہؓ نے بھی اس بات کو غیرت کے طور پر لیا' اور اس واقعہ کو غنیمت سمجھا کہ ایک اچھا موقع ہے جس سے دوسروں کو زیر کیا جا سکتا ہے۔ حضرت حفصہؓ کی طرح حضرت عائشہؓ نے بھی عواقب پر نظر نہ کی' اس طرح یہ راز تمام ازواج مطہرات میں پھیل گیا' اور اس موضوع پر بڑی بحثیں ہونے لگیں' آنحضرت ﷺ کے کان مبارک تک بھی یہ بحث پہنچی تو آنحضرت ﷺ نے ازواج مطہرات کو ایسا سبق سکھانے کا فیصلہ کیا جو وہ کبھی نہ بھول سکیں۔ کیونکہ اس مسئلہ کا حل یہ نہیں تھا کہ آپ ﷺ اپنی ازواج کی متفرق باتیں سنتے ہی رہیں' اسی لئے آنحضرت ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ وہ اپنی ازواج کو سبق سکھانے کے لئے اور آپس کی چپقلش کو دبانے کے لئے ان سے مکمل ایک مہینہ قطع تعلق کرلیں۔ لہذا آپ ﷺ ایک قریبی نخلستان میں تشریف لے گئے جہاں ایک کھردری خشک چٹائی کے سوا کوئی سامان نہیں تھا اور کمرے کی چوکھٹ پر آپ ﷺ کے غلام رباح آپ ﷺ کی خدمت کے لئے کھڑے ہو گئے۔

اس واقعہ پر سب سے زیادہ ندامت حضرت حفصہؓ کو ہوئی کیونکہ آپؓ بہت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ روزہ رکھنے والی شب بیدار اور عبادت گزار خاتون تھیں' انہیںؓ اس بات کا شدید قلق تھا کہ انہوں نے اس راز کو فاش کیا جو آنحضرت ﷺ کی امانت تھا اور اس وعدہ کے خلاف کیا ہے جو آنحضرت ﷺ نے ان سے لیا تھا۔

مدینہ منورہ میں خبر پھیل گئی کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت حفصہؓ کو یا تمام ازواج مطہرات کو طلاق دیدی ہے' یہ سن کر حضرت عمرؓ حضرت حفصہؓ کے پاس تشریف لائے دیکھا کہ آپؓ رو رہی ہے تو حضرت عمرؓ فرمانے لگے: شاید کہ رسول اللہؐ نے تمہیں طلاق دیدی ہے؟ آپؐ نے ایک مرتبہ تمہیں پہلے بھی طلاق دی تھی لیکن پھر میری وجہ سے رجوع کرلیا تھا۔ اگر آپؐ نے تمہیں دوبارہ طلاق دیدی تو میں تمہارے ساتھ کبھی نہ بولوں گا۔

حضرت عمرؓ جب وہاں سے نکلے تو کسی کو آنحضرت ﷺ سے بات کرنے کی جرأت نہ ہوئی لیکن چونکہ حضرت عمرؓ کو معلوم تھا کہ اس کا سبب حضرت حفصہؓ ہیں اس لئے وہ صبر نہ کرسکے اور آنحضرت ﷺ کے مکان کا قصد کیا' دروازہ پر آپ ﷺ کے غلام رباح کھڑے تھے' حضرت عمرؓ نے حاضری کی اجازت چاہی' حضرت رباح اجازت طلب کرنے کمرے میں داخل ہوئے لیکن باہر آکر نہ تو حضرت عمرؓ کو جواب دیا اور نہ ہی اندر آنے کا کہا۔ حضرت عمرؓ نے دوبارہ یہی بات کی لیکن غلام نے کوئی جواب نہیں دیا' پھر حضرت عمرؓ نے بلند آواز سے چیخ کر اجازت چاہی تو آنحضرت ﷺ نے اجازت مرحمت فرمادی' حضرت عمرؓ حاضر ہوئے اور آنحضرت ﷺ کے سامنے بیٹھ کر رونے لگے۔ آپ ﷺ نے پوچھا اے عمر! کیوں رو رہے ہو؟ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ازواج مطہرات کے معاملہ میں کیوں پریشان ہیں؟ اگر آپؐ نے انہیں طلاق دیدی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ' جبرائیل' میکائیل' میں' ابوبکر اور تمام مسلمان آپؐ کے ساتھ ہیں' حضرت عمرؓ کی یہ بات سن کر آپ ﷺ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ میں نے ازواج کو طلاق نہیں دی بلکہ ایک مہینہ ان سے قطع تعلق کیا ہے۔

یہ سن کر حضرت عمرؓ مسجد تشریف لائے اور مسلمانوں کو خوشخبری سنائی کہ آنحضرت ﷺ نے ازواج کو طلاق نہیں دی بلکہ ایک مہینہ تک قطع تعلق کیا ہے۔ مسلمان یہ سن کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت خوش ہوئے اور آنحضرت ﷺ کے گھر کے متعلق ان کی تمام پریشانی کافور ہوگئی۔

جب ازواج مطہرات نے یہ خوشخبری سنی کہ آنحضرت ﷺ گھر تشریف لا رہے ہیں تو وہ تمام گھر کے دروازہ پر آپ ﷺ کے انتظار میں کھڑی ہوگئیں۔ جب حضرت عائشہؓ کی نظر آنحضرت ﷺ پر پڑی تو فرمانے لگیں: یا نبی اللہ آپؐ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، آپؐ مجھ پر ناراض ہوگئے، یہ سن کر آپ کا چہرہ انور خوشی سے دمک اٹھا اور آپؐ نے قرآن کریم کی ان آیات کی تلاوت کی جو ان پر حال ہی میں نازل ہوئی تھیں۔ ہم نے آپ کا خود ہی نکاح کر دیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَ تُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴾

''اور جب اس شخص سے فرما رہے تھے جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور آپ نے بھی انعام کیا کہ اپنی بی بی کو اپنی زوجیت میں رہنے دے اور خدا سے ڈر اور آپ اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا اور آپ لوگوں سے اندیشہ کرتے تھے اور ڈرنا تو آپ کو خدا ہی سے زیادہ سزاوار ہے پھر جب زید کا اس سے جی بھر گیا ہم نے آپ سے اس کا نکاح کر دیا تاکہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹے کی بیبیوں کے بارے میں کچھ تنگی نہ رہے جب وہ ان سے اپنا جی بھر چکیں اور خدا کا یہ حکم تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے والا تھا ہی"۔

حضرت زینب بنت جحشؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا: "یا رسول اللہ! میں آپ کی دیگر ازواج کی طرح نہیں ہوں' میرے سوا آپ کی ہر زوجہ مطہرہ کا نکاح اس کے والد' بھائی یا گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تبارک و تعالیٰ نے آسمان پر کیا ہے"۔ حضرت زینبؓ اس بات پر فخر کیا کرتی تھیں کہ ان کا نکاح اللہ تبارک و تعالیٰ نے نص قرآنی کے ساتھ کیا' اور فرمایا کرتیں: "تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح عرش پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے کیا"۔ سیدہ زینبؓ دین و تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھیں' نیز آپؓ میں سخاوت اور نیکی بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ہماری ام المومنین کا کیا واقعہ ہے جن کی شادی خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ سے کی؟ آپؓ کی شادی آسمانی حکم سے کیسے ہوئی؟ سیدہ فاضلہ زینب بنت جحشؓ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟ اور آپ کی زندگی آنحضرتؐ کے غلام زید بن حارثہؓ کے ساتھ کیسے گذری؟ آپؓ کی زندگی پر ہم تفصیلی روشنی ڈالتے ہیں' آپؓ کو تو یہ شرف حاصل ہے کہ آپؓ کے بارہ میں قرآن کریم کی آیات مبارکہ نازل ہوئیں۔

زینب بنت جحشؓ بن دیاب:

آپؓ آنحضرت ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ آپؓ ابتدائی مہاجر خواتین میں سے ہیں' آپؓ کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب بن ھاشم ہیں' اس طرح آپؓ عبدالمطلب کی نواسی ہیں' جبکہ آنحضرت ﷺ عبدالمطلب کے پوتے ہیں' آپؓ کی والدہ عبدالمطلب کے فرزند عبداللہ کی حقیقی بہن ہیں' آپؓ آنحضرت ﷺ کے غلام زید بن حارثہؓ کی بیوی تھیں' پھر آپؓ کی شادی آنحضرت ﷺ سے ہوئی۔

اس قصہ کی تفصیلات معلوم کرنے کے لئے ہمیں زمانہ قبل بعثت کی طرف جانا ہوگا' حضرت زیدؓ پیدائشی غلام نہیں تھے بلکہ آپ حارثہ بن شراحیل بن کعب کلبی قحطانی کے بیٹے تھے' جو بنی زید الات میں سے تھے۔ آپؓ کی والدہ آپؓ کو لے کر اپنے والد کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاقات کے لئے جا رہی تھیں جو بنی معن بن طی میں سے تھے تو بنی القین بن جر کے کچھ افراد نے حملہ کیا اور حضرت زید کو اٹھا کر سوق عکاظہ میں چار ہزار درہم کے بدلہ میں حضرت حکیم بن حزام کے ہاتھ فروخت کر دیا' جب حضرت خدیجہؓ اپنے بھتیجے حکیم بن حزام کو ملنے آئیں تو انہوں نے حضرت زید حضرت خدیجہؓ کو دیدیئے تاکہ وہ ان سے خدمت لے سکیں۔ انہوں نے وہ غلام آنحضرت ﷺ کی خدمت کے لئے انہیں دیدیئے۔

جب حضرت زیدؓ کے والد حارثہ بن شراحیل کو حضرت زیدؓ کے متعلق علم ہوا تو وہ اپنے بھائی کعب کو لے کر مکہ مکرمہ آئے اور آنحضرت ﷺ سے مسجد الحرام میں ملے اور کہنے لگے: "اے ابن عبدالمطلب! اے قوم کے سردار! تم اللہ کے پڑوسی ہو' تم قیدیوں کو رہا کر دیتے ہو اور بھوکوں کو کھلاتے ہو' ہم تمہارے پاس اپنے بیٹے کے سلسلہ میں آئے ہیں' اس کا فدیہ قبول کرنے میں ہمارے ساتھ احسان کریں"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یا اس کے علاوہ کچھ اور؟ وہ کہنے لگے وہ کیا؟" آپ ﷺ نے فرمایا میں اسے بلا کر اختیار دیدیتا ہوں' اگر وہ تمہیں اختیار کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ خدا کی قسم۔ انہوں نے کہا: "ٹھیک ہے ہمیں قبول ہے" حضرت زیدؓ کو بلایا گیا' انہوں نے اپنے والد اور چچا کو پہچان لیا۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں اختیار دیدیا کہ اگر چاہو تو ان کے ساتھ چلے جاؤ' اور اگر چاہو تو میرے پاس ہی ٹھہرے رہو' حضرت زیدؓ نے یہ سن کر آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہی رہنا پسند کیا۔

حضرت زیدؓ کے والد نے حضرت زیدؓ کو ترغیب دیتے ہوئے امید بھرے انداز میں کہا" کیا تم اپنے والدین' گھر والوں اور شہر والوں پر غلامی کو پسند کرتے ہو؟ حضرت زیدؓ نے جواب دیا: "اے میرے والد! میں نے اس آدمی میں کچھ دیکھا ہے: میں اس سے کبھی بھی جدا نہیں ہو سکتا' اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے حضرت زیدؓ کو لیا اور قریش کو گواہ بنا کر اعلان کیا کہ زیدؓ میرا بیٹا ہے اور ہم ایک دوسرے کے وارث ہیں"۔ اس کے بعد حضرت زیدؓ کو بھی لوگ زید بن محمد کہنے لگے' اور وہ اسی نام سے مشہور ہو گئے۔ آپؓ حضرت علیؓ کے بعد سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے تھے۔

جب آپؓ بڑے ہوئے اور سن ازدواج کو پہنچے تو آپؓ کے لئے اپنی پھوپھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زاد بہن زینبؓ بنت جحش کا انتخاب کیا، لیکن حضرت زینبؓ کے بھائی حضرت عبداللہؓ بن جحش نے اسے پسند نہیں کیا، حتی کہ حضرت زینبؓ فرمانے لگیں: ''میں ان سے کبھی بھی شادی نہیں کروں گی'' مگر چونکہ حضرت زینبؓ آنحضرت ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں اس لئے آنحضرت ﷺ نے اس معاملہ میں دخل دیا اور حضرت عبداللہ بن جحشؓ کو بھی راضی کیا کہ زیدؓ اشراف مسلمین میں سے ہیں۔ یہ ماں باپ دونوں کے اعتبار سے عربی النسل ہیں، آنحضرت ﷺ کی ترغیب پر حضرت زینبؓ اور حضرت عبداللہؓ بن جحش دونوں نے سر تسلیم خم کر دیا، اسی موقع پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا﴾

''اور کسی ایماندار مرد اور کسی ایماندار عورت کو گنجائش نہیں جبکہ اللہ اور اس کے رسول کسی کام کا حکم دے دیں کہ ان کو اُن کے اس کام میں کوئی اختیار رہے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا کہنا نہ مانے گا وہ صریح گمراہی میں پڑا''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کے بعد حضرت زیدؓ و زینبؓ نے آپس میں رضامندی سے نکاح کرلیا تاکہ مسلمانوں کے اس عمل کا برملا اظہار ہوسکے ''لافضل لعربی علی عجمی الا بالتقوی'' کہ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت حاصل نہیں ہے مگر تقویٰ کے ساتھ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق وعنایت سے حضرت زیدؓ اور حضرت زینبؓ کی زندگی کے ایام ہنسی خوشی گزرتے رہے، وہ دن بڑے پر مسرت اور کیف آفریں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بہترین زندگی کو مقرر فرما دیا اور اسباب راحت عطاء فرمادئے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ بہت کم وقت میں جو چاہیں کرسکتے ہیں، اور جب اللہ تبارک وتعالیٰ کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے کوئی ٹال نہیں سکتا، اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ ایک ایسا واقعہ رونما ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے مسلمان ایک دینی مسئلہ کو سمجھ لیں اور وہم زدہ لوگوں کے وہم ختم ہو جائیں۔

ابھی زیادہ وقت نہیں گذرا تھا کہ حضرت زیدؓ اور حضرت زینبؓ کے تعلقات کشیدہ ہو گئے اور آپس کی محبت میں دراڑیں پڑ گئیں، وقت گذرتا رہا لیکن اب حضرت زیدؓ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا لہذا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے شکایت کی کہ میں زینبؓ کے ساتھ زندگی گزارنے کے غم کا متحمل نہیں، آنحضرتؐ نے انہیں دلاسہ دیا اور کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے فرمایا: ''بیوی کو اپنے پاس ہی ٹھہرائے رکھو'' یہ زینب ہیں جن سے ایک عرصہ بعد تمہاری شادی ہوئی ہے، زید! اللہ سے دعا کرو کہ وہ تمہارے احوال کی اصلاح فرمادے، زید! زینب کے ساتھ زندگی گذارنے میں اللہ سے ڈر، اپنے ارادہ اور نیت میں عقل و رشد کے ساتھ فیصلہ کرو۔

لیکن حضرت زینبؓ حضرت زیدؓ کے ساتھ ناپسندیدگی سے زندگی گذار رہی تھی انہیں اپنے حسن و جمال اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ قرابت کا احساس تھا حتی کہ زیدؓ اس فوقیت سے تنگ آ گئے اور آپؓ کے ساتھ اطمینان وسکون سے زندگی گذارنے کو محال سمجھنے لگے کیونکہ حضرت زینبؓ آپؓ کی نہ تو طاعت کرتی تھیں اور نہ ہی آپؓ کے ساتھ زندگی گذارنے پر قانع نظر آتی تھی۔

حضرت زیدؓ نے آنحضرت ﷺ سے دوبارہ شکوہ کیا یا رسول اللہ! میں انہیں الگ کرنا چاہتا ہوں یعنی طلاق دینا چاہتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے پھر سوال کیا کہ کیا تمہیں اس سے کوئی تکلیف پہنچی ہے؟ حضرت زیدؓ نے جواب دیا نہیں یا رسول اللہ کوئی تکلیف نہیں پہنچی میں نے ان میں خیر ہی خیر دیکھی ہے لیکن یہ ہے کہ وہ اپنی شرافت کے سبب بڑی بنتی ہیں اور ان میں کچھ تعلّی بھی ہے اور وہ مجھے اپنی زبان سے بھی تکلیف پہنچاتی ہیں، آنحضرت ﷺ نے پھر فرمایا: اپنی بیوی کو اپنے پاس ٹھہرائے رکھو''۔

آنحضرت ﷺ حضرت زیدؓ سے تو یہی فرماتے رہے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس ٹھہرائے رکھو لیکن آپ ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ سے معلوم ہو چکا تھا کہ حضرت زیدؓ حضرت زینبؓ کو طلاق دیں گے اور بعد ازاں آنحضرت ﷺ انؓ سے نکاح فرمائیں گے، پھر بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت پر نظر رکھ کر دل ہی دل میں دعا فرماتے رہے، ہوسکتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنا فیصلہ تبدیل فرمادیں اور حضرت زیدؓ اور حضرت زینبؓ کے احوال کی اصلاح فرمادیں۔ آنحضرت ﷺ حضرت زیدؓ کو نصیحت فرماتے اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا بھی کرتے کہ ہوسکتا ہے دعا سے یہ فیصلہ خداوندی تبدیل ہوجائے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے وحی بھیجی کہ یہ فیصلہ ٹلنے والا نہیں ہے نیز یہ کہ یہ آسمانی فیصلہ ہے اس میں لوگوں کی باتوں پر کان نہ دھریں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی طرف وحی بھیجی:

﴿وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَااللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَهُ﴾

''اور آپ اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا اور آپ لوگوں سے اندیشہ کرتے ہیں''۔

حتی کہ یہ فیصلہ انجام کو پہنچا اور اس کی حکمتوں کے ظہور کا وقت آگیا اور حضرت زیدؓ نے حضرت زینبؓ کو طلاق دیدی، عدت گذرنے کے بعد آنحضرت ﷺ نے حضرت زینبؓ سے نکاح فرمالیا۔ حضرت زینبؓ آنحضرت ﷺ پر تین چیزوں پر ناز کیا کرتی تھی۔ (۱) حضرت زینبؓ اور آنحضرت ﷺ کے دادا عبدالمطلب ایک ہی ہیں۔ (۲) انؓ کا نکاح اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود فرمایا۔ (۳) ان کے درمیان پیغام نکاح کے سفیر حضرت جبرئیلؑ تھے۔

انہیں چیزوں کی بدولت آپؓ دیگر ازواج مطہرات پر فخر کرتی تھی کہ تمہاری شادی تمہارے گھر والوں نے کی جبکہ میری شادی سات آسمانوں کے اوپر اللہ تعالیٰ نے کی ہے۔ اب ہم یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ شادی کس طرح ہوئی اور حضرت زینبؓ کو اس کی خوشخبری کس طرح ملی، راوی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ حضرت عائشہؓ سے باتیں کررہے تھے کہ آپ ﷺ پر غشی طاری ہوگئی۔ کچھ دیر بعد آپ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: زینبؓ کی طرف خوشخبری کون لے جائیگا؟ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ وَاتَّقِ اللّٰہَ ﴾

''اور جب آپ اس شخص سے فرمارہے تھے جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور آپ نے بھی انعام کیا اپنی بی بی کو اپنی زوجیت میں رہنے دے اور خدا سے ڈر''۔

آنحضرت ﷺ کے خادم سلمیٰؓ حضرت زینبؓ کے پاس خوشخبری لے گئے' حضرت زینبؓ یہ خوشخبری سنتے ہی کھڑی ہوگئیں اور شکرانے کے نوافل ادا کرنے شروع کر دیئے۔

بالآخر شادی کا دن بھی آ گیا' ولیمہ پر لوگوں کی ایک جماعت حاضر تھی' آپ ﷺ نے ایک بکری ذبح کی اور اپنے خادم حضرت انسؓ سے فرمایا کہ لوگوں کو ولیمہ کی دعوت دو۔ لوگ فوج درفوج آتے رہے اور کھاتے رہے ایک جماعت آتی اور کھا کر چلی جاتی' حضرت انسؓ ولیمہ کے متعلق بیان فرماتے ہیں: ''حتی کہ تمام لوگوں نے کھالیا تو مجھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے انس اٹھالو! بعض لوگ آنحضرت ﷺ کے گھر میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے' آپؐ بھی تشریف فرما تھے' آپؐ کی زوجۂ مطہرہ دیوار کی طرف پیٹھ کئے ہوئے تھیں۔ آنحضرت ﷺ کو لوگوں کا بیٹھنا ناگوار محسوس ہورہا تھا۔ باقی دو افراد رہ گئے جو باتیں کر رہے تھے' آنحضرت ﷺ اپنی ازواج پر گذرتے تو انہیں سلام کرتے اور حال احوال دریافت کرتے' وہ کہتیں یا رسول اللہ ﷺ خیریت ہے' آپ نے گھر والوں کو کیسا پایا۔ آپؐ جواب مرحمت فرماتے' صحیح ہیں''۔ جب آنحضرت ﷺ فارغ ہوئے تو لوٹ آئے میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ جب آپ ﷺ دروازہ پر پہنچے تو دو افراد باتیں کر رہے تھے حتی کہ وہ چلے گئے۔ واللہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ ان کے جانے کے متعلق میں نے آپؐ کو بتایا یا آپؐ پر وحی اتری؟ پھر آپؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ گرادیا' اس موقع پر یہ آیات مبارکہ نازل ہوئیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ط وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ﴾

''اے ایمان والو نبی کے گھروں میں مت جایا کرو مگر جس وقت تم کو کھانے کی اجازت دی جاوے ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر رہو لیکن جب تم کو بلایا جاوے تب جایا کرو پھر جب کھانا کھا چکے تو اٹھ کر چلے جایا کرو اور باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھے رہا کرو اس بات سے نبی کو ناگواری ہوتی ہے سو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ صاف بات کہنے سے لحاظ نہیں کرتے اور جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگا کرو یہ بات تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے پاک رکھنے کا عمدہ ذریعہ ہے اور تم کو جائز نہیں کہ رسول کو کلفت پہنچاؤ اور نہ یہ جائز ہے کہ تم آپ کے بعد آپ کی بیبیوں سے کبھی بھی نکاح کرو یہ خدا کے نزدیک بھاری بات ہے''۔

ان آیات کے بعد امہات المؤمنینؓ پر پردہ لازمی قرار دیدیا گیا۔ جب حضرت زینبؓ کی شادی آنحضرتؐ سے ہوئی تو آپؓ کی عمر اس وقت پینتیس سال تھی' آپؓ کا نام پہلے برہ تھا' پھر آنحضرتؐ نے زینبؓ رکھدیا' آنحضرت ﷺ کی ربیبہ حضرت زینب بنت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی سلمہؓ فرماتی ہیں کہ "میرا نام برہ تھا پھر آنحضرت ﷺ نے زینب رکھدیا' پھر میرے بعد زینب بنت جحشؓ آئیں تو ان کا نام بھی زینب رکھدیا گیا۔

حضرت عائشہؓ اس کا اعتراف فرمایا کرتی تھی کہ انہیں زینبؓ و ام سلمہؓ پر غیرت آتی ہے' فرماتی ہیں: "میرے بعد آنحضرتؐ کو یہ دونوں بیویاں سب سے اچھی لگتی تھیں"۔

ایک جگہ حضرت عائشہؓ دیگر ازواج کے علاوہ حضرت زینبؓ سے مسابقت کا یوں تذکرہ فرماتی ہیں: "آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات میں زینبؓ کے سوا کوئی ایسی نہیں جو میری ہمسری کر سکے' بالآخر حضرت عائشہؓ کی اپنی ہمسر سے کچھ چپقلش ہوگئی' قصہ شہد مشہور ہے جس میں حضرت حفصہؓ بھی حضرت عائشہؓ کے ساتھ شریک تھیں' ان دونوں نے آنحضرت ﷺ کو حضرت زینبؓ کے کھانے سے بدظن کرنے کے لئے کہا تھا کہ ہمیں گوند کی بو آرہی ہے"۔ حالانکہ حضرت زینبؓ کا کھانا عمدہ تھا جس میں اس قسم کی کوئی بات نہ تھی۔

ایک روز آنحضرت ﷺ کے سامنے حضرت عائشہؓ اور حضرت زینبؓ کی مسابقت شروع ہوگئی اور حضرت عائشہؓ حضرت زینبؓ پر غالب آگئیں تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "یہ ابوبکر کی بیٹی ہے"۔

لیکن تاریخ گواہ ہے کہ جب حضرت عائشہؓ پر تہمت لگی تو حضرت زینبؓ نے آپؓ کا خوب ساتھ دیا' آپؓ کا موقف اپنی بہن حمنہ بنت جحش کے موقف کے بالکل برعکس نہایت شریفانہ تھا۔ حضرت عائشہؓ اس موقف کے بارہ میں ارشاد فرماتی ہیں: "مجھ پر تہمت لگنا بہت بڑی بات تھی جس میں قبیلہ خزرج کا عبداللہ بن ابی بن سلول' مسطح اور حمنہ بنت جحشؓ شامل ہیں' حمنہ بنت جحش اس لئے کہ اس کی بہن آنحضرت ﷺ کے پاس تھی اور ازواج مطہرات میں سے ان کے سوا کوئی بھی میری ہم مرتبہ نہیں ہوسکتی۔ لیکن زینبؓ نے اللہ اور اس کے دین کو محفوظ رکھا سوائے خیر کے کچھ نہیں کہا ہاں البتہ بنت جحشؓ نے اپنی بہن کے لئے جو کچھ کہا جا سکتا تھا کہا' جس سے مجھے بہت تکلیف ہوئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مقام پر حضرت عائشہؓ حضرت زینبؓ کے بارہ میں یوں ارشاد فرماتی ہیں:
''میں نے کوئی بھی عورت حضرت زینبؓ سے زیادہ دین میں بہتر' اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والی' زیادہ صلہ رحمی کرنے والی' زیادہ صدقہ دینے والی' اور اپنے نفس کو اس عمل میں زیادہ مشغول کرنے والی جس پر انسان تصدق ہو سکے اور جس کے ذریعے انسان اللہ کا قرب حاصل کر سکے کوئی خاتون نہیں دیکھی''۔

یہ حضرت زینبؓ کے لئے سوکنوں کی گواہی ہے' جو ان کے تقویٰ' صلہ رحمی اور عادات مبارکہ کی تعریف کر رہی ہیں۔ بیشک آپؓ مبارک گھرانہ کی ھاشمی خاتون تھیں۔

آنحضرت ﷺ کی حضرت زینبؓ کے ساتھ شادی سے پہلے عرب حضرات کی یہ جاھلانہ عادت تھی کہ وہ حقیقی بیٹے اور منہ بولے بیٹے کو وراثت اور حرمت میں یکساں سمجھتے تھے' یہ ایک ایسی بات تھی جو عقلی اور دینی دونوں اعتبار سے غلط تھی' اسلام نے احقاق حق اور ابطال باطل کا ارادہ کیا پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اس کے لئے مثال بنایا جن کی حیات طیبہ مسلمانوں کے لئے بہترین نمونہ ہے تاکہ مسلمان اسے رغبت کے ساتھ جلد قبول کریں۔

قرآن مقدس نے اس قصہ کو آیات مبارکہ میں بیان کیا تاکہ حقیقی بیٹے اور منہ بولے بیٹے کے درمیان فرق واضح ہو جائے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا﴾

''اور کسی ایماندار مرد اور کسی ایماندار عورت کو گنجائش نہیں جبکہ اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دے دیں کہ ان کو ان کے اس کام میں اختیار رہے اور جو شخص اللہ کا اور اس کے رسول کا کہنا نہ مانے گا وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صریح گمراہی میں پڑا‘‘۔

پھر ارشاد فرمایا:

﴿ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهُ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَقْدُورًا ﴾

’’ان پیغمبر کے لئے خدا نے جو بات مقرر کردی تھی اس میں نبی پر کوئی الزام نہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں بھی معمول کر رکھا ہے جو پہلے ہو گذرے ہیں اور اللہ کا حکم تجویز کیا ہوا ہوتا ہے‘‘۔

پھر یہ قصہ یعنی آنحضرت ﷺ کے حضرت زید کے باپ بننے کا ختم ہو جاتا ہے‘ اب یہ کبھی بھی نہیں کہا جا سکتا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کی ہے۔

قرآن مقدس میں ہے:

﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴾

’’محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں کہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے‘‘۔

حضرت زینبؓ عمر بھر آنحضرت ﷺ سے محبت کرنے والی اور باوقار ہیں‘ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: ’’میرے پیچھے وہ آئے گی جس کے ہاتھ لمبے ہیں‘‘۔ اس حدیث کی راویہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم جب بھی جمع ہوتے تو اپنے ہاتھ دیوار پر ناپتے تھے کہ دیکھتے ہیں کس کے ہاتھ لمبے ہیں۔ ہم ایسا ہی کرتے تھے حتی کہ حضرت زینبؓ وفات پا گئیں آپؓ چھوٹے قد کی تھیں ہم میں لمبی نہیں تھیں‘ پس ہمیں معلوم ہو گیا کہ آنحضرت ﷺ کی مراد سخاوت تھی‘ آپؓ دستکاری فرمایا کرتیں آپؓ چمڑا رنگتیں سیتیں اور صدقہ کر دیتیں‘

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؓ نے بارہ حدیثیں روایت فرمائیں جن میں سے دو بخاری و مسلم دونوں میں موجود ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد ازواج مطہراتؓ کی چپقلش بھی ختم ہوگئی۔ پھر حضرت زینبؓ کے بارہ میں یہی کہا جاتا تھا کہ آپؓ آنحضرت ﷺ کو محبوب تھیں، مؤمنین پر رحم کرنے والی، عابدہ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف رغبت رکھنے والی تھیں"۔

حضرت زینبؓ آنحضرت کو پسند تھیں، آپؐ حضرت زینبؓ کے پاس بہ کثرت جاتے تھے، آپؓ نیک، عبادت گزار، روزہ دار اور دستکاری کرنے ولی تھیں، اپنے ہاتھوں سے چمڑا وغیرہ سیتی تھیں، اور پھر اس تمام کمائی کو مساکین پر صدقہ کر دیتی تھیں،

روایت ہے کہ ایک بار حضرت عمرؓ نے آپؓ کے پاس بیت المال میں سے بارہ ہزار بھیجے تو آپؓ نے فرمایا اے اللہ مجھے یہ مال آئندہ نہ ملے کیونکہ یہ فتنہ ہے، پھر آپؓ نے وہ تمام مال رشتہ داروں اور ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا، حضرت عمرؓ کو جب اس کا علم ہوا تو وہ آئے اور سلام کے بعد کہنے لگے، آپ کی تقسیم کی مجھے خبر ملی ہے، میں ہزار درہم مزید بھیج رہا ہوں انہیں قبول کرلیں، حضرت عمرؓ نے جب وہ ہزار مزید بھیج دیئے، آپؓ نے وہ بھی تمام صدقہ کر دیئے، ان میں سے ایک درہم بھی باقی نہیں بچا۔

وفات:

۲۰ھ میں جب آپؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمانے لگیں: "میں نے اپنے لئے کفن تیار کیا ہے، عمرؓ میرے لئے ایک کفن بھیجیں گے، ان دو کفنوں میں سے ایک صدقہ کر دینا، اور اگر تم میرا ازار صدقہ کرسکو تو کر دینا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اس روزہ دار اور عبادت گزار ام المؤمنین پر رحم فرمائے جس نے صدقہ کے حقیقی معنی کو پہچانا، اور بستر مرگ پر بھی صدقہ کا حق ادا کر دیا، ہماری کونسی ماں بہن زینب بنت جحشؓ کی اقتداء کرسکتی ہے، ہماری کونسی بیٹی اللہ تعالیٰ کے احکام پر اور نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہوتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے مختصراً حضرت زینبؓ کی سیرت اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے سامنے رکھ دی ہے، اے کاش کہ یہ ہر اس مسلمان خاتون کے لئے بہترین نمونہ ہو جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتی ہے۔

حضرت زینبؓ کی یہ مختصر سی سوانح حاضر خدمت ہے، حضرت عائشہؓ کو جب آپؓ کی وفات کی خبر ملی تو فرمایا: ایک قابل تعریف اور عبادت گزار خاتون چل بسی، یتیم اور محتاج لوگ پریشان ہو گئے۔

آپؓ دیگر ازواج مطہرات سے پہلے نبی کریم ﷺ سے جا ملیں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا: ''مجھے سب سے پہلے تم میں سے لمبے ہاتھ والی ملے گی''۔

"سلام علی زینب فی جنة الخلد"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ﴾ (النور: ۳۳)

''اپنی (مملوکہ) لونڈیوں کو زنا کرانے پر مجبور مت کرو''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ عالی ہے:

﴿ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَآتُوهُم مِّن مَّالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِن بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾ (النور:۳۳)

''اور ایسے لوگوں کو کہ جن کو نکاح کا مقدور نہیں ان کو چاہیئے کہ (اپنے نفس کو) ضبط کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (اگر چاہے) ان کو اپنے فضل سے غنی کردے (پھر نکاح کرلیں) اور تمہارے مملوکوں میں سے جو مکاتب ہونے کے خواہاں ہوں تو (بہتر ہے کہ) ان کو مکاتب بنادیا کرو۔ اگر ان میں بہتری (کے آثار) پاؤ اور اللہ کے (دیئے ہوئے) اس مال میں سے ان کو بھی دو جو اللہ نے تم کو دے رکھا ہے (تاکہ جلدی آزاد ہوسکیں) اور اپنی (مملوکہ) لونڈیوں کو زنا کرانے پر مجبور مت کرو (اور بالخصوص) جب وہ پاکدامن رہنا چاہتی محض اس لئے کرو دینوی زندگی کا کچھ فائدہ (یعنی مال) تم کو حاصل ہوجائے اور جو شخص اُن کو مجبور کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے مجبور کئے جانے کے بعد (ان کے لئے) بخشنے والا مہربان ہے''۔

دورِ جاہلیت کی ایک قبیح رسم اور روایت یہ تھی کہ بعض شرفاءِ عرب اپنی مملوکہ لونڈیوں کو زنا اور بدکاری پر مجبور کرکے ان کی عزت وآبرو کی تجارت کیا کرتے تھے' اور وہ مملوکہ لونڈیاں اس برے کام کے ارتکاب پر مجبور اور بے بس تھیں' یہ ایک ایسا قصہ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے اللہ تعالیٰ کی عظیم مغفرت اور بندہ کی خالص اور سچی توبہ آشکارا ہوتی ہے' کیوں کہ اسلام اس دورِ جاہلیت کے مقابلہ میں بڑا سخی اور فیاض ہے جو انسانی حقوق کی پامالی اورطرح طرح کے گناہوں کے سبب متعفن ہو چکا تھا اور بھرا ہوا تھا' رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول نے مدینہ منورہ میں اللہ و رسول ﷺ کے احکامات کی مخالفت اور ان کی پامالی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی' اس منافق کا کردار صرف واقعۂ افک تک محدود نہیں رہا کہ جس موقع پر اس لعین نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی تھی اور پھر قرآن کی آیات حضرت عائشہؓ کی براءت اور طہارت پر نازل ہوئی جن آیات نے روئے زمین کے سب سے زیادہ پاکیزہ گھرانہ یعنی رسول اللہ ﷺ کے گھرانہ سے ایک غلط اور بے بنیاد الزام کو دور کر دیا' بلکہ اب وہ رئیس المنافقین اس سے بھی زیادہ شنیع اور قطیع جرم کا مرتکب ہو رہا تھا یعنی بعض لونڈیوں کو زنا کرانے پر مجبور کرتا تھا' یہ بات بڑی قابل تعجب ہے کہ اپنی قوم کا ایک شریف اور معزز آدمی اپنے مہمانوں کو گناہ اور برائی کی پیش کش کرتا ہے' عبداللہ بن ابی بن سلول کی لونڈی ''مسیکہ'' ہر شخص کے لئے مباح تھی' عبداللہ ابن سلول اس کو کرایہ پر دے کر مالی فائدہ اٹھاتا تھا۔ یہ مسیکہ ان لونڈیوں میں سے ایک تھیں جن کو یہ منافق بدکاری پر مجبور کر کے اس سے مال بٹورتا۔ زمانۂ جاہلیت کے لوگ اسی طرح اپنی لونڈیوں کو اس معیوب کام کے لئے کرایہ پر دیا کرتے تھے۔

ان عجیب حالات میں حق و باطل کے درمیان ایک کشمکش پیدا ہوگئی' بلکہ دشمنانِ اسلام' یہود و منافقین نے مدینہ منورہ میں مسلمانوں کے خلاف ایک خفیہ جنگ کی مہم شروع کر دی۔

مدینہ کے لوگوں کا حال یہ تھا کہ وہ ہجرتِ نبویؐ سے قبل رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کو اہلِ یثرب کا بادشاہ شمار کرتے تھے' بعض لوگوں نے تو اس کی تاج پوشی کے لئے ایک تاج بھی بنانا شروع کر دیا تھا' اسی لئے منافق کا دل اسلام اور اہلِ اسلام کے ساتھ بغض اور کینہ سے بھر گیا تھا' جب کبھی مسلمانوں کو فتح و نصرت حاصل ہوتی تو یہ منافق غصہ سے پھٹنے لگتا' اس منافق نے جو کردار ادا کئے ان میں سے ایک یہ تھا کہ یہ غزوہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احد کے دن لشکر کا تہائی حصہ اپنے ساتھ مدینہ منورہ کو لے گیا تھا۔ اور اس معرکہ میں شریک نہیں ہوا' جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ سخت غضبناک بھی ہوئے تھے۔

جب اس کی تمام تر کوششیں ناکام رہیں تو اس نے دورِ جاہلیت کی روایات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جس پر اس کی تحقیق ہوئی تھی' وہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کا خواہش مند تھا' فحش کاری اور فسق و فجور کے گھر ہی اس کا وہ مہلک ہتھیار تھا جس کو وہ اس پاکیزہ معاشرہ کے بطن میں گاڑنا چاہتا تھا جو مدینہ منورہ میں نشوونما پا رہا تھا۔

عبداللہ بن ابی بن سلول نے فتنہ و فساد کے گھروں کو کھولنا اور ان کو مزید پھیلانا شروع کر دیا' اور ان میں یہودی اور غیر یہودی خوبصورت لونڈیاں رکھ دیں' اور (بدکاری کے) گھروں کے سامنے سرخ رنگ کے جھنڈے نشاندہی اور پہچان کے لئے نصب ہوتے' اس سے اس کا مقصد اور کوشش یہ ہوتی کہ کسی طرح نوجوان مسلمان طہارت و پاکیزگی کی راہ سے منحرف ہو کر اس بے حیائی کی طرف مائل ہو جائیں۔ مسیکہ بھی انہی لونڈیوں میں سے تھیں جن کو عبداللہ بن ابی سلول اس کام پر مجبور کرتا تھا' اور یہ مسلمانوں کے مدینہ منورہ آنے سے پہلے کی بات ہے' مسیکہ خود بھی اور ان کی صاحبہ جن کا نام معاذہ تھا وہ بھی اس آزمائش سے دوچار تھیں جن کو اس منافق آدمی نے برے کام کے لئے مجبور کر رکھا تھا۔

پھر اسلام مدینہ منورہ میں بھی اپنا نور ان شیطانی اڈوں پر مسلط کرتے ہوئے اور ان اڈوں سے بے حیائی اور فحش کاری کو مٹانے کے لئے آ گیا' اسلام عورت کو ایک مقام و عزت' شرف و طہارت اور حقوق عطا کرنے لگا اور عورت کی غلامانہ زندگی پر کاری ضرب بلکہ اس کو ملعون قرار دینے لگا' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے دین میں عورت کو عزت و صیانت حاصل ہے۔ ایک دن مسیکہ بھی اس نئے دین کے متعلق مختلف خبروں کو ملاحظہ کر رہی تھی اور اپنی صاحبہ معاذہ سے اس پاک اور شریف انسان کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہی تھیں جو مکہ سے مدینہ منورہ آیا تھا' اور وہ سوچ رہی تھیں کہ یہ لوگ عورتوں کی حفاظت و صیانت کیسے کرتے ہیں؟ عورتوں کی غلامی کو پسند نہیں کرتے بلکہ جو عورتوں کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام بناتے ہیں یا اس میں تعاون کرتے ہیں یہ لوگ ان کو ملعون قرار دیتے ہیں' اسی دوران عبداللہ بن ابی ابن سلول آگیا اور مسیکہ اور اس کی صاحبہ معاذہ کو ڈرانے دھمکانے لگا کہ یہ شخص جو مکہ سے آیا ہے اس کی بات نہ سننا' بلکہ اس نے ان عورتوں سے ان کو ملنے جلنے سے سخت منع کر دیا جن کے شوہر دین محمدی کو قبول کر چکے ہیں' عبداللہ بن ابی نے اسی تنبیہ پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ مسیکہ اور اس کی صاحبہ سے وعدہ کیا کہ اگر وہ کسی نوجوان مسلمان کو گمراہ کر کے اس فحش کاری اور فسق و فجور کے کام میں مبتلا کرے گی تو اس کو بھاری انعام دیا جائے گا۔ مسیکہ اس منافق آدمی کے اس عجیب معاملہ پر بڑی حیران ہوئیں کہ یہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کس قدر بغض و کینہ رکھتا ہے؟ ضرور اسلام کی کوئی اہمیت ہوگی۔

مسیکہ خفیہ طور پر انصار کی عورتوں کے پاس اس امید سے جانے لگیں کہ ہوسکتا ہے کہ ابن سلول نے جن چیزوں سے اس کو ڈرایا اور دھمکایا ہے ان میں سے کوئی چیز اس کو معلوم ہو جائے' چنانچہ مسیکہ کو وہاں کچھ ایسی عورتیں مل گئیں جن کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا تھا' مسیکہ نے ہر ملنے والی عورت سے دین اسلام کے متعلق باتیں سنیں۔ مسیکہ نے ان عورتوں سے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحابؓ کے اخلاق کے بارے میں سنا' نیز یہ کہ مسلمان عورت کیسی ہوتی ہے؟ اور اسے کس طرح غلام بنا رکھا ہے اور وہ کیسی ذلت و رسوائی کی زندگی بسر کر رہی ہے' اس نے عورت کو سامانِ تجارت بنا رکھا ہے وہ بھی بے قیمت۔

مسیکہ نے وہاں مردوں کی خودداری اور عورتوں کی عفت و طہارت کے متعلق سنا' انصار کی باوقار اور شریف عورتوں نے جو باتیں بھی مسیکہ کو بتائیں' مسیکہ نے ان سب باتوں کو خوب اچھی طرح سنا اور سمجھا' مسیکہ کو حدِ زنا کے بارے میں پتہ چلا' زانی اور زانیہ کی سزا کا ذکر بھی سنا' مسیکہ کو اس بات کا ادراک ہو گیا کہ اسلام نے شادی کے لئے اعلیٰ اور صاف شرائط رکھے ہیں اور عورت کو مکمل حقوق دیئے ہیں' اور قوانین وضع کر دیئے ہیں کہ کون کس کے لئے حلال ہے اور یہ کہ شادی علی الاعلان ہو۔

مسیکہ رونے لگیں' بہت رونے لگیں' اس نے فحش کاری کو چھوڑ دینے کا عہد کر لیا'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیکہ نے اللہ تعالیٰ کی وسعتِ مغفرت کے متعلق بھی سنا' اس نے پہچان لیا کہ اس کے وہ آنسو جو اس کے رخسار پر بہہ پڑے ہیں' دراصل توبہ کی جانب ایک قدم ہے وہ کیا کرے' وہ تو ایک ایسی چیز پر مجبور کی گئی ہے جس کو اہلِ جاہلیت نے جائز قرار دے رکھا ہے۔

مسیکہ نے ایک مرتبہ کسی عورت سے قرآن کی ایک آیت سنی جس سے اس کا دل مطمئن ہوگیا' اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ قرآنِ پاک ہر چیز کی طرف رہنمائی کرتا ہے' جب اس نے توجہ کی تو وہ عورت یہ آیتِ کریمہ تلاوت کر رہی تھی:

﴿ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (الزمر: ۵۳)

''آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے (کفر و شرک کرکے) اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں کہ تم خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو' بالیقین خدا تعالیٰ تمام (گزشتہ) گناہوں کو معاف فرمادے گا' واقعی بڑا بخشنے والا بڑی رحمت والا ہے''۔

لیکن مسیکہ ان عورتوں سے ایک سوال کرنا چاہتی تھی جن کے پاس خفیہ طور پر وہ جایا کرتی تھیں' وہ سوال یہ تھا کہ اسلام کیا ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟ مسیکہ کو ان عورتوں سے اسلام کی حقیقت معلوم ہوئی کہ اسلام اس بات کا نام ہے کہ گواہی دی جائے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' رمضان کے روزے رکھنا' اور استطاعت ہو تو بیت اللہ شریف کا حج کرنا۔ اس نے ایسی بہت سی چیزیں بھی سنیں جو گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں' اور اس نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ذیشان بھی سماعت کیا کہ ''بے شک اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ کشادہ کرتے ہیں تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرلے اور دن کو اپنا ہاتھ کشادہ کرتے ہیں تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے (یعنی اللہ تعالیٰ ہر وقت بندہ کی توبہ قبول فرماتے ہیں) یہاں تک کہ سورج مغرب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے طلوع ہو''۔

وہ سوچنے لگی کہ دین اسلام میں اس قدر عفو درگزر اور توبہ کی گنجائش ہے' جبکہ ابن سلول منافق محض بے حقیقت بادشاہت اور دنیوی اغراض کی خاطر اسلام سے متنفر ہے' اور مال و دولت کو حرام طریقہ سے جمع کر رہا ہے جو سراسر انسانیت کے خلاف ہے' آخر وہ کس قسم کا شرف و سلطنت حاصل کرنا چاہتا ہے' اس منافق کا مقصد صرف یہ ہے کہ کسی طرح اس پاکیزہ معاشرہ میں بے حیائی اور بدکاری کو پھیلا دیا جائے۔ چنانچہ مسیکہ نے اپنے دل میں ایک بات کا پختہ ارادہ کر لیا' ساری زندگی اس سے کبھی بھی نہیں ہٹے گی' یعنی بہر صورت اور بہر قیمت اس فحش کاری اور بدکاری سے دوری کا پختہ عزم' مسیکہ دل میں پختہ عزم لئے ابن سلول کے گھر واپس لوٹیں کہ اب اسے دنیا کا کوئی شخص بھی اس عزم سے باز نہیں کر سکتا۔

مسیکہ نے اپنی صاحبہ معاذہ سے کہا: جس کام میں ہم مبتلا ہیں اس میں کوئی اچھائی نہیں ہو سکتی' اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اس کام کو چھوڑ دیں[1]۔ مسیکہ نے اس میں اضافہ کرتے ہوئے کہا: میں بھی آئندہ اس فحش کاری سے ضرور اجتناب کروں گی اور اس کی وجہ سے سلول منافق جو سزا اور تکلیف بھی پہنچائے گا مجھے اس کی ہرگز کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔

معاذہ نے کہا: جی ہاں! اس معاملے میں' میں بھی تمہاری موافقت کروں گی اس کی مالی ضرورتوں کے لئے فحش کام ہرگز نہیں کروں گی۔ میں نے سنا ہے' محمد کے ساتھی ان گھروں میں رہنے والیوں سے نکاح کرنے کی طرف راغب ہیں جن کے سامنے جھنڈے لگے ہوئے ہیں' اور یہ بھی سنا ہے' ان کی کتاب نے ان کو بغیر نکاح کے عورتوں سے جنسی تسکین کو منع کیا ہے۔ اور اس کے متعلق یہ آیت:

﴿الزَّانِى لَا يَنكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً﴾

''زانی نکاح بھی کسی کے ساتھ نہیں کرتا بجز زانیہ کے یا مشرکہ کے''۔

(۱) اسباب النزول للنیسابوری: ص ۲۷۱' مع تصرف قلیل۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیکہ نے کہا: جی بہن! میں نے بھی سنا ہے۔ یہ آیت ام مہدون نامی عورت کے متعلق اتری ہے جو فحش کام کا ارتکاب کیا کرتی تھی۔ اس نے نکاح کر کے اس فعل سے خود کو بچانے کا ارادہ کیا' اور ایک مسلمان مرد سے نکاح کرنے کا ارادہ ظاہر کر دیا۔ وہ حضور ﷺ کی خدمت میں اس سے نکاح کرنے کی اجازت طلب کرنے کے لئے حاضر ہوا' تو جبرئیل اترے (وہ ایک فرشتہ ہے آسمان سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام پہنچاتا ہے)۔ اور یہ آیت تلاوت کی' آپ نے جو آیت تلاوت کی اس کے بعد کی آیت یہ ہے:

﴿ والزانية لا ينكحها الّا زانٍ ﴾

''اور زانیہ کے ساتھ بھی کوئی اور نکاح نہیں کرتا بجز زانی''۔

معاذہ نے کہا: ہم بری زندگی گزار رہے ہیں' ہم سے زبردستی برا کام کیا جا رہا ہے' یہ مسیکہ اپنی کوٹھری میں چلی گئی۔ اور اس کی ساتھی اپنی کوٹھری میں۔

ابن سلول روزانہ اپنے اس ناجائز دھندے سے حاصل شدہ آمدنی چیک کرتا۔ رفتہ رفتہ اس آمدنی میں کمی آتی گئی' اس نے اپنے کارندوں اور قبح خانے کے منتظمین سے اس کی وجہ پوچھی' تو انہوں نے کہا' وجہ سے آپ بھی بخوبی واقف ہیں' ابن سلول نے کہا: وہ کیا ہے؟ اور اس کا سبب کون ہے؟ فوراً جواب ملا۔ محمد اور ان کے ساتھی' وہ برے اور فحش کاموں کے قریب تک نہیں جاتے اور مسلمانوں کی عورتیں شریف اور پاکدامن ہیں' اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہی چلتی ہیں اور جس کام سے اللہ اور اس کے رسول ناراض ہوتے ہیں۔ اس سے اعراض کرتی ہیں' چنانچہ لوگ اس دین کی طرف تیزی کے ساتھ جا رہے ہے۔

اس جواب سے ابن سلول چیخ اٹھا' اور کہنے لگا: بالکل ایسا ہی ہے' محمد نے تو مجھ سے میرا حق بادشاہت تک چھینا' کیوں کہ مدینہ کی بادشاہت کا تاج میرے سر سجنے والا تھا' جی ہاں! لوگوں نے میری دوشیزاؤں پر ان کے دین کو ترجیح دی۔ اور ان کی لائی ہوئی دینی تعلیم پر عمل پیرا ہو گئے' کیا یہ شخص (محمدؐ) مدینہ چھوڑ کر نہیں جائیگا تاکہ میرے لئے بادشاہت اور امیری کی راہ ہموار ہو۔

ایک دن دور کے قبائل کے کچھ لوگ اپنی جنسی تسکین پوری کرنے اور ابن سلول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے تیار کردہ فحاشی کے اڈے سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے آتے۔ ابن سلول نے اپنی عادت کے مطابق ان کا استقبال کیا' انتہائی خندہ پیشانی سے انہیں خوش آمدید کہا۔

چنانچہ ان میں سے ایک شخص جو شراب کے نشے میں مست تھا۔ دوران گفتگو کہنے لگا: اے ابن سلول! تمہاری خوبصورت لونڈیاں کہاں ہیں؟ منافق ابن سلول نے کہا: تمہیں خوشخبری ہو' تمہاری پسند کے موافق مال تیار ہے یہ کہہ کر اپنے کسی کارندے کے پاس گیا' اور اس سے کہا: مسیکہ اور معاذہ کہاں ہیں: یہ لوگ جو آئے ہیں۔ بڑے کثیر رقم عطاء کرنے والے لوگ ہیں' ان سے بڑی منفعت ملے گی' جاؤ' جلدی ان کو بلاؤ۔

تو وہ کارندہ مسیکہ کے پاس آیا' جس نے پہلے ہی دوٹوک الفاظ میں کہا تھا کہ اللہ کی قسم! میں آج کے بعد کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گی۔ اگر چہ میری جان کیوں نہ چلی جائے' اور میرے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے' اب بھی ان ہی الفاظ کو دھرایا' اس شخص نے کہا: بس تمہارا یہی فیصلہ ہے؟ اچھی طرح سوچ سمجھ کر فیصلہ کرو۔

مسیکہ نے کہا: استغفر اللہ: میں نے خوب سوچ بچار کے بعد یہ قدم اٹھایا' امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے پچھلے گناہ بھی معاف فرمائیں گے۔ اللہ ہی میرے لئے کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے' میں اللہ تعالیٰ سے اس عذاب سے خلاصی اور اپنی توبہ کی قبولیت اور بخشش کی دعا کرتی ہوں۔ وہ شخص اپنے مالک رئیس المنافقین ابن سلول کے پاس آیا' اور دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ شراب کے نشے میں مست ہے' اس نے ابن سلول کے کان میں آہستہ سے کہا: مسیکہ اس کام کے انجام دہی سے نہ صرف انکار کررہی ہے' بلکہ آئندہ کبھی بھی اس کی طرف آنے کے لئے تیار نہیں ہے' اگرچہ اس کی جان بھی چلی جائے۔ اس خبر سے اس کے چہرے کا رنگ فق ہوگیا' اور اس کے اعضاء حرکت میں آ گئے' مگر اپنے مہمانوں کے سامنے خود کو قابو کرنے کی کوشش کی۔ اور اس شخص کے ساتھ باہر نکل کر کہا: مسیکہ میرے عذاب سے ہرگز نہیں بچ سکتی' مجبوراً ذلیل ہوکر میری بات مانے گی' اور اسے ماننا پڑیگا۔

ابن سلول یہ الفاظ بک کر اس جگہ کی طرف چلا جہاں مسیکہ بیٹھی ہوئی تھی' وہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچ کر اپنے پاؤں سے دروازے کو بڑی قوت سے مارا۔ دروازہ کھلا' تو دیکھا کہ مسیکہ بیٹھ کر مسلمانوں والی نماز پڑھ رہی ہے۔

وہ منافق بلا خوف درندوں کی طرح اس پر ٹوٹ پڑا' اور اندھا دھند مارنے لگا۔ لیکن مسیکہ اپنی تکلیف پر صبر کرتی رہی کہ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گناہوں سے پاک کر دیں گے۔ ابن سلول یہ کہتا ہوا لوٹا' کہ اے نافرمان! تم اگر میری بات نہیں مانوگی تو تجھے عنقریب قتل کرا ڈالوں گا' اس کے کارندوں میں سے کسی نے کہا: اے ابوحباب! ایسا ہرگز نہ کیجئے' منافق نے کہا: تم یہ بات کیسے کہہ رہے ہو؟ میں سمجھتا ہوں محمدؐ کے تصور نے ہر جگہ سے ہم کو بے دخل کر دیا ہے' لیکن ہم صبر سے کام لیں گے۔ البتہ یہ جانتا ہوں اس نافرمان و ناشکر باندی کی ناک کاٹوں گا۔

ابن سلول اپنے دلالوں کو لیکر یہاں سے چلا گیا' اور مسیکہ نے اپنے بہتے ہوئے خون کو گناہوں کے کفارے کے لئے دربارِ الٰہی میں پیش کیا' اور دعا کی کہ اس کے گناہ دھل جائیں۔ اور اس کی توبہ کی قبولیت کا سبب بن جائیں' اور اللہ انہیں راہِ نجات پر لگا دے۔

اس کی سہیلی معاذہ اس کے پاس آئی' اس کو تسلی دی' اس کے آنسوؤں کو صاف کیا' اور اس کے غموں کو دور کرنے کی کوشش کی' اس طرح رات کا ایک طویل حصہ گذر گیا' مسیکہ اور معاذہ سوچنے لگیں' کہ اس شخص کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے' اور اس کے جبر و ظلم سے کیسے بچا جائے؟ اسی اثناء میں مسیکہ نے اچانک آواز لگا دی' اور کہا: ارے معاذہ! کل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے' اور اپنے معاملے کے متعلق ان سے پوچھیں گے۔

چنانچہ صبح ہوتے ہی دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری دینے کے لئے چلیں' راستے میں ابوبکر صدیقؓ سے ملاقات ہوئی' اور قصہ سنایا' حضرت ابوبکر صدیقؓ اس کی حالت زار کو دیکھ کر کافی غمزدہ ہو گئے' ان دونوں نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اپنی کہانی سنائی' اور اپنی مشقت کا جب تذکرہ کیا تو حکم الٰہی نازل ہوا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾

''اور اپنی لونڈیوں کو زنا کرانے پر مجبور مت کرو جب وہ پاکدامن رہنا چاہیں محض اس لئے کہ دنیوی زندگی کا کچھ فائدہ تم کو حاصل ہو جاوے اور جو شخص انکو مجبور کریگا تو اللہ تعالیٰ ان کے مجبور کئے جانے کے بعد بخشنے ولا مہربان ہے''۔

قرآن نے ان کے آقا کو جوان کو زنا پر مجبور کرتا ہے اس گناہ کا اصل ذمے دار ٹھہرایا اور اسی کو موردِ الزام ٹھہرایا' اور قرآن نے یہ بھی حکم دیا کہ غیر شادی شدہ مرد و عورت اگر جرم زنا کا مرتکب ہو جائے تو اس کو سو کوڑے لگاؤ۔

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾

''زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد سو ان میں سے ہر ایک کے سو دُرّے مارو' اور تم لوگوں کو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ آنا چاہیئے' اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہیئے''۔

اور شادی شدہ مرتکب زنا مرد و زن کی سزا سنگسار ہے' یہاں تک کہ وہ مر جائے' زنا کے متعلق فرمانِ رسول ہے: ''انہ خبیث و شر المکاسب'' یہ خبیث فعل ہے' بدترین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمائی ہے'' باندی کے ذریعے اس قسم کی بدترین کمائی سے آپ ﷺ نے سختی سے روکا ہے' مسیکہ اور اس کی ساتھی معاذہ قرآن میں اپنے متعلق آیت اترتے ہوئی دیکھ کر شدتِ فرحت سے رونے لگیں۔ آنکھوں سے توبہ اور توبہ کی قبولیت کی عظیم خوشی سے آنسو بہنے لگے' اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز ناامید نہیں ہوتیں' چنانچہ مسیکہ اور معاذہ سجدہ میں گر گئیں' اللہ کا شکر بجالائے' یوں حق و پاک قافلے کے ساتھ منسلک ہو گئے۔ یہ خبر لوگوں کے اندر پھیل گئی' باطل اور صاحب باطل سے کالے دھندے سے پردہ ہٹ گیا' اور ایسی آگ میں ڈالے جانے کی دھمکی آئی جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں' لیکن منافق نے اس کے باوجود بھی توبہ نہیں کی بلکہ جہل اور جاہلیت کی باتیں دھرانے لگا' اور کہنے لگا' محمد ہمارے نجی معاملات پر بھی غالب آ گئے۔

یہ قرآن میں مذکور عورتوں میں سے ایک عورت کا تذکرہ وقصہ ہے' جس کو برائی وفحاشی کے ارتکاب پر مجبور کیا جاتا تھا۔ اللہ نے اس کو اس عذاب سے نجادت دی' اور سابقہ گناہوں کو معاف فرمادیا' کیسا پاکیزہ اور خوبصورت دین ہے' اور مسلمان مرد وزن کے لئے اللہ تعالیٰ کے حلال کئے ہوئے کام کتنے شریف ہیں۔

انہی حلال اور پاکیزہ زندگی سے ایک مبارک اور نیک بخت خاندان جنم لیتا ہے' میاں بیوی ایک دوسرے سے محبت کرنے لگتے ہیں' ایک دوسرے سے راضی ہوتے ہیں' وہ پاک باز پاکدامن جوڑوں کی اولاد کی پاکدامنی اور ان کی شرافتوں پر فخر کرتے ہیں' اور خود بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرکے سعادت کے اعلیٰ مقام تک پہنچتے ہیں۔

مؤمنات مہاجرات:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا جَآءَكُمُ ٱلْمُؤْمِنَـٰتُ مُهَـٰجِرَٰتٍ فَٱمْتَحِنُوهُنَّ ۖ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَـٰنِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَـٰتٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾

''اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آدیں تو تم ان کا امتحان کرلیا کرو انکے ایمان کو اللہ ہی خوب جانتا ہے پس اگر ان کو مسلمان سمجھو تو ان کو کفار کی طرف واپس مت کرو نہ تو وہ عورتیں ان کافروں کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کافر ان عورتوں کے لئے حلال ہیں اور ان کافروں نے جو کچھ خرچ کیا ہو وہ ان کو ادا کردو اور تم کو ان عورتوں سے نکاح کرنے میں کچھ گناہ نہ ہوگا جبکہ تم ان کے مہران کو دیدو اور تم کافر عورتوں کے تعلقات کو باقی مت رکھو اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہو وہ مانگ لیں اور جو انہوں نے خرچ کیا ہو وہ مانگ لیں یہ اللہ کا حکم ہے وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اللہ بڑا علم اور حکمت والا ہے''۔

حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن عبدالمعیط الامویہ مہاجرات میں سے ہیں جو مکہ میں اسلام لائیں اور اسلام پر خوب عمل کیا' آپ کی والدہ کا نام اروی بنت کریز بن زمعہ بن عبدالشمس القرشی ہے۔

راوی حضرات بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت ام کلثوم بنت عقبہؓ کے سوا کسی ایسی قریشی خاتون کا علم نہیں ہے جس نے والدین کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی ہو' حضرت ام کلثومؓ کو اپنے دین کا خوف تھا کیونکہ عورتیں فطرتاً ضعیف ہوتی ہیں' اس لئے آپؓ نے آنحضرت ﷺ کے سایۂ عاطفت میں رہنے کا فیصلہ کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آپؓ نے ایک عظیم امتحان میں کامیابی حاصل کر کے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت فرمائی نہ کہ کسی خاوند وغیرہ یا مال و اسباب کے لئے، آپؓ کفار کے درمیان مکہ میں زندگی گذار رہی تھیں وہاں آپؓ کسمپرسی اور ضعف کی حالت میں اپنی زندگی بسر کر رہی تھیں۔ آپؓ کا نہ کوئی خاوند تھا جو آپؓ کے لئے ڈھال بنتا اور نہ ہی کوئی بیٹا تھا جو آپؓ کا سہارا بنتا۔ آپؓ کا قصہ قرآن کریم میں مذکور ہے کہ کس طرح آپؓ اپنے امتحان میں سرخ رو ہوئیں۔

یوم الحدیبیہ:

آنحضرت ﷺ صرف بیت اللہ کی زیارت کے لئے مکہ مکرمہ کے ارادہ سے نکلنے آپ ﷺ کا لڑائی کا بالکل ارادہ نہیں، تاہم آپ ﷺ نے اس ڈر سے کہ کہیں قریش لڑائی پر نہ اتر آئیں یا یہ کہ بیت اللہ کی زیارت سے روک دیں، اپنی نصرت کے لئے مسلمانوں کو بھی نکلنے کا حکم دیا، اعرابیوں پر یہ حکم گراں گذرا، کہنے لگے کیا ہم اس قوم کی طرف جائیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے گھر کے درمیان مدینہ میں لڑائی کی اور آپ ﷺ کے اصحاب کو شہید کیا، انہوں نے یہ عذر سامنے رکھا کہ ان کے اموال اور اہل و عیال آپ ﷺ کے ساتھ نکلنے سے مانع ہیں۔ آنحضرت ﷺ مہاجرین و انصار اور جن اعرابیوں نے آپ ﷺ کا ساتھ دیا انہیں لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوئے، صحابہ کرامؓ کے پاس اسلحہ صرف تلواریں تھیں اور وہ بھی نیاموں میں، آنحضرت ﷺ نے اپنے ہمراہ ہدی بھی لے لی تا کہ لوگ لڑائی سے بے خوف ہو جائیں، ہدی اس جانور کو کہتے ہیں جو انسان دورانِ عمرہ حرم میں بارگاہِ خداوندی میں پیش کرتا ہے، آنحضرت ﷺ نے ہدی اس لئے بھی ہمراہ لی تھی تا کہ قریش کو معلوم ہو جائے کہ آنحضرت ﷺ صرف طواف اور سعی بین الصفا والمروہ کے لئے تشریف لائے ہیں۔

آنحضرت ﷺ ابھی اثنا سفر ہی میں تھے کہ قریش کو آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خبر ملی تو وہ بھی اپنا لشکر لے کر آپ ﷺ کو روکنے کے لئے نکلے اور لوگوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپس میں اس بات کا عہد کیا کہ محمد ﷺ کو ہرگز مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے' آپ ﷺ کو راستہ میں بشر بن سفیانؓ ملے' کہنے لگے یا رسول اللہ! قریش کو آپ ﷺ کی آمد کا علم ہو چکا ہے وہ بھی کیل کانٹے سے لیس ہو کر وادیٔ مکہ میں اتر چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مکہ والوں پر افسوس ہے یہ لڑائی انہیں نگل لے گی'' انہیں کیا نقصان ہے اگر وہ میرے اور تمام عرب کے درمیان حائل ہونا چھوڑ دیں' اگر وہ مجھ تک پہنچ گئے تو ان کی (لڑائی کی) خواہش پوری ہو جائیگی اور اگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری مدد فرمائی تو وہ فوج درفوج اسلام میں داخل ہو جائیں گے' اگر وہ اسلام قبول نہیں کرتے تو انہیں قوت حاصل ہے وہ لڑائی کر لیں' قریش کیا سمجھتے ہیں؟ واللہ! میں اس دین کی خاطر ان کے لئے لڑائی کرتا رہوں گا جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دے کر بھیجا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس دین کو غالب کر دے یا میرا سرتن سے جدا ہو جائے' پھر آپ ﷺ نے فرمایا کون ایسا شخص ہے جو ہمیں اس راستہ کے علاوہ جس پر قریش موجود ہیں کسی اور راستہ سے لے جائے' مسلمانوں میں سے ایک آدمی کھڑے ہو گئے اور آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کو ایک دشوار گذار راستہ پر لے کر عازم مکہ ہوئے' آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کو حکم فرمایا کہ دائیں ہاتھ چلتے رہو' جب قریش نے گردو غبار دیکھا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ آنحضرت ﷺ نے طریق مخالف اختیار کر لیا ہے لہٰذا وہ تمام فی الفور مکہ کی جانب دوڑے۔

ادھر آنحضرت ﷺ جب مقام حدیبیہ پر پہنچے آنحضرت ﷺ کی اونٹنی بیٹھ گئی' لوگ کہنے لگے کہ آپ ﷺ کی اونٹنی بیٹھ گئی ہے' چل نہیں رہی تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے اس ذات نے روک لیا ہے جس نے ہاتھیوں کو مکہ سے روک لیا تھا' قریش مجھ سے جس بھی ایسے کام کا کہیں گے جس میں صلہ رحمی ہو گی میں وہ ضرور سرانجام دوں گا' آنحضرت ﷺ ٹھہر کر قریش کے ارادہ کا انتظار کرنے لگے کہ وہ کیا چاہتے ہیں خیر یا شر حتی کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! قریش کا ابھی تک وہی ارادہ ہے' ان کے دلوں میں حمیت بھری ہوئی ہے' وہ آپ ﷺ کے خلاف کوئی تدبیر کرنا چاہتے ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کی تدبیر ہی کارگر ہوتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کچھ دیر خاموش رہے، محسوس ہو رہا تھا کہ آپ ﷺ کو صرف ادائیگی عمرہ کی رغبت ہے اور آپ ﷺ لڑائی کو ناپسند فرما رہے ہیں، پھر آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا تم ان کی طرف جاؤ کیونکہ تم ذی عقل و ذی رائے ہو، حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ مجھے ان سے اپنی جان کا خطرہ ہے، ان میں کوئی ایسا شخص نہیں جس کے دل میں میرا کینہ اور میری عداوت نہیں، میرے گھر والے بھی مکہ سے آ چکے ہیں، وہاں کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھے نقصان سے بچا سکے، لیکن مکہ میں حضرت عثمانؓ بن عفان کے رشتہ دار موجود ہیں جو ان کی حمایت کریں گے، ان کے چچازاد بھائی، ابوسفیان، ابان بن سعید بن العاص تمام ان کا دفاع کریں گے، آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو بلا کر مکہ بھیجا تاکہ قریش کو بتا سکیں کہ آنحضرت ﷺ صرف زیارت کعبہ کے لئے تشریف لائے ہیں اور عمرہ کا ارادہ ہے، حضرت عثمانؓ مکہ پہنچے اور آنحضرت ﷺ کا پیغام معززین قریش تک پہنچایا تو وہ کہنے لگے اگر آپ طواف کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں لیکن حضرت عثمانؓ نے آنحضرت ﷺ کے بغیر طواف کرنے سے انکار کر دیا، مسلمانوں کو مکہ سے یہ خبر پہنچی کہ حضرت عثمانؓ شہید کر دیے گئے، یہ سن کر مسلمانوں نے ایک درخت کے نیچے آنحضرت ﷺ کے دست اقدس پر بیعت جہاد کی، پھر یہ خبر پہنچ گئی کہ حضرت عثمانؓ خیریت سے ہیں اور صلح کے طالب ہیں۔

قریش نے سہیل بن عمرو کو صلح کے لئے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیجا، یوں مسلمانوں اور قریش میں صلح نامہ پر دستخط ہو گئے جس کا متن یہ تھا۔

''اے اللہ! تیرے نام سے ابتداء کرتے ہیں، یہ وہ صلح ہے جو محمد بن عبداللہ نے سہیل بن عمرو سے کی ہے، یہ دونوں اس بات پر صلح کرتے ہیں کہ دس سال تک جنگ بندی کر دی جائے تاکہ لوگ امن سے رہ سکیں، اور یہ ایک دوسرے سے معاہدہ کرتے ہیں کہ اگر قریش میں سے کوئی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر محمد کے پاس آ جائیگا تو اسے اولیاء کی طرف لوٹا دیا جائیگا اور محمد کے ساتھیوں میں سے جو قریش کے پاس آئیگا اسے نہیں لوٹایا جائیگا۔ ہم یہ بھی طے کرتے ہیں کہ آپس میں کوئی چوری یا کوئی خیانت نہیں ہوگی، اور یہ کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو محمد کی طرف سے اس معاہدہ میں شریک ہونا چاہتا ہے ہوسکتا ہے اور جو قریش کی طرف سے اس معاہدہ میں شرکت کا خواہشمند ہے اسے بھی اختیار ہے''۔

یہ صلح حدیبیہ تھی جس کا تذکرہ سیدہ طاہرہ ام کلثوم بنت عقبہ کے ذکر سے پہلے ضروری تھا' حضرت ام کلثوم بنت عقبہؓ بیٹھی اپنے بھائی عمارہ سے صلح حدیبیہ کے متعلق سن رہی تھی کہ کیسے قریش کی آنحضرت ﷺ کے ساتھ صلح انجام پائی' قریش اپنی ظالم شرائط منوانے میں کامیاب ہو چکے تھے' انہیں شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی کہ مشرکین میں سے جو آدمی قبولیت اسلام سے مشرف ہوکر مسلمانوں کے پاس آئیگا اسے مشرکین کی طرف لوٹا دیا جائیگا اور اگر کوئی مسلمان اپنا دین چھوڑ کر مشرکین کی طرف آئیگا اسے نہیں لوٹایا جائیگا' ہر شرط قریش ہی کی مانی جارہی تھی لہذا اصحابہ کرامؓ نے اس پر اعتراض کیا لیکن آنحضرت ﷺ کو علم تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ ﷺ کے مددگار ہیں اور لوگوں سے آپ ﷺ کی حفاظت فرمائیں گے۔

حضرت ام کلثومؓ اپنے خیالات میں مگن تھیں' انہوں نے دل میں ایک کام کرنے کی ٹھانی جس کا علم اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں تھا' حضرت ام کلثومؓ نے عزم کیا کہ مدینہ منورہ ہجرت کرکے آنحضرت ﷺ کے سایۂ رحمت میں پہنچا جائے' آپؓ کی یہ ہجرت محض رضائے خداوندی کے لئے تھی جس میں کوئی دینوی غرض شامل نہیں تھی۔

آنحضرت ﷺ کی ہجرت کوئی سال ہو چکے تھے اور مسلمان اس دوران بہت سی فتوحات بھی حاصل کر چکے تھے لیکن اب ایک ایسی صلح ہوچکی تھی جس کے سبب حضرت ام کلثومؓ بہت خوفزدہ تھیں کیونکہ اس صلح میں ایسی شرائط تھیں جن کا مطلب تھا کہ آپؓ کبھی بھی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت نہیں کرسکتیں' آپؓ نے یہ معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیا کہ وہی کسی سیدھی راہ کی طرف رہنمائی فرمائیں گے' کیونکہ اب تو صلح ہوچکی تھی اور آنحضرت ﷺ ان شروط پر عمل پیرا ہونے کا وعدہ کرنے کے بعد اس کے خلاف نہیں کرسکتے کیونکہ احترام وعدہ اور صدق عہد آنحضرت ﷺ کی تعلیمات میں سے ہے' آپؓ کے پاس اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ آپؓ کھجور کے ان صحائف سے سکون حاصل کرلیں جن پر قرآن کریم لکھا ہوا تھا جو آپؓ نے کفار مکہ سے چھپا کر رکھا ہوا تھا اور جس کی تلاوت سے آپؓ قرب خداوندی حاصل کیا کرتی تھیں۔

حضرت ام کلثومؓ گھر تشریف فرما ہوگئیں۔ آپؓ کے دل میں اس بات کا شدید تقاضہ تھا کہ آپؓ کسی طرح ایمان والے قافلہ میں شریک ہو جائیں لیکن آپؓ اس مبارک سفر کے لئے کسی ساتھی کی متلاشی تھیں جس کی رفاقت میں یہ مبارک سفر ظالموں کے ظلم سے مامون گذر جائے' آخر ایسا شخص کون ہوسکتا جو اس عظیم خطرہ کا وزن اپنے کندھوں پر اٹھائے۔

معاً آپؓ کے ذہن مین ایک خزاعی مرد آئے جو جب سے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے کفار کی تکالیف کا سامنا کر رہے تھے' آپؓ ان کے ٹھکانے پر تشریف لے گئیں اور کفار قریش سے چھپ کر ان سے بات کی' خزاعی نے آپ کی تائید کی اور دونوں نے ارادہ کیا کہ مقام تنعیم پر ایک دوسرے کو ملیں گے' حضرت ام کلثومؓ اپنے بھائیوں عمارہ اور ولید سے چھپ کر گھر سے نکل کھڑی ہوئیں۔

صبح کے وقت جب مکہ میں پو پھٹی اور مشرق سے روشنی نے سر نکالا تو حضرت ام کلثومؓ تنعیم کے راستہ پر تھیں' آپؓ کی سواری پر پانی اور زاد سفر موجود تھا۔ آپؓ کے ساتھ سامان سے خالی ایک اور اونٹنی بھی تھی۔ خزاعی آپؓ کے انتظار میں موجود تھے' انہوں نے سواری کی باگ پکڑی اور آگے آگے چلنا شروع کر دیا حتی کہ دونوں ایک پر مشقت سفر کے بعد دور افق میں مدینہ منورہ کی کھجوروں کی زیارت کر رہے تھے۔

ادھر جب مکہ میں یہ خبر پھیلی کہ حضرت ام کلثومؓ اور خزاعیؓ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ملنے کے لئے مدینہ کی طرف جا چکے ہیں تو آپؓ کے دونوں بھائی جلدی سے نکلے تاکہ اپنی بہن کو آنحضرت ﷺ تک پہنچنے سے پہلے ہی جا لیں' لیکن یہ کیسے ممکن تھا وہ تو منبع نور سے وابستہ ہو چکے تھے' عمارہ اور ولید مدینہ منورہ پہنچے اور مسجد نبوی ﷺ کی طرف چلے تاکہ آنحضرت ﷺ سے ملاقات ہو سکے۔ جب حضرت ام کلثومؓ کو ان کی آمد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خبر ملی تو خوف زدہ ہو گئیں اور دل میں سوچنے لگیں کہ اگر آنحضرت ﷺ نے شرائط کے مطابق مجھے عمارہ اور ولید کے ہاتھوں مکہ واپس کر دیا تو مجھے طرح طرح کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑے گا اور ہو سکتا ہے کہ جان سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں' کیونکہ میں نے بھائیوں کو بھی چھوڑ دیا اور ان کے دین کو بھی چھوڑ دیا۔

عمارہ اور اس کا بھائی آنحضرت ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے:

''محمد! ہماری بہن ام کلثوم واپس کرو کیونکہ یہ متفق علیہ شرط ہے' ہم کیسے اس شرط کو توڑ سکتے ہیں؟ جب آنحضرت ﷺ نے حضرت ام کلثومؓ سے بھائیوں کی رغبت کا تذکرہ کیا اور آپؓ سے پوچھا تو آپؓ نے جواب دیا یارسول اللہ آپؐ مجھے کفار کی طرف لوٹانا چاہتے ہیں؟ میرا دین فتنہ میں ڈل جائیگا اور میں صبر نہیں کرسکوں گا۔ آپ ﷺ کو معلوم ہی ہے کہ عورتیں ضعیف ہوتی ہیں۔ تب اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی جس میں عورتوں کو مستثنیٰ قرار دیا گیا:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ وَاٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴾

''اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آویں تو تم ان کا امتحان کرلیا کرو ان کے ایمان کو اللہ ہی خوب جانتا ہے پس اگر ان کو مسلمان سمجھو تو ان کو کفار کی طرف واپس مت کرو نہ تو وہ عورتیں کافروں کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کافر ان عورتوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے حلال ہیں اور ان کافروں نے جو کچھ خرچ کیا ہو وہ ان کو ادا کر دو اور تم کو ان عورتوں سے نکاح کرنے میں کچھ گناہ نہ ہوگا جبکہ تم ان کے مہران کو دیدو اور تم کافر عورتوں کے تعلقات کو باقی مت رکھو اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہو مانگ لو اور خرچ کیا ہو وہ مانگ لیں یہ اللہ کا حکم ہے وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اللہ بڑا اعلم اور حکمت والا ہے''۔

یہ آیات مبارکہ نازل ہوئیں' ان میں امتحان کا بھی ذکر ہے' تمام عورتیں جو حضرت ام کلثومؓ کے بعد آئیں اس آیت پر راضی تھیں' آنحضرت ﷺ نے حضرت ام کلثومؓ کا اور تمام خواتین کا امتحان لیا۔

حضرت عائشہؓ عورتوں سے بیعت کا تذکرہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اس آیت مبارکہ پر عمل فرماتے ہوئے امتحان لیا کرتے تھے' جو خاتون بھی ان شرائط پر پورا اترتیں تو آنحضرت ﷺ جو ارشاد فرماتے وہ خاتون انہیں الفاظ کو دھراتیں' واللہ! آنحضرت ﷺ کا دست مبارک کبھی کسی خاتون کے ہاتھ نہیں لگا بلکہ یہ بیعت صرف الفاظ سے ہوتی تھی۔

آنحضرت ﷺ عورتوں کو ارشاد فرمایا کرتے تھے' اللہ کو گواہ بناؤ کہ تمہیں اللہ رسول ﷺ اور اسلام کی محبت نے گھر سے نکالا ہے نہ کہ شوہر یا مال کی محبت نے' جب وہ خواتین یہ الفاظ کہہ دیتیں تو انہیں کفار کی طرف نہیں لوٹایا جاتا تھا۔

حضرت ام کلثومؓ بھی انہیں مقدس ہستیوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے صرف دین اسلام کے لئے ہجرت فرمائی اور جس میں کوئی دنیاوی غرض شامل نہیں تھی۔ جب حضرت ام کلثومؓ کا دل امن ومحبت کی فضا میں قرار پا چکا تو انہوں نے حضرت زید بن حارثہؓ سے شادی کر لی' پھر جب حضرت زیدؓ غزوۂ موتہ میں شہید ہو گئے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے شادی کر لی' جن سے دو بیٹے ابراہیم اور حمید پیدا ہوئے' ان کی وفات کے بعد آپؓ کی شادی حضرت عمرو بن العاصؓ سے ہوئی۔ اسی حالت میں حضرت علیؓ کے دور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافت میں آپؓ کا انتقال ہوا۔

آپؓ سے دس حدیثیں مروی ہیں جن میں سے ایک حدیث مبارک بخاری و مسلم دونوں میں موجود ہے۔

یہ اس سیدہ و فاضلہ کی سیرت ہے جو اسلام کی بہترین دولت سے مشرف ہوئیں اور کافروں کے درمیان رہتے ہوئے اپنے اسلام کو محفوظ رکھا' پھر آپؓ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرما کر سرچشمۂ نور سے وابستہ ہوگئیں' آپؓ پہلی مہاجر خاتون ہیں جنہوں نے دین کی خاطر مکہ سے مدینہ ہجرت کی' بعض راوی تو یہاں تک بیان کرتے ہیں کہ آپؓ نے مکہ سے مدینہ کا درمیانی سفر پیدل طے کیا ہے نہ کہ سواری پر۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس مہاجرہ مومنہ پر رحم کرے جس کا ذکر قرآن کریم میں مذکور ہے اور جو ایمان کے امتحان میں کامیابی سے سرفراز ہوئیں۔

سلام علیها فی جنة الخلد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواتین کے لئے اصلاحی بیانات

اسلام میں خواتین کا مقام، حقوق و فرائض، تعلیم و تربیت
اور اصلاحِ باطن کے موضوعات پر اکابر علمائے کرام
کے عام فہم اصلاحی بیانات کا مجموعہ!
یعنی خواتین سے اکابرین کا خطاب

تقریظ
شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

مرتب
مولانا محمد ناظم اشرف

بیت العلوم
۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۷۳۵۱۲۸۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذابِ جہنم کی مستحق عورتیں

اُردو ترجمہ

النساءُ المُبشَّراتُ بِالنّار

مؤلف
منصور عبد الحکیم

مترجم
لجنۃ المصنفین لاہور
مولانا محمد احسن صاحب
مولانا خالد محمود صاحب
مولانا عبد العظیم صاحب

بیتُ العُلوم
۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیرتِ فاطمۃ الزّہراؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چہیتی صاحبزادی اور جنتی
عورتوں کی سردار حضرت فاطمۃ الزہرا کی انتہائی دلچسپ
سیرت، کردار، واقعات، حالات اور فضائل و مناقب

اُردو ترجمہ

اتحاف السائل بما لفاطمۃ من المناقب

مؤلف:
علامہ عبد الرؤف المناوی

تحقیق و تعلیق
شیخ عبد اللطیف عاشور

مترجم
مولانا خالد محمود صاحب

بیت العُلوم
۲۰۔ نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور. فون: ۳۵۱۲۲۸۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازواجِ مطہرات کے دلچسپ واقعات

سیرت اور تاریخ سے چُنے ہوئے ازواجِ مطہرات
کے انتہائی سبق آموز اور دلچسپ واقعات

محمد خرم یوسف

بیت العلوم
۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون ۷۳۵۱۲۴۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

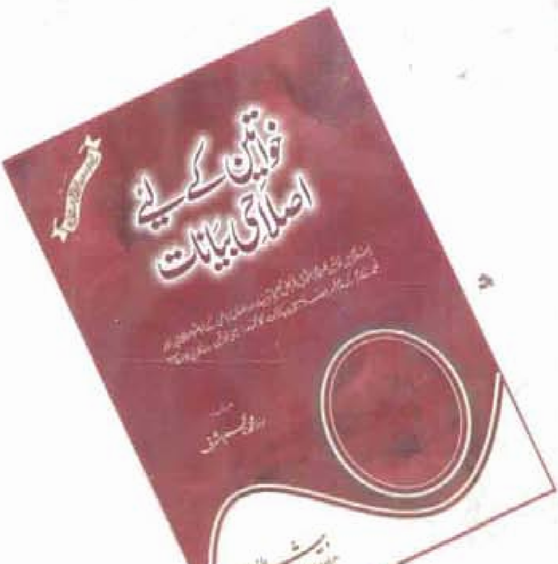

297.1229 ق 516
24687-EU-64

بیت العلوم
قرآن مجید اور اسلامی